توتیسرا ناراض ہے۔ اور ایک وہ غلام ہے جس کا صرف ایک آقا ہے اور وہ پورے اخلاص کے ساتھ اس کی خدمت کرتا اور اس کو خوش رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ خود ہی فیصلہ کرو۔ یہ
یہ دونوں غلام برابر ہوسکتے ہیں؟ کیا ان کا حال یکساں ہے؟ اگر نہیں تو دونوں میں سے کس کا حال اچھا ہے؟ مشرک کی مثال پہلے غلام کی سی ہے جو بے شمار خداؤں کی عبادت کرتا ہے
اور مومن کی مثال دوسرے غلام کی سی ہے جو صرف خدائے واحد کی عبادت کرتا اور حاجات میں صرف اسی کو پکارتا اور صرف اسی کی رضا جوئی کے لئے اسی کے نام کی نذریں منتیں
دیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ مومن کا حال مشرک سے بدرجہا بہتر ہے وھذا مثل ضربہ اللہ تعالی للکافر الذی یعبد اٰلھۃ شتی والمؤمن الذی یعبد اللہ وحدہ

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ
پھر اس سے زیادہ ظالم کون ۳۴ جس نے جھوٹ بولا اللہ پر اور جھٹلایا سچی بات کو
اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ (۳۲) وَالَّذِیْ
جب پہنچی اسکے پاس کیا نہیں دوزخ میں ٹھکانا منکروں کا ف اور جو
جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖۤ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ (۳۳)
لیکر آیا ۳۵ سچی بات اور سچ مانا جس نے اسکو وہی لوگ ہیں ڈر والے ف
لَهُمْ مَّا يَشَآءُوْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ ؕ ذٰلِكَ جَزٰٓؤُا
ان کے لئے ہے جو وہ چاہیں ۳۶ اپنے رب کے پاس یہ ہے بدلا
الْمُحْسِنِيْنَ (۳۴) لِيُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ اَسْوَاَ الَّذِیْ
نیکی والوں کا تاکہ اتارے اللہ ان پر سے برے کام جو
عَمِلُوْا وَيَجْزِيَهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ الَّذِیْ كَانُوْا
انہوں نے کئے تھے اور بدلا میں دے ان کو ثواب بہتر کاموں کا جو وہ
يَعْمَلُوْنَ (۳۵) اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَيُخَوِّفُوْنَكَ
کرتے تھے کیا اللہ بس نہیں ہے اپنے بندہ کو ۳۷ اور تجھ کو ڈراتے
بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ (۳۶)
ہیں ان سے جو اس کے سوائے ہیں اور جس کو راہ بھلائے اللہ تو کوئی نہیں اس کو راہ دینے والا
وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ
اور جس کو راہ سجھائے اللہ ۳۸ تو کوئی نہیں اس کو بھلانیوالا کیا نہیں ہے اللہ زبردست
ذِی انْتِقَامٍ (۳۷) وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ
بدلہ لینے والا ف اور جو تو ان سے پوچھے ۳۹ کس نے بنائے آسمان اور
الْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ
زمین تو کہیں اللہ نے تو کہہ بھلا دیکھو تو جن کو پوجتے ہو

ربط: زجر مع تخویف ۱/ اخروی ۳ ۲/ بیان حال اہل ایمان اخروی ۲/ وبشارت اخروی ۳/۱ جوابِ شبہہ عقلی دلیل ۲/۱۲ ترغیب برائے جواب شبہہ حقیقتِ عمرو ۱۳۵

فکان حال المؤمن الذی یعبد الٰھًا واحدًا احسن واصلح من حال الکافر الذی یعبد اٰلھۃ شتی (خازن ج ۶ ص ۷۰)

۳۲ الحمد للہ یہ دلیل سابق کا ثمرہ ہے۔ جب یہ بات واضح ہوگئی کہ آسمان سے بارش برسا کر لہلہاتے کھیت پیدا کرنا اور مخلوق کو روزی بہم پہنچانا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے تو اس سے معلوم ہوا کہ تمام صفات کارسازی بھی اسی کے ساتھ مختص ہیں اور وہی ہر قسم کی عبادت کے لائق ہے۔ بل اکثرھم لا یعلمون۔ ایسے مدلل اور روشن بیانات کے بعد شبہ کی گنجائش تو نہ تھی لیکن پھر بھی اکثر لوگ نادان ہیں ان میں غور و فکر نہیں کرتے۔ ۳۳۔

انک میت الخ یہ شبہۂ مقدرہ کا جواب ہے۔ شبہ یہ تھا مشرکین کہتے تھے جب تک یہ زندہ ہیں اس وقت تک تو یہ ہمارا اور ہمارے معبودوں کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ ہاں البتہ موت ہی اس سے ہمیں خلاصی دلا سکتی ہے۔ جب یہ مر جائے گا تو قصہ پاک ہوجائے گا۔ جیسا کہ دوسری جگہ ان کا قول اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ ام یقولون شاعر نتربص بہ ریب المنون (طور ع ۲) جواب میں ارشاد فرمایا موت سے کسی کو مفر نہیں۔ اگر وہ آپ کیلئے موت کے منتظر ہیں تو وہ خود کب تک زندہ رہیں گے۔ جس طرح آپ موت سے دوچار ہونے والے ہیں اسی طرح وہ بھی لقمۂ اجل بننے والے ہیں۔ پھر قیامت کے دن تم خدا کے سامنے جھگڑا کروگے۔ مشرکین کہیں گے۔ ما جاءنا من نذیر ہمارے پاس تو کوئی پیغمبر آیا ہی نہیں۔ آپ فرمائیں گے میں نے اللہ کا پیغام تم تک پہنچا دیا مگر تم نے نہ مانا۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ محق و مبطل کے درمیان آخری فیصلہ فرمائے گا کانوا یتربصون برسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم موتہ فاخبران الموت یعمھم فلا معنی للتربص وشماتۃ الفانی بالفانی (مدارک ج ۴ ص ۴۴)

انک میت وانھم میتون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کفار پر موت کے ورود کو دو مستقل اور مؤکد جملوں میں اس لئے ذکر فرمایا تاکہ مشرکین جو موت سے غافل ہوچکے ہیں خوابِ غفلت سے بیدار ہوجائیں۔ نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر موت کے ورود کو کوئی مستبعد نہ سمجھے۔ وتاکید الجملۃ فی (انھم میتون) للاشعار بانھم فی غفلۃ عظیمۃ کانھم ینکرون الموت وتاکید الاولی لدفع الاستبعاد موتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام (روح ج ۲۳ ص ۲۶۳) چنانچہ جب حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا سانحۂ فاجعہ پیش آیا، حضرت عمرؓ نے شدت حزن و غم سے بے اختیار ہوکر آپ کی موت کا انکار کردیا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جن آیتوں سے استدلال کر کے حضرت عمرؓ کو آپ کی موت

موضح قرآن ف یعنی اگر نبی نے جھوٹ خدا کا نام لیا تو اس سے برا کون۔ اور اگر وہ سچا تھا اور تم نے جھٹلایا تو تم سے برا کون ۱۲ منہ رح ف لایا سچ تو نبی اور مانا سچ یہ مومن ۱۲ منہ رح ف تجھ کو ڈراتے ہیں یعنی تو بتوں کو نہیں مانتا وہ تجھ پر غضب ہونگے کچھ تیرا برا کر دینگے سو جس کی مدد پر اللہ ہوا اس کا برا کون کر سکے۔ ۱۲ منہ رح

کالیقین دلایا ان میں یہ آیت بھی تھی۔ هذه الاٰية من الاٰيات التى استشهد بها الصديق رضى الله عنه عند موت الرسول صلى الله عليه وسلم حتى تحقق الناس موته (ابن کثیر ج ۴ ص ۵۲) اخبره بموته وموتهم...... لئلا يختلفوا فى موته كما اختلفت الامم فى غيره حتى ان عمر رضى الله عنه لما انكر موته احتج ابوبكر رضى الله بهذه الاٰية فامسك (قرطبى ج ۱۵ ص ۲۵۴)

دو مستقل جملے استعمال کرنے سے دونوں موتوں کی نوعیت یا کیفیت کے اختلاف کی طرف اشارہ کرنا مقصود نہیں، جیسا کہ بعض کا خیال ہے بلکہ مستقل اور مؤکد جملوں سے درجات میں تفاوت کے باوجود دونوں کا موت میں تساوی ہونا علیٰ وجہ التاکید بیان کرنا مقصود ہے۔ الخامس ليعلم ان الله تعالٰى قد سوّى فيه بين خلقه مع تفاضلهم فى غيره لتكثر فيه السلوة وتقل فيه الحسرة (ایضا) باقی رہی انبیاء علیہم السلام کی دنیا سے رخصت ہونے کے بعد عالم برزخ میں زندگی، تو اس پر تمام اہلسنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو عالم برزخ میں نہایت اعلیٰ وارفع برزخی حیات حاصل ہے جو بعض اعتبارات سے دنیوی حیات سے بھی اقویٰ ہے۔ حیات انبیاء علیہم السلام کی تحقیق سورۂ آلِ عمران کی تفسیر میں حاشیہ ۲۶۰ ص ۱۹۲ پر گذر چکی ہے۔ ۳۴ فمن اظلم الخ یہ زجر ہے مع تخویف اخروی۔ سب سے بڑا ظالم اور بے انصاف وہ شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف جھوٹی باتیں منسوب کرے اور حق بات کو جھٹلائے۔ خدا پر جھوٹ باندھنے سے مراد یہ ہے کہ اس کے لئے شریک اور نائب متصرف ثابت کرے اور الصدق سے قرآن اور وہ تمام شریعت مراد ہے جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے لائے۔ (قرطبی، مدارک، خازن، بیضاوی) الیس فی جهنم الخ اب تم ہی انصاف سے بتاؤ کہ جب اللہ کی توحید اور دینِ اسلام کی صداقت ایسے واضح اور روشن دلائل سے ثابت ہو چکی تو اس کے بعد بھی جو شخص اللہ کے لئے شریک تجویز کرے اور حق وصداقت کا انکار کرے، کیا ایسے ضدی اور معاند منکرین کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہوگا؟ کیوں نہیں؛ ان کا ٹھکانا جہنم ہی ہوگا۔ ۳۵ والذی جاء الخ یہ منکرین کے مقابلے میں مومنین کا حال اور ان کے لئے بشارت اخروی ہے۔ جو شخص پیغامِ حق لیکر آیا۔ صرف لیکر ہی نہیں آیا بلکہ دل وجان سے اسے مانتا بھی ہے تو ایسے لوگ ہی حقیقت میں خدا سے ڈرنے والے اور پرہیزگار ہیں۔ اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور بالتبع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مراد ہیں اور الصدق سے پیغامِ حق یعنی پیغامِ توحید مراد ہے۔ الموصول عبارة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم كما اخرجه ابن جرير وابن المنذر وابن ابى حاتم وابن مردويه والبيهقى فى الاسماء والصفات عن ابن عباس وفسر الصدق بلا اله الا الله۔ والمؤمنون داخلون بدلالة السياق وحكم التبعية الخ (روح ج ۲۴ ص ۲) ۳۶ لهم ما يشاءون الخ انہیں اپنے مہربان رب کی طرف سے ہر وہ چیز ملیگی جس کی وہ خواہش کرینگے۔ اخلاص اور للہیت کے ساتھ نیک کام

دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلۡ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖۤ

اللہ کے سوائے اگر چاہے اللہ مجھ پر کچھ تکلیف تو وہ ایسے ہیں کہ کھول دیں تکلیف اس کی ڈالی ہوئی

اَوۡ اَرَادَنِىۡ بِرَحۡمَةٍ هَلۡ هُنَّ مُمۡسِكٰتُ رَحۡمَتِهٖ ؕ

یا وہ چاہے مجھ پر مہربانی تو وہ ایسے ہیں کہ روک دیں اس کی مہربانی کو

قُلۡ حَسۡبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيۡهِ يَتَوَكَّلُ الۡمُتَوَكِّلُوۡنَ ﴿۳۸﴾ قُلۡ

تو کہہ مجھ کو بس ہے اللہ اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں بھروسہ رکھنے والے تو کہہ اے

يٰقَوۡمِ اعۡمَلُوۡا عَلٰى مَكَانَتِكُمۡ اِنِّىۡ عَامِلٌ ۚ فَسَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۳۹﴾

اے قوم تم کام کئے جاؤ اپنی جگہ پر میں بھی کام کرتا ہوں اب آگے جان لوگے

مَنۡ يَّاۡتِيۡهِ عَذَابٌ يُّخۡزِيۡهِ وَيَحِلُّ عَلَيۡهِ عَذَابٌ مُّقِيۡمٌ ﴿۴۰﴾

کس پر آتی ہے آفت کہ اس کو رسوا کرے اور اترتا ہے اس پر عذاب سدا رہنے والا

اِنَّاۤ اَنۡزَلۡنَا عَلَيۡكَ الۡكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالۡحَـقِّ ۚ فَمَنِ اهۡتَدٰى

ہم نے اتاری ہے ۳۵ تجھ پر کتاب لوگوں کے واسطے سچے دین کے ساتھ پھر جو کوئی راہ پر آیا

فَلِنَفۡسِهٖ ۚ وَمَنۡ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيۡهَا ۚ وَمَاۤ اَنۡتَ عَلَيۡهِمۡ

سو اپنے بھلے کو اور جو کوئی بہکا سو یہی بات ہے کہ بہکا اپنے برے کو اور تو ان کا

بِوَكِيۡلٍ ﴿۴۱﴾ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الۡاَنۡفُسَ حِيۡنَ مَوۡتِهَا وَالَّتِىۡ لَمۡ

ذمہ دار نہیں اللہ کھینچ لیتا ہے ۴۲ جانیں جب وقت ہو ان کے مرنے کا اور جو نہیں

تَمُتۡ فِىۡ مَنَامِهَا ۚ فَيُمۡسِكُ الَّتِىۡ قَضٰى عَلَيۡهَا الۡمَوۡتَ وَيُرۡسِلُ

مریں انکو کھینچ لیتا ہے انکی نیند میں پھر رکھ چھوڑتا ہے ۴۳ جن پر مرنا ٹھہرا دیا ہے اور بھیج دیتا ہے

الۡاُخۡرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِىۡ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوۡمٍ

اوروں کو ایک وعدہ مقرر تک اس بات میں پتے ہیں ان لوگوں کو

يَّتَفَكَّرُوۡنَ ﴿۴۲﴾ اَمِ اتَّخَذُوۡا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ شُفَعَآءَ ؕ

جو دھیان کریں ف۲ کیا انہوں نے پکڑے ہیں ۴۴ اللہ کے سوائے کوئی سفارش والے

موضح القرآن ف وہ دنیا میں یہ آخرت میں ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی نیند میں ہر روز جان کھینچتا ہے پھر بھیجتا ہے یہی نشان ہے آخرت کا معلوم ہوا نیند میں بھی جان کھنچتی ہے جیسے موت میں اگر نیند میں کھینچ کر رہ گئی وہی موت ہے مگر یہ جان وہ ہے جس کو ہوش کہتے ہیں۔ اور ایک جان جس سے دم چلتا ہے۔ اور نبضیں اچھلتی ہیں اور کھانا ہضم ہوتا ہے وہ موت سے پہلے نہیں کھنچتی۔ ۱۲ منہ رح

کرنے والوں کی یہی جزا ہے لیکفر اللہ عنہم الخ یہ لھم مایشآء ون الخ کی علت ہے یعنی یہ انعام واکرام اس لئے ہے تاکہ ان کے تمام قصور معاف کردے اور ان کے اعمالِ صالحہ کا ان کو بدلہ دے ۳۶ؔ الیس اللہ بکاف عبدہٗ۔ یہ تنبیہ ہے مشرکین کو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے معبودوں سے ڈراتے تھے متنبہ اور خبردار فرمایا کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندۂ خاص محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے کافی ہے جو ہر خوف وخطر سے محفوظ رکھے گا۔ ویخوفونك الخ دلائل، ثمرات اور تنبیہ کے بعد مشرکین کے خیالِ خام کا رد فرمایا مشرکین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دھمکی دیتے تھے کہ آپ ہمارے معبودوں کی توہین کرتے ہیں۔ آپ اس سے باز آجائیں۔ ورنہ وہ آپ کو تکلیف پہنچائیں گے۔ قالوا: انسب الھتنا؟ لئن لم

قُلْ اَوَلَوْ كَانُوْا لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا يَعْقِلُوْنَ ﴿۴۳﴾ قُلْ
تو کہہ اگرچہ ان کو اختیار نہ ہو کسی چیز کا اور نہ سمجھ تو کہہ
لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا ؕ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ
اللہ کے اختیار میں ہے ف۴۵ ساری سفارش اسی کا راج ہے آسمان اور زمین میں
ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۴۴﴾ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ
پھر اسی کی طرف پھیرے جاؤ گے ف۱ اور جب نام لیجئے ف۴۶ خالص اللہ کا رک جاتے ہیں
قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَاِذَا ذُكِرَ
دل ان کے جو یقین نہیں رکھتے پچھلے گھر کا اور جب نام لیجئے
الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖٓ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾ قُلِ اللّٰهُمَّ
اس کے سوا اوروں کا تب وہ لگیں خوشیاں کرنے تو کہہ اے اللہ ف۴۷
فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ
پیدا کرنیوالے آسمانوں کے اور زمین کے جاننے والے چھپے کے اور کھلے کے تو ہی
تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ﴿۴۶﴾ وَلَوْ
فیصلہ کرے اپنے بندوں میں جس چیز میں وہ جھگڑ رہے تھے اور اگر
اَنَّ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ
ف۴۸ گنہگاروں کے پاس ہو جتنا کچھ کہ زمین میں ہے سارا اور اتنا ہی اور اسکے ساتھ
لَافْتَدَوْا بِهٖ مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ وَبَدَا لَهُمْ
تو سب دے ڈالیں اپنے چھڑوانے میں بری طرح کے عذاب سے دن قیامت کے اور نظر آئے انکو
مِّنَ اللّٰهِ مَا لَمْ يَكُوْنُوْا يَحْتَسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَبَدَا لَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا
اللہ کی طرف سے جو خیال بھی نہ رکھتے تھے اور نظر آئیں ان کو برے کام اپنے جو
كَسَبُوْا وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۴۸﴾ فَاِذَا مَسَّ
کماتے تھے اور الٹ پڑے ان پر وہ چیز جس پر ٹھٹھا کرتے تھے سو جب آلگتی ہے ف۴۹

تکف عن ذکرھا لنخبلنك اوتصیبنك بسوء (قرطبی ج ۱۵ ص ۲۵۵) اس کا تفصیلی رد آگے ثمرہ میں آرہا ہے۔ ومن یضلل الخ ان کا یہ خیال سراسر گمراہی پر مبنی ہے۔ بھلا یہ عاجز اور خودساختہ معبود کیا کرسکتے ہیں اور ان کے اختیار میں کیا ہے؟ لیکن ہدایت اور گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے۔ دراصل وہ گمراہ ہیں اور گمراہی کی باتیں ہی ان کے مونہوں سے نکلتی ہیں اور یہ لوگ محض ضد وعناد کی وجہ سے حق کا انکار کرتے ہیں اس لئے ایسے لوگوں کو ہدایت نصیب نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے دلوں پر مہر جباریت لگ چکی ہے۔ ۳۸ؔ ومن یھد الخ اور جن لوگوں کے سینے اللہ ایمان کے لئے کھول دیتا ہے۔ اور نورِ ہدایت ان کے گوشت پوست میں سما جاتا ہے وہ کسی کے بہکانے پھسلانے سے ہرگز گمراہ نہیں ہوسکتے۔ اللہ تعالےٰ ان کو اپنی مہربانی اور توفیق سے راہِ ہدایت پر قائم اور ثابت قدم رکھتا ہے۔ الیس اللہ الخ کیا اللہ تعالیٰ غالب اور انتقام لینے پر قادر نہیں؟ استفہامِ انکاری ہے یعنی وہ اپنے دشمنوں پر غالب اور ان سے انتقام لینے پر قادر ہے۔ معاندین کو توفیقِ ہدایت سے محروم کردینا بھی انتقام میں داخل ہے۔ ۳۹ؔ ولئن سالتھم الخ یہ چوتھی عقلی دلیل ہے لیکن علی سبیل الاعتراف من الخصم۔ اگر آپ مشرکین سے سوال کریں کہ بتاؤ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو یقیناً یہی جواب دینگے کہ "اللہ نے" قل افرءیتم الخ یہ پہلا ثمرہ ہے۔ یہ گذشتہ دلائلِ توحید کا مفصل ثمرہ ونتیجہ ہے۔ دلائل سابقہ تو تم نے سن ہی لئے اب ذرا سوچ سمجھ کر اور انصاف سے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ مجھے کسی تکلیف میں مبتلا کرنا چاہے تو کیا تمہارے مزعومہ کارساز جن کو تم اللہ کے سوا مصائب میں پکارتے ہو، وہ اللہ کی لائی ہوئی تکلیف کو دور کرسکیں گے؟ یا اگر اللہ مجھ پر رحمت فرمانا چاہے تو کیا وہ اس کی رحمت کو مجھ سے روک سکیں گے؟ ہرگز نہیں۔ حاصل یہ کہ جن خودساختہ کارسازوں سے مجھے ڈراتے ہو وہ

بالکل بے بس اور عاجز ہیں اور خدا کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں کرسکتے۔ قل حسبی اللہ الخ اس لئے آپ علان فرمادیں کہ تمام مصائب ومشکلات میں مجھے اللہ کافی ہے اور اگر کسی کو بھروسہ کرنا ہے تو اسی قادر وقیوم پر کرنا چاہیئے نہ کہ اس کی عاجز مخلوق پر ۴۰ؔ قل یقوم الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ آپ اپنی قوم کے مشرکین سے فرمادیں، اچھا اگر تم ضد وعناد کی وجہ سے حق کو نہیں مانتے ہو تو تم اپنی ڈگر پر چلتے رہو اور میں بھی اپنی راہ پر گامزن ہوں۔ قیامت کے دن جان لوگے کون سچا ہے اور کون جھوٹا اور رسواکن اور دائمی عذاب کس کے حصے میں آتا ہے اور جنت کی نعمتیں اور آرام وراحت کس کے لئے مقدر ہے ۴۱ؔ انا انزلنا الخ یہ چوتھی دلیل وحی ہے۔ یہ کتاب جو پیغامِ حق یعنی فاعبد اللہ مخلصا لہ الدین (صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرو) پر مشتمل ہے ہم ہی نے آپ پر نازل کی ہے۔ تاکہ آپ سے لوگوں تک پہنچائیں۔ آپ اپنی طرف سے کوئی دعویٰ پیش نہیں کرتے۔ فمن اھتدیٰ الخ

موضح قرآن ف یعنی اللہ کے روبرو سفارش ہے یہ اللہ کے حکم سے نہ تمہارے کہے سے۔ جب موت آوے کسی کے کہے سے عزرائیل نہیں چھوڑتا ۱۲ منہ رح

جس نے اس کتاب کی ہدایت کو قبول کیا اس نے اپنی جان کو فائدہ پہنچایا اور جس نے گمراہی اختیار کی اس نے اپنا ہی نقصان کیا فمن اختار الھدی فقد نفع نفسہ ومن اختار الضلال فقد ضرھا (مدارک ج ۴ ص ۵۷) آپ انکو راہ راست پر لانے کے ذمہ دار نہیں ہیں آپ نے کما حقہٗ اللہ کا پیغام ان تک پہنچا کر اپنا فرض ادا کر دیا۔

۴۲؎ اللہ یتوفی الخ یہ پانچویں عقلی دلیل ہے یہ اولۂ سابقہ سے بطور ترقی ہے۔ پہلے انسان کے ابتدائی حالات کا ذکر تھا۔ یعنی اس کی پیدائش کا اس کے بعد پیدائش سے بعد کے حالات یعنی اس کی پرورش اور روزی رسانی کا ذکر کیا گیا۔ اور یہاں اس کی زندگی کے آخری حالات کا تذکرہ ہے۔ حاصل یہ کہ انسان ہر حال میں اللہ کا محتاج ہے اور اس کے تمام احوال و کوائف اللہ تعالیٰ ہی کے تصرف و اختیار میں ہیں۔ توفی یہاں عموم مجاز پر محمول ہے یعنی مطلق قبض خواہ صرف ظاہراً ہو جیسا کہ نیند کی حالت میں ہوتا ہے۔ یا ظاہراً و باطناً ہو جیسا کہ موت کی حالت میں ہوتا ہے۔ (مظہری) یعنی اللہ تعالیٰ موت کے وقت روحوں کو قبض کرتا ہے اس طرح کہ ارواح کا ابدان سے بالکلیہ تعلق منقطع ہو جاتا ہے۔ ظاہراً و باطناً اور جن کی موت کا ابھی وقت نہیں آیا۔ نیند کی حالت میں بظاہر ان کی روحیں بھی قبض کر لیتا ہے یہاں تک کہ اس حالت میں سونے والے سے ارادی حس و حرکت سلب ہو جاتی ہے ای یقبضھا عن الابدان امابان یقطع تعلقھا عنھا بالکلیہ فلا یمکن لھا التصرف فیھا ظاھرا ولا باطنا و ذلک حین موتھا ونزعھا عنھا وامابان یقبضھا ظاھرا لبعض القبض بان یسلب عنھا الحس وحرکتہ الارادیۃ الخ (مظہری ج ۸ ص ۲۱۷)

۴۳؎ فیمسک التی الخ نیند کی حالت میں ہی جس کے لئے موت کا فیصلہ ہو چکا ہو اس کی روح روک لی جاتی ہے۔ اور جس کی موت کا فیصلہ نہ ہو اس کی روح آزاد کر دی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کی موت کا معین وقت آجائے۔ اس توفی و ارسال میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے اللہ تعالےٰ کی قدرت کاملہ اور اس کی وحدانیت کے نشانات موجود ہیں۔ جو شخص ضد و عناد سے بالاتر ہو کر اس میں غور و فکر کرے گا اسے یقین ہو جائے گا۔ کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی قادر علی الاطلاق اور معبود برحق نہیں۔

۴۴؎ ام اتخذوا الخ یہ زجر سوم ہے اور زجر اول کی تشریح و تفصیل ہے۔ ایسے واضح دلائل اور روشن بیانات کے باوجود پھر بھی مشرکین غیر اللہ کو معبود سمجھ کر خدا کی بارگاہ میں شفیع قاہر مانتے ہیں۔ حالانکہ وہ کسی چیز کا بھی اختیار نہیں رکھتے ان میں نہ قدرت ہے نہ علم و فہم کی صلاحیت ہے۔ پھر معبود اور شفیع غالب کس طرح بن گئے۔ یہ شاید فوت شدہ بزرگوں کے بارے میں ہے یا اس سے وہ اوثان و اصنام مراد ہیں۔ جو اللہ کے نیک بندوں کی شکلوں اور ان کے ناموں پر بنائے گئے۔ اور ان کے ساتھ معبود کا سا معاملہ کیا گیا۔ اس آیت میں شفاعتِ قہری کی نفی ہے۔ یہاں اور ابتدائے سورت میں، سورۂ سبا کا مضمون ذکر کیا گیا ہے اور باقی سورت میں، سورۂ فاطر کا مضمون ذکر کیا گیا ہے یعنی حاجات میں غائبانہ صرف اللہ ہی کو پکارو۔ اس طرح اس سورت میں دونوں مضمون جمع کر دیئے گئے ہیں۔

۴۵؎ قل للہ الخ یہ مشرکین کے زعم باطل کا جواب ہے کہ مشرکین کو کوئی حق نہیں پہنچتا کہ وہ اپنے مزعومہ معبودوں کو عند اللہ شفیع غالب مانیں۔ شفاعت تو اللہ کے ساتھ مختص ہے وہ جسے چاہے اور جس کے حق میں چاہے سفارش کرنے کی اجازت دے۔ شفاعت کی اجازت صرف انبیاء علیہم السلام اور صلحائے امت کو ملے گی۔ اور وہ بھی صرف ان لوگوں کے حق میں جنھوں نے اپنی زندگی میں شرک نہیں کیا اور اگر کیا ہے تو مرنے سے پہلے توبہ کر لی ہے۔ لہ ملک السموات الخ ساری کائنات کی حکومت و سلطنت اللہ کے لئے ہے۔ اور وہ اپنی مرضی اور اختیار سے اس میں تصرف کرتا ہے اس لئے اس کی بارگاہ میں کوئی شفیع قاہر نہیں۔ آخرت میں بھی سب اس کے سامنے حاضر ہوں گے۔ وہاں بھی بلا شرکتِ غیرے وہی متصرف و مختار ہو گا۔

۴۶؎ واذا ذکر الخ یہ شکویٰ ہے۔ ان کا حال بھی عجیب ہے۔ اگر واقعی حقیقت ان کے سامنے پیش کی جائے یعنی کہا جائے کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرو تو اس سے ان کے دل متنفر ہوتے ہیں۔ لیکن اگر غیر اللہ کی پرستش اور عبادت کی اجازت دی جائے یا اللہ کے ساتھ ان کے معبودوں کا ذکر ہی کیا جائے تو بہت خوش ہوتے ہیں (واذا ذکر اللہ وحدہ) ای قیل لا الہ الا اللہ (اشمأزت) انقبضت ونفرت (قلوب الذین لا یؤمنون بالاخرۃ واذا ذکر الذین من دونہ) ای الاوثان (اذا ھم یستبشرون) سواء ذکر اللہ معھم او لم یذکر (جامع البیان ص ۳۹۸) ۴۷؎ قل اللھم الخ یہ دوسرا مفصل ثمرہ ہے اللھم موصوف فاطر السموات الخ اس کی صفت ہے۔ مقصود بالنداء آخر میں مقدر ہے۔ مقصود بالمنادیٰ کوئی تخصیص نہیں البتہ بقرینہ حدیث بعض مفسرین نے اھدنی لما اختلف فیہ من الحق مقدر مانا ہے (جلالین خازن) ایسے روشن اور قطعی دلائل کے بعد بھی اگر معاندین نہ مانیں تو آپ اللہ سے یوں دعا مانگا کریں کہ اے اللہ ان صفات مذکورہ والے مجھے اس ہدایت پر قائم رکھ اور قیامت کے دن ہمارے اور ان منکرین کے درمیان فیصلہ فرما ۴۸؎ ولو ان الخ یہ تخویف اخروی ہے دنیا میں تو ضد میں آکر توحید کو نہ مانا اور اللہ کے سوا اوروں کو معبود بنایا اور سیدھی راہ بتانے والوں کی ایک نہ سنی آخرت میں ان کا حال یہ ہو گا کہ وہ خواہش کریں گے کہ اگر آج ساری دنیا کی دولت اور اتنی ہی اور دولت ان کے پاس ہو تو وہ فدیہ دیکر قیامت کے عذاب سے بچ جائیں۔ قیامت کے دن اللہ کیطرف سے انہیں ایسی ایسی سزائیں ملیں گی۔ جو انکے وہم و گمان میں بھی نہیں ہونگی۔ اور انکے سارے کرتوت اور جرائم ان کے سامنے ہوں گے اور جس عذاب کا مذاق اڑایا کرتے تھے وہ انہیں گھیر لیگا ۴۹؎ فاذا مس الخ یہ زجر چہارم ہے بطور شکویٰ الانسان سے یا تو جنس انسان کی طرف اشارہ ہے اور جنس بشر کی صفت غالبہ کا بیان مقصود ہے اور یہ صفت مشرکین ہی میں اکثر پائی جاتی ہے یا لام عہد یہ ہے اور اس سے مراد کفار ہیں۔ اخبار عن الجنس بما یغلب فیہ (بیضاوی) وقیل المراد بالانسان الکفرۃ (روح) مشرک انسان چونکہ ایک اللہ پر صابر و قانع نہیں ہوتا۔ اس لئے ایک عجیب تذبذب میں مبتلا رہتا ہے جب کسی مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے اپنے خیالی کارسازوں سے مایوس ہو کر اسی خدائے وحدہٗ لاشریک کو پکارتا ہے جس کی وحدانیت کے ذکر سے ناک بھوں چڑھاتا تھا۔ فاذا رکبوا فی الفلک دعوا اللہ مخلصین لہ الدین (عنکبوت ع ۷) پھر جب اللہ تعالےٰ محض اپنی مہربانی سے اس پر انعام و اکرام کی بارش فرما کر اس کی تمام تکلیفیں دور کر دیتا ہے تو اللہ کا شکر ادا کرنے کے بجائے اللہ کے احسانات کو اپنے حسن تدبیر اور لطف حیل کا مرہون منت قرار دیتا ہے مثلاً کہتا ہے میں نے فلاں حیلہ کیا۔ فلاں بزرگ کو پکارا۔ فلاں پیر صاحب کی نذر مانی وغیرہ وغیرہ جیسا کہ ہمارے آباؤ اجداد کیا کرتے تھے۔ تائید۔ فرحوا بما عندھم من العلم (حم السجدہ ع ۹) نیز قالوا انا وجدنا اباءنا علی امۃ وانا علی اثارھم مقتدون ہ (زخرف ع ۲) پہلے زجر بطور شکویٰ میں مذکور تھا کہ جب ہم ان پر انعام کرتے ہیں تو وہ مصیبت کو بھول جاتے ہیں گویا ان پر کبھی مصیبت آئی ہی نہ تھی اب بطور ترقی کہا گیا۔ بلکہ الٹا کہتے ہیں ہم نے فلاں تدبیر اور حیلہ سے کام لیا تھا اسلئے مصیبت دور ہوئی۔ ہذا ما افادہ الشیخ قدس سرہٗ۔

۵۰ بل ھی الخ یہ ان کے خیال باطل کا رد ہے۔ یہ نعمت تمہاری تدبیر سے تمہیں نہیں ملی بلکہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہے۔ اور مصیبت سے بھی تمہیں تمہارے حیلے نے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے خلاصی دی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش اور استدراج کے طور پر ہے اس پر تمہیں اس قدر اترانا اور خوش نہیں ہونا چاہیئے۔ لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کو نہیں سمجھتے ۵۱ قد قالھا الخ یہ تخویفِ دنیوی ہے۔ یہی بات ان سے پہلے مشرکین نے بھی کہی تھی لیکن جب ہمارے عذاب نے دنیا ہی میں ان کو آلیا تو غیر اللہ کی پکار سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہوا۔ اور نہ ان کے خود ساختہ معبودوں نے انہیں اللہ کے عذاب سے بچایا۔ نہ کفر و شرک کام آیا۔ نہ مال و اولاد نے سہارا دیا۔ ای من اموال الدنیا او من اعمالھم و عقائدھم،

الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ۫ ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا ۙ قَالَ اِنَّمَآ
آدمی کو کچھ تکلیف ہم کو پکارنے لگتا ہے پھر جب بخشیں ہم اس کو اپنی طرف سے کوئی نعمت کہتا ہے یہ تو
اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِيَ فِتْنَةٌ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ (۴۹)
مجھ کو ملی کہ پہلے سے معلوم تھی کوئی نہیں یہ جانچ ہے ۵۰ پر وہ بہت سے لوگ نہیں سمجھتے وا
قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا
کہہ چکے ہیں یہ بات ۵۱ ان سے اگلے پھر کچھ کام نہ آیا ان کو جو
يَكْسِبُوْنَ (۵۰) فَاَصَابَهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ؕ وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
کماتے تھے پھر پڑ گئیں ان پر ۵۲ برائیاں جو کمائی تھیں اور جو گنہگار ہیں
مِنْ هٰٓؤُلَآءِ سَيُصِيْبُهُمْ سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا ۙ وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ (۵۱)
ان میں سے ان پر بھی اب پڑتی ہیں برائیاں جو کمائی ہیں اور وہ نہیں تھکانے والے
اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ
اور کیا نہیں جان چکے ۵۳ کہ اللہ پھیلاتا ہے روزی جس کے واسطے چاہے اور ماپ کر دیتا ہے
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ (۵۲) قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ
البتہ اس میں پتے ہیں ان لوگوں کے واسطے جو مانتے ہیں ف۲ کہہ دے اے بندو میرے ۵۴ جنہوں نے
اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
کہ زیادتی کی ہے اپنی جان پر آس مت توڑو اللہ کی مہربانی سے بیشک اللہ
يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ (۵۳) وَ
بخشتا ہے سب گناہ وہ جو ہے وہی ہے گناہ معاف کرنیوالا مہربان اور
اَنِيْبُوْٓا اِلٰى رَبِّكُمْ وَاَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَكُمُ
رجوع ہو جاؤ اپنے رب کی طرف اور اس کی حکمبرداری کرو پہلے اس سے کہ آئے تم پر
الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ (۵۴) وَاتَّبِعُوْٓا اَحْسَنَ مَآ اُنْزِلَ
عذاب پھر کوئی تمہاری مدد کو نہ آئیگا ف۳ اور چلو ۵۵ بہتر بات پر جو اتری

ع ۵ / ۲

۵۳ یعنی عقلی دلیل ۱۲
۵۴ ترغیب الی التوحید ۱۲

(جامع البیان ص ۳۹۹) فما اغنی عنھم الکفر من العذاب شیئا (معالم و خازن ج ۶ ص ۷۵) ۵۲ فاصابھم الخ وہ اپنے کئے کی سزا پا کر رہے۔ والذین ظلموا الخ یہ مشرکین قریش کے لئے تخویفِ دنیوی ہے۔ جس طرح اقوامِ گذشتہ کے مشرکین کو دنیا ہی میں اپنے کئے کی سزا مل گئی اسی طرح مشرکینِ قریش بھی دنیا میں اپنے کئے کی سزا پائیں گے۔ اور وہ اللہ کے عذاب کو نہ روک سکیں گے ور نہ اس کے عذاب سے بچ ہی سکیں گے۔ چنانچہ اللہ کا یہ عذاب مشرکینِ قریش پر قتل و قحط کی صورت میں نازل ہوا۔ ای سیصیبھم مثل ما اصاب اولئک فقتل صنادیدھم ببدر و حبس عنھم الرزق فقحطوا سبع سنین (مدارک ج ۴ ص ۴۶) ۵۳ اولم یعلموا الخ یہ چھٹی عقلی دلیل ہے گذشتہ دلائل سے علی سبیل الترقی۔ اس سے قبل انسان کے ابتدائی اور انتہائی احوال کا ذکر تھا۔ یہاں درمیانی حال مذکور ہے۔ یعنی رزق کی تنگی اور فراخی اللہ کے قبضہ و اختیار میں ہے۔ ایمان والوں کے لئے اس میں اللہ کی قدرتِ کاملہ کے واضح نشانات ہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سب کچھ اللہ کے اختیار میں ہے اور وہی فاعلِ حقیقی ہے۔ لآیات دالۃ علی ان الحوادث کافۃ من اللہ تعالیٰ شانہ والاسباب فی الحقیقۃ ملغاۃ (روح ج ۲۴ ص ۱۳) ۵۴ قل یعبادی الخ یہ ترغیب الی التوحید ہے۔ میرے پیغمبر! میرے ان بندوں سے کہہ دیں جنہوں نے شرک کی وجہ سے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے کہ وہ میری رحمت سے ناامید نہ ہوں۔ بلکہ شرک سے سچی توبہ کر کے صرف مجھے ہی پکاریں تو میں ان کے سارے گناہ معاف کر دوں گا۔ کیونکہ غفور و رحیم میں ہی ہوں۔ ان اھل مکۃ قالوا یزعم محمد ان من عبد الوثن وقتل النفس بغیر حق لم یغفر لہ فکیف ولم نھاجر وقد عبدنا الاوثان و قتلنا النفس فنزلت (بیضاوی) شانِ نزول اگرچہ خاص ہے لیکن مفہوم کے لحاظ سے آیت کا حکم عام ہے۔ اور اس میں ہر گنہگار کو اللہ کی رحمت و مغفرت کی امید دلائی گئی ہے۔ وانیبوا الیٰ ربکم الخ اور معاصی کو ترک کر کے اللہ کی طرف رجوع کرو اور اس کے احکام کی پیروی کرو قبل اس کے

موضح قرآن ف۱ آگے سے معلوم تھی یعنی قیاس یہی چاہتا تھا کہ یوں ہو اللہ کی قدرت کا قائل نہ ہو یہ جانچ ہے کہ عقل اس کی دوڑنے لگتی ہے تا اپنی عقل پر بہکے وہی عقل رہتی ہے اور آفت آپہنچتی ہے۔ ۱۲ منہ رح ف۲ یعنی عقل دوڑانے میں کوئی کمی نہیں کرتا۔ پھر ایک کو روزی کشادہ ہے ایک کو تنگ۔ جان لو کہ عقل کا کام نہیں ۱۲ منہ رح ف۳ جب اللہ تعالیٰ نے اسلام غالب کیا جو کافر دشمنی میں لگے تھے سمجھے کہ برحق اس طرف اللہ ہے اور پچھتائے لیکن شرمندگی سے مسلمان نہ ہوتے کہ اب ہماری مسلمانی کیا قبول ہوگی دشمنی کی لڑائی لڑے جانیں ماریں۔ تب اللہ نے یہ فرمایا کہ ایسا گناہ کوئی نہیں جس کی توبہ اللہ تعالیٰ نہ قبول کرے۔ ناامید مت ہو۔ توبہ لاؤ اور رجوع ہو۔ بخشے جاؤ گے۔ مگر جب سر پر عذاب آیا۔ موت نظر آنے لگی۔ تب کی توبہ قبول نہیں۔ ۱۲ منہ رح

کہ تمہارے عصیان وطغیان کی پاداش میں تم پر اللہ کا عذاب آجائے پھر اس کے عذاب سے چھڑانے والا بھی کوئی نہیں ہوگا۔ ۵۵ واتبعوا الخ یہ پانچویں دلیل وحی ہے علی سبیل الترقی من الادنی الی الاعلیٰ۔ پہلے فرمایا اعلان کرو میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا جو کچھ کہتا ہوں اللہ کی وحی سے کہتا ہوں۔ پھر فرمایا یہ کیسی عمدہ اور پر تاثیر کتاب ہے (دلیل وحی سوم) یہاں فرمایا اس احسن و اعلیٰ کتاب کی دل وجان سے پیروی کرو جو تمہارے خالق ومالک کی طرف سے نازل ہوئی ہے۔ قبل اس کے کہ اس کتاب کے احکام کی خلاف ورزی کی وجہ سے اچانک ہی تم پر اللہ کا عذاب آپہنچے اور تمہیں پتہ بھی نہ ہو۔ ان تقول الخ ای لئلا تقول الخ (روح) فی جنب اللہ ای اللہ کی جانب میں یعنی اس کی اطاعت اور توحید میں۔ یعنی اس احسن و

إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُم مِّن قَبْلِ أَن يَأْتِيَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً

تمہاری طرف تمہارے رب سے پہلے اس سے کہ پہنچے تم پر عذاب اچانک

وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٥٥﴾ أَن تَقُولَ نَفْسٌ يَا حَسْرَتَىٰ عَلَىٰ مَا

اور تم کو خبر نہ ہو کہیں کہنے لگے کوئی جی اے افسوس اس بات پر کہ

فَرَّطتُ فِي جَنبِ اللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ السَّاخِرِينَ ﴿٥٦﴾ أَوْ

میں کوتاہی کرتا رہا اللہ کی طرف سے اور میں تو ہنستا ہی رہا یا

تَقُولَ لَوْ أَنَّ اللَّهَ هَدَانِي لَكُنتُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ﴿٥٧﴾ أَوْ

کہنے لگے اگر اللہ مجھ کو راہ دکھاتا تو میں ہوتا ڈرنے والوں میں یا

تَقُولَ حِينَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ أَنَّ لِي كَرَّةً فَأَكُونَ مِنَ

کہنے لگے جب دیکھے عذاب کو کسی طرح مجھ کو پھر جانا ملے تو میں ہو جاؤں

الْمُحْسِنِينَ ﴿٥٨﴾ بَلَىٰ قَدْ جَاءَتْكَ آيَاتِي فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ

نیکی والوں میں کیوں نہیں پہنچ چکے تھے تیرے پاس میرے حکم ۵۶ پھر تو نے ان کو جھٹلایا اور

اسْتَكْبَرْتَ وَكُنتَ مِنَ الْكَافِرِينَ ﴿٥٩﴾ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ تَرَى

غرور کیا اور تو تھا منکروں میں اور قیامت کے دن ۵۷ تو دیکھے

الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى اللَّهِ وُجُوهُهُم مُّسْوَدَّةٌ ۚ أَلَيْسَ فِي

ان کو جو جھوٹ بولتے ہیں اللہ پر کہ ان کے منہ ہوں سیاہ کیا نہیں

جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِينَ ﴿٦٠﴾ وَيُنَجِّي اللَّهُ الَّذِينَ اتَّقَوْا

دوزخ میں ٹھکانا غرور والوں کا اور بچائے گا اللہ ۵۸ ان کو جو ڈرتے رہے

بِمَفَازَتِهِمْ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٦١﴾ اللَّهُ

ان کے بچاؤ کی جگہ نہ لگے ان کو برائی اور نہ وہ غمگین ہوں اللہ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ ۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ ﴿٦٢﴾ لَّهُ مَقَالِيدُ

بنانے والا ہے ۵۹ ہر چیز کا اور وہ ہر چیز کا ذمہ لیتا ہے اسی کے پاس ہیں کنجیاں

ای لئلا تقول ۱۲

۶۔ تخویف اخروی ۱۲

۷۔ بشارت اخروی ۱۲

۸۔ ساتویں عقلی دلیل ۱۲

اعلیٰ کتاب کی پیروی کرو تاکہ اس کی مخالفت کی وجہ سے تمہیں حسرت وندامت سے دوچار نہ ہونا پڑے۔ اور قیامت کے دن یہ کہنے کا موقع ہی نہ آئے کہ ہائے افسوس! میں نے اللہ کی اطاعت میں کوتاہی کی اور اللہ کے احکام کا مذاق ہی اڑاتا رہا۔ او تقول الخ اور نہ یہ کہنے کا موقع آئے کہ کاش اگر اللہ مجھے سیدھی راہ دکھاتا تو میں راہ حق کو قبول کرکے اللہ کی نافرمانیوں سے بچتا۔ اور نہ یہ آرزو کرنے کی ضرورت پیش آئے کہ اگر ایک بار پھر مجھے دنیا میں بھیج دیا جائے تو میں دل وجان سے اللہ کی فرمانبرداری کرونگا۔ ۵۶ بلیٰ الخ قیامت کے دن جب نافرمان لوگ مذکورہ بالا حیلے بہانے بنائیں گے تو جواب دیا جائے گا دنیا میں اللہ کی روشن کتاب تمہارے پاس آئی جس نے تم پر ہدایت کی راہ واضح کر دی لیکن تم نے اس کو جھٹلایا اور غرور وتکبر سے اس کا انکار کیا اور ضد وعناد میں آکر حق بات کا اقرار نہ کیا۔ الکافرین ای الساترین للحق عناداً۔ قالہ الشیخ رح۔ ۵۷ ویوم القیمۃ الخ یہ تخویف اخروی ہے جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں۔ مثلاً اس کے لئے شریک اور نائب متصرف ثابت کرتے ہیں، قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ ان کے چہرے سیاہ ہیں اور جہنم میں ان کا ٹھکانا ہے کیا ایسے متکبر لوگوں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہوگا۔ جو غرور و نخوت کے نشے میں حق کا انکار کرتے ہیں۔ کذبہم علی اللہ تعالیٰ لوصفہم لہ سبحانہ بان لہ شریکا ونحو ذلک تعالیٰ عما یصفون علوا کبیرا (روح ج ۲۴ ص ۱۹) ۵۸ وینجی الخ یہ ایمان والوں کے لئے بشارت اخروی ہے۔ جو لوگ کفر وشرک اور اللہ کی نافرمانی سے اور تمام متکبرانہ اوصاف سے بچتے رہے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ جہنم سے بچا کر فوز وفلاح سے ہمکنار فرمائے گا اور عذاب یا حزن وغم انہیں چھوئے گا بھی نہیں۔ ۵۹ اللہ خالق الخ یہ ساتویں عقلی دلیل ہے اور دلائل سابقہ کے لئے بمنزلہ ثمرہ ہے۔ پہلی چار دلیلوں کا حاصل یہ تھا کہ ہر چیز کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ پانچویں دلیل کا حاصل یہ تھا کہ بندوں کی ارواح اللہ کے قبضے میں ہیں اور وہی سب کا محافظ ہے۔ چھٹی دلیل کا خلاصہ یہ تھا کہ روزی رساں بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ روزی کی فراخی اور تنگی اسی کے اختیار میں ہے۔ ساتویں دلیل میں فرمایا کہ ہر چیز کا خالق بھی وہی ہے۔ اور ہر چیز کا محافظ اور نگہبان بھی وہی ہے۔ اور زمین وآسمان کے خزانوں کی کنجیاں بھی اسی کے قبضے میں ہیں۔ اس کائنات میں وہی متصرف ومختار اور قادر علی الاطلاق ہے لا یملک امرھا ولا یتمکن من التصرف فیھا غیرہ (بیضاوی) مقالید السموٰت خزائن الرحمۃ والرزق والمطر ومقالید الارض النبات (خازن ج ۶ ص ۷۳) یعنی لہ مفاتیح خزائن السموٰت والارض، بیدہ ملکوتہا لا یتمکن من التصرف فیھا غیرہ (مظہری ج ۸ ص ۲۳) ۶۰ والذین کفروا الخ یہ تخویف اخروی ہے جو لوگ اللہ کی آیتوں اور اس کی وحدانیت اور بلا شرکت غیرے کائنات میں متصرف ومختار ہونے کے دلائل کا انکار کرتے ہیں۔ حقیقت میں خسارہ پانے والے ہی لوگ ہیں۔ کیونکہ وہ اللہ کی رحمت اور ثواب

سے محروم ہو کر ابد الآباد جہنم میں رہینگے۔ والمراد بآیات اللہ دلائل قدرتہ واستبدادہ بامر السموٰت والارض او کلمات توحیدہ وتمجیدہ، وتخصیص الخسار بھم لان غیرھم ذو حظ من الرحمۃ والثواب (بیضاوی ج ۲ ص۲۶۶) ۲۶ قل افغیر الخ یہ تیسری بار ذکر دعوٰی ہے بطور زجر۔ نادانو! کیا اللہ کی وحدانیت کے ایسے براہین قاطعہ اور دلائلِ واضحہ کے بعد اب بھی تمہیں مجھ سے یہ توقع ہے کہ میں تمہارے دین کی طرف مائل ہو جاؤنگا اور تم مجھے غیر اللہ کی عبادت کی دعوت دیتے ہو؟ یہ تمہاری سراسر نادانی ہے۔ اس خیالِ خام سے اپنے ذہنوں کو خالی کر لو۔ وذلک حین دعوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ما ھم علیہ من عبادۃ الاوثان وقالوا ھو دین آبائک (قرطبی ج ۱۵ ص۲۷۶) ۶۳ ولقد اوحی الخ یہ چھٹی دلیل وحی ہے۔ اور اس کے ضمن میں والی الذین من قبلک سے دلیلِ نقلی کی طرف اشارہ ہے۔ فرمایا: میرے پیغمبر! تیری طرف بھی وحی کی جا رہی ہے اور تم سے پہلے انبیاء علیہم السلام کی طرف بھی وحی کی جا چکی ہے کہ اگر بفرضِ محال تم نے شرک کا ارتکاب کر لیا تو تمہارے تمام اعمال برباد ہو جائینگے اور تم خسارہ پانے والوں یعنی اللہ کی رحمت و مغفرت سے محرومین میں شامل ہو جاؤ گے۔ انبیاء علیہم السلام سے شرک کا صدور محال ہے۔ لیکن یہ کلام فرضِ محال کے طریق پر ہے۔ تاکہ شرک کی قباحت علی الوجہ الاتم ظاہر ہو جائے اور مشرکین اس امید میں نہ رہیں کہ انہیں معافی مل جائے گی وایا ما کان فھو کلام علی سبیل الفرض لتھییج المخاطب المعصوم واقناط الکفرۃ والایذان بغایۃ شناعۃ الاشراک وقبحہ وکونہ بحیث ینھی عنہ من لایکاد یباشرہ فکیف بمن عداہ (روح ج ۲۴ ص۲۴) جب شرک پر اتنی سخت وعید ہے تو یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ میں تمہاری بات مان لوں۔ ۶۳ بل اللہ الخ یہ مشرکین کے مطالبے کا جواب ہے، کہ تم کہتے ہو میں غیر اللہ کی عبادت میں تمہارے ساتھ شریک ہو جاؤں لیکن اللہ تعالیٰ کا فرمان عالیشان یہ ہے کہ میں صرف اسی کی عبادت کروں اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ بناؤں۔ اور اسی کا شکر گذار بندہ بنوں۔ کیونکہ منعم و محسن وہی ہے۔ یعنی لا تعبد ما امروک بل اعبدہ وحدہ۔ فھو رد لما امروہ بہ (جامع البیان ص۴۰۳) ۶۴ وما قدروا اللہ الخ نادانوں نے اللہ کی عظمتِ قدر اور جلالتِ شان کو کما حقہٗ نہیں پہچانا۔ وہ ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔ ہر جاندار کا رازق اور ہر چیز کا محافظ ہے۔ زمین و آسمان کے خزانے اس کے زیرِ تصرف و اختیار ہیں۔ مگر مشرکین نے اللہ کے سوا اوروں کو معبود بنا رکھا ہے۔ والارض جمیعا الخ یہ کلام علی سبیل التمثیل ہے۔ اور اللہ کی قدرت و عظمت سے کنایہ ہے۔ اس کی عظمت و جبروت اور قدرت و ملکوت جس طرح دنیا میں ہر چیز پر حاوی ہے۔ اسی طرح قیامت کے دن بھی سب اس کی عظمت و کبریائی کے سامنے سرافگندہ ہوں گے اور اسی کی قدرت اور اسی کا تصرف ہی وہاں نافذ ہوگا۔ مشرکین کے تمام ارضی و سماوی معبود اسکی عظمت و سلطان کے سامنے عاجز ہوں گے۔ والکلام عند کثیر من الخلف تمثیل لحال عظمتہ تعالٰی ونفاذ قدرتہ عزوجل... وفیہ رمز الی ان ما یشرکونہ معہ عزوجل ضیکا ارضا و سماویا

۱۲ تخویف اخروی ۱۲

۲ے تنبیہ بانداز دعویٰ ۱۲

۳ے چھٹی دلیل وحی ۱۲

۴ے مشرکین کے مطالبے کا جواب ۱۲

۵ے ثمرہ دلائل گذشتہ ۱۲

۶ے تخویف اخروی ۱۲

ع

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِ اللّٰهِ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ

آسمانوں کی اور زمین کی ف۱ اور جو منکر ہوئے ۲۶ اللہ کی باتوں سے وہ لوگ جو ہیں وہی ہیں

الْخٰسِرُوْنَ ۝۶۳ قُلْ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ تَاْمُرُوْۗنِيْٓ اَعْبُدُ اَيُّهَا

ٹوٹے میں پڑے تو کہہ اب اللہ کے سوائے ۲۶ کسی کو بتلاتے ہو کہ پوجوں اے

الْجٰهِلُوْنَ ۝۶۴ وَلَقَدْ اُوْحِيَ اِلَيْكَ وَاِلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكَ

نادانو اور حکم ہو چکا ہے تجھ کو ۶۲ اور تجھ سے اگلوں کو

لَىِٕنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝۶۵

یہ کہ اگر تو نے شریک مان لیا تو اکارت جائینگے تیرے عمل اور تو ہوگا ٹوٹے میں پڑا

بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ ۝۶۶ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ

نہیں بلکہ اللہ کو پوج ۶۳ اور رہ حق ماننے والوں میں اور نہیں سمجھے اللہ کو ۶۴

حَقَّ قَدْرِهٖ ڰ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ

جتنا کچھ وہ ہے اور زمین ساری ایک مٹھی ہے اسکی دن قیامت کے اور

السَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝۶۷

آسمان لپٹے ہوئے ہوں اسکے دہنے ہاتھ میں وہ پاک ہے ۶۵ اور بہت اوپر ہے اس سے کہ شریک بتلاتے ہیں ف

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ

اور پھونکا جائے صور میں ۶۶ پھر بیہوش ہو جائے جو کوئی ہے آسمانوں میں اور زمین میں

اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۝۶۸

مگر جس کو اللہ چاہے پھر پھونکی جائے دوسری بار تو فوراً وہ کھڑے ہو جائیں ہر طرف دیکھتے ف۲

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ

اور چمکنے زمین ۶۷ اپنے رب کے نور سے اور لا دھریں دفتر اور حاضر آئیں

بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا

پیغمبر اور گواہ اور فیصلہ ہو ان میں انصاف سے اور ان پر

موضح قرآن ف۱ اللہ کے فرمائے موافق داہنا ہاتھ کہیئے اور بایاں نہ کہیئے ۱۲ منہ رح ف۲ ایک بار نفخ صور ہے عالم کی فنا کا۔ دوسرا زندہ ہونے کا۔ یہ تیسرا ہے بیہوشی کا بعد حشر کے۔ چوتھا خبردار ہونے کا۔ اس کے بعد اللہ کے سامنے ہو جاوینگے۔ ۱۲

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی مختار و متصرف اوست۔ ۱۲

مقہور تحت سلطانہ جل شانہ وعز سلطانہ فالقبضۃ مجاز عن الملک او التصرف والیمین مجاز عن القدرۃ التامۃ (روح ج ۲۴ ص ۲۶) ۶۵ سبحٰنہ الخ یہ تمام گذشتہ دلائل کا ثمرہ ہے۔ سورت کی ابتدا میں دو دلیلوں کے بعد ثمرہ ذکر کیا گیا۔ اور پھر یہاں تمام دلائل کے بعد بھی ثمرہ ذکر کیا گیا۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ تمام دلائل دعوائے سورت کو صراحت سے ثابت کر رہے ہیں۔ یعنی ان تمام مذکورہ بالا دلائل سے روز روشن کی طرح ظاہر وعیاں ہو گیا کہ اللہ کا کوئی شریک نہیں وہ ہر شریک سے پاک ہے اور ہر قسم کی عبادت صرف اسی کے لئے ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ۶۶ ونفخ الخ یہ تخویف اخروی ہے۔ اس کا حاصل یہ ہے کہ آخرت میں بھی منصرف ومختار اللہ تعالیٰ ہی ہوگا۔ اور وہ خود ہی تخت بادشاہی پر جلوہ افروز ہوگا۔ اور مشرکین کے خود ساختہ... سفارشی وہاں ان کے کام نہیں آئیں گے اور اللہ کی بارگاہ میں کوئی شفیع قاہر نہیں ہوگا۔ نفخہ سے نفخۂ اولیٰ مراد ہے جس سے تمام جاندار موت کی نیند سو جائیں گے صعق سے مراد موت ہے فنفخۃ الفزع ھی نفخۃ الصعق والصعق ھنا الموت (مجر ج ۷ ص ۴۴۲) الا من شاء اللہ مستثنیٰ کون ہیں اس بارے میں مختلف اقوال ہیں ایک قول کے مطابق جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت، خازن جنت، زبانیہ وغیرہ یہ ضحاک کا قول ہے۔ حسن بصری فرماتے ہیں۔ مستثنیٰ ذات باری تعالیٰ ہے۔ بعض کے نزدیک وہ لوگ مستثنیٰ ہیں جو اس نفخہ سے پہلے موت کا جام پی چکے ہوں گے واللہ اعلم (کبیر، بحر، روح) ثم نفخ فیہ الخ یہ نفخۂ ثانیہ یا نفخۂ بعث ہے جس کے بعد سب زندہ ہو کر دیکھنے لگیں گے ۶۷ واشرقت الارض الخ جب اللہ تعالیٰ میدان حشر میں فصل قضاء کے لئے جلوہ افروز ہوں گے اس وقت میدان حشر ان کے انوار وتجلیات سے جگمگا اٹھے گا یا یہ عدل وانصاف سے کنایہ ہے یعنی میدان حشر اللہ تعالیٰ کے عدل وانصاف کے نور سے منور ہو جائے گا۔ وذلک حین یتجلی الرب تبارک وتعالیٰ لفصل القضاء بین خلقہ (خازن ومعالم ج ۶ ص ۷۱) بما اقام فیہا من العدل استعیر لہ النور لانہ یزین البقاع ویظہر الحقوق (ابو السعود ج ۷ ص ۲۸) سب کے اعمال نامے عدالت میں پیش کئے جائیں گے اور وہاں عدالت میں انبیاء علیہم السلام کو بھی حاضر کیا جائے گا۔ تاکہ وہ اپنی امتوں کے منکرین کے خلاف گواہی دیں۔ اور شہداء یعنی امت محمدیہ کو بھی حاضر کیا جائے گا تاکہ وہ انبیاء علیہم السلام کے حق میں گواہی دیں کہ بیشک انھوں نے اللہ کا پیغام اپنی امتوں کو پہنچا دیا۔ وجیٔ بالنبیین لیشھدوا علی اممھم والشھداء ..... امۃ محمد صلے اللہ علیہ وسلم لیشھدون للرسل (مجر ج ۷ ص ۴۴۳) مخلوق میں عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کسی کی بھی حق تلفی نہ ہوگی ۶۸ ووفیت الخ ہر شخص کو اس کے اعمال کی پوری پوری جزاء وسزا دی جائے گی اور کسی شخص کا کوئی عمل نظر انداز نہیں کیا جائے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے تمام اعمال کا پورا پورا علم ہے ۶۹ وسیق الخ یہ بھی تخویف اخروی ہے قیامت کے دن فصل قضاء کے بعد کفار ومشرکین کو ٹولیوں کی صورت میں جہنم کی طرف ہانک کر لے جایا جائے گا۔ جب وہ جہنم کے دروازوں پر پہنچیں گے تو ان کے لئے جہنم کے

يُظْلَمُوْنَ ﴿٦٩﴾ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا
ظلم نہ ہوگا ف۱ اور پورا ملے ۶۸ ہر جی کو جو اس نے کیا اور اس کو خوب خبر ہے جو کچھ
يَفْعَلُوْنَ ﴿٧٠﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى
کرتے ہیں ف۲ اور ہانکے جائیں جو ۶۹ منکر ہیں دوزخ کی طرف گروہ گروہ یہاں تک کہ
اِذَا جَاۗءُوْهَا فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ
جب پہنچ جائیں اس پر کھولے جائیں اسکے دروازے اور کہنے لگیں ان کو اسکے داروغہ کیا نہ پہنچے تھے تمہارے پاس
رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ
رسول تم میں کے پڑھتے تھے تم پر باتیں تمہارے رب کی اور ڈراتے تھے تم کو
لِقَاۗءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ۭ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ
اس تمہارے دن کی ملاقات سے بولیں کیوں نہیں پر ثابت ہوا حکم عذاب کا
عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٧١﴾ قِيْلَ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ
منکروں پر حکم ہووے کہ داخل ہو جاؤ دروازوں میں دوزخ کے سدا رہنے کو اس میں
فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿٧٢﴾ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ
سو کیا بری جگہ ہے رہنے کی غرور والوں کو اور ہانکے جائیں وہ لوگ ۷۰ جو ڈرتے تھے اپنے رب سے
اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَاۗءُوْهَا وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَقَالَ
جنت کو گروہ گروہ یہاں تک کہ جب پہنچ جائیں اس پر اور کھولے جائیں اسکے دروازے اور کہنے لگیں
لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ ﴿٧٣﴾ وَ
ان کو داروغہ اسکے سلام پہنچے تم پر تم لوگ پاکیزہ ہو سو داخل ہو جاؤ اس میں سدا رہنے کو اور
قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَاَوْرَثَنَا
وہ بولیں شکر اللہ کا ہے جس نے سچا کیا ہم سے اپنا وعدہ اور وارث کیا ہم کو
الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ نَشَاۗءُ ۚ فَنِعْمَ
اس زمین کا گھر لے لیں بہشت میں سے جہاں چاہیں سو کیا خوب

ع ۷ / ۴

تخویف اخروی ۱۲

بشارت اخروی ۱۲

موضح قرآن ف۱ گواہ ہر وقت کے نیک لوگ احوال بتائیں گے بُروں کی برائی اور بھلوں کی بھلائی جو دیکھتے تھے ۱۲ ف۲ یعنی گواہ آتے ہیں ان کے الزام کو نہیں تو اللہ تعالے پر کیا چھپا ہے ۱۲۔

دروازے کھول دیئے جائیں گے اس وقت جہنم پر مقرر فرشتے ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس تم ہی میں سے اللہ کا پیغام پہنچانے والے نہیں آئے تھے۔ جو تمہیں اللہ کی آیتیں پڑھ کر سناتے اور تمہیں آج کے دن میں اللہ کی بارگاہ میں پیشی سے ڈراتے تھے؟ وہ جواب دیں گے۔ کیوں نہیں؟ آئے تو تھے لیکن بدقسمتی سے ہم کافروں پر اللہ کے عذاب کا فیصلہ نافذ ہوگیا۔ کیوں کہ ہم نے محض ضد و عناد سے حق کا انکار کیا۔ قیل ادخلوا الخ اس وقت ان سے کہا جائے گا اچھا اب جہنم میں داخل ہو جاؤ جو تمہارا ہمیشہ کے لئے ٹھکانا ہے جہنم منکرین کے لئے نہایت ہی برا ٹھکانا ہے ۷۳ وسیق الخ یہ مومنین کے لئے بشارت اخروی ہے۔ اللہ سے ڈر کر اس کی فرمانبرداری کرنے والوں اور اس کی نافرمانی سے بچنے والوں کو قیامت کے دن جماعتوں کی شکل میں جنت کی طرف لے جایا جائے گا۔ جب وہ جنت میں دروازوں تک پہنچیں گے تو جنت کے دروازے پہلے ہی سے کھلے ہوں گے۔ جنت کے دربان فرشتے ان کو سلام کریں گے۔ اور خوش آمدید کہیں گے اور ان سے درخواست کریں گے آپ جنت میں تشریف لے چلیے۔ یہ آپ لوگوں کا ہمیشہ کا گھر ہے اور آپ اس میں ہمیشہ رہیں گے ۷۴ وقالوا الخ اہل جنت اس وقت اللہ تعالیٰ کی حمد و ستائش کریں گے اور کہیں گے کہ جس طرح دنیا میں تمام صفات کارسازی اللہ کے ساتھ خاص تھیں آخرت میں بھی وہی کارساز اور مفیض برکات ہے اور ہر قسم کے شرکیوں سے پاک ہے ہر حمد و ثناء اس ذات پاک کے لئے ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور ہمیں ارض جنت کا وارث بنایا۔ کہ جنت میں ہم جہاں چاہیں رہیں۔ عمل کرنے والوں کا اجر و ثواب کتنا اچھا ہے وعدے سے حشر و نشر اور اجر و ثواب کا وعدہ مراد ہے جو انبیاء علیہم السلام کے ذریعے سے کیا گیا تھا (روح)، اور ارض سے ارض جنت مراد ہے والمراد بالارض ارض الجنۃ (کبیر جلد ۷، ص ۲۹۸) ۷۵ وتری الخ اللہ تعالیٰ کی شان عظمت و جبروت کا بیان ہے قیامت کے دن تم دیکھو گے کہ فرشتے عرش کے گرد گھیرا ڈالے کھڑے ہوں گے اور اپنے مالک حقیقی کی حمد و ثنا اور تسبیح و تقدیس میں مصروف ہوں گے تمام فرشتوں کی زبانوں پر جاری ہوگا کہ اللہ کی ذات گرامی ہر شریک سے پاک اور تمام صفات کمال سے متصف ہے ایسے جاہ و جلال کے باوجود کوئی بازپرس کرنے والا نہیں کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی۔ اور ہر فیصلہ عدل و انصاف سے ہوگا۔ وقیل الحمد للہ رب العالمین اس وقت ہر طرف سے مالک کائنات اور رب ہر دو سرا کی حمد و ثنا کا غلغلہ بلند ہوگا۔ فرشتے اور مومنین بول اٹھیں گے ہر حمد و ثنا اس ذات پاک اور رب جہاں کو زیبا ہے جس نے مومنین اور مشرکین کے درمیان عدل و انصاف سے فیصلہ فرمایا پہلی حمد و ثناء انجاز وعدہ پر تھی اور یہ عدل و انصاف پر حمد ھما الاول علی انجاز وعدہ سبحانہ وایراثھم الارض یتبوؤن من الجنۃ ماشاؤا، وحمد ھم ھذا علی القضاء بالحق بینھم فلا تکرار (روح ج ۲۴ ص ۳۷) واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۰

ر ۱ حشر کے متعلق بشارت ... عنوانات ۱۲

ر ۲ پہلا عنوان ۱۲

ر ۳ دوسرا عنوان ۱۲

ر ۴ اصلاح کا پہلا طریقہ ۱۲

ر ۵ اصلاح کا دوسرا طریقہ ۱۲

أَجْرُ الْعٰمِلِينَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَى الْمَلٰٓئِكَةَ حَآفِّينَ مِنْ حَوْلِ

بدلا ہے محنت کرنے والوں کا ۷۴ اور تو دیکھے فرشتوں کو ۷۵ گھر رہے ہیں عرش

الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۚ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ

کے گرد پاکی بولتے ہیں اپنے رب کی خوبیاں اور فیصلہ ہوتا ہے ان میں انصاف کا

وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ ﴿۷۵﴾

اور یہی بات کہتے ہیں کہ سب خوبی ہے اللہ کی جو رب ہے سارے جہان کا ۷۵

ربع ع ۸ ۵ ۵

سُورَةُ الْمُؤْمِنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ خَمْسٌ وَثَمَانُونَ اٰيَةً وَتِسْعُ رُكُوعَاتٍ

سورۂ مومن مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں پچاسی آیتیں ہیں اور نو رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ﴿۱﴾ تَنْزِيلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿۲﴾ غَافِرِ

اتارنا کتاب کا اللہ سے ہے جو زبردست ہے، خبردار گناہ

الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيدِ الْعِقَابِ ذِي الطَّوْلِ ۖ لَآ

بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا سخت عذاب دینے والا مقدور والا کسی

إِلٰهَ إِلَّا هُوَ ۖ إِلَيْهِ الْمَصِيرُ ﴿۳﴾ مَا يُجَادِلُ فِيٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ إِلَّا

کی بندگی نہیں سوائے اس کے اسی کی طرف پھر جانا ہے وہی جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں جو

الَّذِينَ كَفَرُوا فَلَا يَغْرُرْكَ تَقَلُّبُهُمْ فِي الْبِلَادِ ﴿۴﴾ كَذَّبَتْ

منکر ہیں سو تجھ کو دھوکہ نہ دے یہ بات کہ وہ چلتے پھرتے ہیں شہروں میں جھٹلا چکے ہیں

قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّالْأَحْزَابُ مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ وَهَمَّتْ كُلُّ

ان سے پہلے قوم نوح کی اور کتنے فرقے ان سے پیچھے اور ارادہ کیا ہر

أُمَّةٍ بِرَسُولِهِمْ لِيَأْخُذُوهُ وَجٰدَلُوا بِالْبٰطِلِ لِيُدْحِضُوا

امت نے اپنے رسول پر کہ اس کو پکڑ لیں اور لانے لگے جھوٹے جھگڑے

موضح قرآن ف ۱ انکو حکم ہے کہ جہاں چاہیں رہیں لیکن ہر کوئی وہی جگہ چاہے گا جو اسکے واسطے رکھی ہے ف ۲ فرشتوں میں فیصلہ یہ کہ ہر ایک اپنے قاعدے پر ایک تدبیر بولتا ہے پھر اللہ تعالیٰ ایک کی بات جاری کرتا ہے وہی ہوتی ہے حکمت کے موافق یہ ماجرا اب بھی ہے اور قیامت میں بھی ف ۳ یعنی آشنائیاں رکھتے ہیں سرداروں سے اس کا اندیشہ نہ کر۔

فتح الرحمن ف ۱ یعنی در اختتام ملاء اعلیٰ ۱۲

سورۂ زمر میں آیاتِ توحید اور اسکی خصوصیات

۱۔ فَاعْبُدِ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ۭ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ ۭ (ع ۱) نفیٔ شرک فی الدعاء

۲۔ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا ــــــ تا ــــــ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ۔ (ع ۱) نفیٔ شفاعتِ قہری۔

۳۔ قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ ــــــ تا ــــــ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (ع ۱) نفیٔ شرک فی الدعاء

۴۔ قُلِ اللّٰہَ اَعْبُدُ مُخْلِصًا لَّہٗ دِیْنِیْ۔ (ع ۲) نفیٔ شرک فی الدعاء

۵۔ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَّجُلًا ــــــ تا ــــــ بَلْ اَکْثَرُھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ۔ (ع ۳) تمثیل مشرک وموحد

۶۔ قُلْ اَفَرَءَیْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ ــــــ تا ــــــ یَتَوَکَّلُ الْمُتَوَکِّلُوْنَ۔ (ع ۴) نفیٔ شرک فی التصرف

۷۔ اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ ــــــ تا ــــــ ثُمَّ اِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ۔ (ع ۵) نفیٔ شفاعتِ قہری۔

۸۔ قُلِ اللّٰھُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ ــــــ تا ــــــ فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ۔ (ع ۵) نفیٔ شرک فی العلم

۹۔ قُلْ اَفَغَیْرَ اللّٰہِ تَاْمُرُوْٓنِّیْٓ اَعْبُدُ اَیُّھَا الْجٰھِلُوْنَ۔ (ع ۷) نفیٔ شرک فی العبادۃ۔

(آج بتاریخ ۲۲ رجب ۱۳۸۹ھ مطابق ۵ اکتوبر ۱۹۶۹ء بروز اتوار بوقت ½ ۱۰ بجے دن سورۂ زمر کی تفسیر ختم ہوئی۔ فالحمد للہ اولاً وآخراً والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ دائماً ابداً وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ وسائر عبادہٖ الصالحین لیلاً ونہاراً)

لہ سورۃ مؤمن

ربط سورۃ مؤمن کا سورۃ زمر کے ساتھ نامی ربط یہ ہے کہ سورۃ زمر میں دو زمروں (گروہوں) کا ذکر کیا گیا ہے فریق فی الجنۃ و فریق فی السعیر ایک جنّتی گروہ اور دوسرا دوزخی اور سورۃ مؤمن میں، مؤمن آل فرعون کی زبان سے وہ مسئلہ ذکر کیا گیا ہے یعنی مسئلہ توحید جسے ماننے والا گروہ جنتی ہے اور نہ ماننے والا دوزخی۔

اور اس سورت کا ماقبل سے معنوی ربط یہ ہے کہ سورۃ زمر کا مرکزی دعوے ہے فاعبد اللّٰہ مخلصا لہ الدین (ع ۱) صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرو۔ اور سورۃ مؤمن، حٰمٓ سجدہ اور شوریٰ میں جزو اعلیٰ اور مغز عبادت یعنی دعاء اور پکار کا مسئلہ مفصل و مدلل بیان کیا گیا ہے۔ نیز سورۃ زمر میں نفی شفاعت قہری کا بیان بھی ہے ام اتخذوا من دون اللّٰہ شفعاء (ع ۵) جسے مؤمن، سجدہ اور شوریٰ کے بعد زخرف میں بیان کیا گیا ہے۔

خلاصہ سورت کے دو حصّے ہیں۔ پہلا حصّہ از ابتدائے سورت تا الحمد للّٰہ رب العٰلمین ۵ (ع ۷) اور دوسرا حصّہ از قل انی نھیت ان اعبد الذین تدعون من دون اللّٰہ (ع ۷) تا آخر سورت۔ پہلا حصّہ:۔ چار عنوانوں پر مشتمل تمہید، اس کے بعد ترغیب، دعوائے سورت کا تین بار ذکر، اثباتِ دعویٰ کیلئے ایک دلیل وحی، ایک دلیل نقلی اور دو عقلی دلیلیں۔ ہر عقلی دلیل کے بعد ایک ایک ثمرہ، تخویف دنیوی کا مفصل نمونہ اور دو بار تسلی برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم۔ دوسرا حصّہ: پہلے حصّے کے مضامین کا اعادہ۔

تفصیلی خلاصہ

حٰمٓ ــــ تا ــــ فالحکم للّٰہ العلی الکبیر۔ تمہید ہے جو چار عنوانوں پر مشتمل ہے۔ عنوان اوّل تنزیل الکتٰب ــــ تا ــــ الیہ المصیر ۵ یہ حکمنامہ اس شہنشاہ کی طرف سے ہے جو سب پر غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ مہربان ایسا کہ ہر توبہ کرنے والے کو معاف کردیدے اور زبردست ایسا کہ سرکشوں کو سخت عذاب میں گرفتار کرلے۔ عنوان دوم:۔ ما یجادل ــــ تا ــــ انھم اصحٰب النار ۵ اس ظاہر و باہر حکمنامے کا انکار صرف معاندین ہی کریں گے اور اقوام گذشتہ کی طرح اس جدال و انکار کی سزا دنیا ہی میں پالینگے عنوان سوم۔ الذین یحملون ــــ تا ــــ و ذٰلک ھو الفوز العظیم ۵ جو لوگ اس حکنامے کو مان لیں گے، ان کو یہ شرف حاصل ہوگا کہ عرش الٰہی کو اٹھانے والے اور عرش کے گرد تسبیح و تقدیس کرنیوالے فرشتے ان کیلئے اللہ سے دعائیں کرتے رہیں گے۔ عنوان چہارم ان الذین کفروا ــــ تا ــــ العلی الکبیر ۵ (ع ۲) جو لوگ اس حکنامے کو نہیں مانیں گے وہ آخرت میں غضب خداوندی کا مورد بنیں گے۔ ھو الذی یریکم اٰیٰتہٖ (الآیۃ) یہ حکم نامہ ماننے کی ترغیب ہے۔

ذکر دعویٰ

سورت کا مرکزی دعویٰ تین بار ذکر کیا گیا ہے۔ پہلی بار فادعوا اللّٰہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ الکٰفرون ۵ (ع ۲) مصائب و حاجات میں غائبانہ صرف اللہ ہی کو پکارو اگرچہ مشرکین کو یہ بات ناگوار گذرے اور وہ غیظ و غضب سے جل جائیں۔ رفیع الدرجٰت ــــ تا ــــ سریع الحساب ۵ دعویٰ کی اہمیت کا ذکر ہے۔ یہ حکمنامہ کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ بلند شان والے عرش عظیم کے مالک کی طرف سے ہے جو ہمیشہ سے اپنے پیغمبروں پر اپنا حکمنامہ نازل فرماتا رہا ہے۔ و انذرھم یوم الاٰزفۃ الخ تخویف اخروی ہے۔ واللّٰہ یقضی بالحق (الآیۃ) متعلق بدعویٰ ہے۔ واللّٰہ یقضی بالحق یہ امر اول ہے یعنی اللہ تعالیٰ اپنے ہر ارادے کے مطابق فیصلہ کرلیتا ہے والذین یدعون من دونہٖ الخ یہ امر دوم ہے یعنی معبودانِ باطلہ ایسا نہیں کرسکتے۔ ان اللّٰہ ھو السمیع البصیر ۵ یہ ماقبل کی دونوں باتوں کی دلیل ہے۔

ذکر دعویٰ دوسری بار:۔ وقال ربکم ادعونی استجب لکم۔ الآیۃ (ع ۶) اپنے مالک اور پروردگار کا حکم ہے کہ حاجات میں غائبانہ صرف مجھ ہی کو پکارو، جو لوگ صرف مجھے ہی پکارنے کے پابند نہیں، بلکہ میرے سوا اوروں کو بھی پکارتے ہیں، میں انھیں ذلیل و رسوا کرکے جہنم میں داخل کرونگا۔

ذکر دعویٰ تیسری بار:۔ ھو الحی لا الٰہ الا ھو فادعوہ مخلصین لہ الدین۔ الآیۃ (ع ۷) اللہ تعالیٰ ہی زندۂ جاوید ہے، اس پر کبھی موت نہیں آیئگی، اس لئے مصائب و آفات اور حاجات و مشکلات میں خالصۃً اسی کو پکارو، تمام صفاتِ الوہیت اسی کی ذات پاک کے ساتھ مختص ہیں۔

دلیل وحی

تنزیل الکتٰب من اللّٰہ العزیز العلیم ۵ (ع ۱) یہ حکمنامہ جو دعوائے توحید پر مشتمل ہے کسی انسان کا ساختہ پرداختہ نہیں، بلکہ اللہ کی طرف سے ہے جو سب پر غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے۔

دلیل نقلی

ولقد اٰتینا موسی الھدیٰ۔ الاٰیتین (ع ۶) موسیٰ علیہ السلام کو ہم نے جو کتاب دی تھی، جو بنی اسرائیل کیلئے ضابطۂ ہدایت تھی، اس میں بھی ہم نے حکم دیا تھا کہ میرے سوا کوئی کارساز نہیں، اس لئے مصائب و حاجات میں صرف مجھے ہی پکارو۔ دلیل نقلی کے بعد فاصبر ان وعد اللّٰہ حق (الآیۃ) میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے اور اس سے پہلے انا لننصر رسلنا الخ میں بھی تسلیہ ہے۔ ان الذین یجادلون (الآیۃ) زجر برائے معاندین۔ لخلق السمٰوٰت والارض (الآیۃ) ثبوتِ قیامت پر دلیل اِنّی۔ وما یستوی

الاعمی والبصیر (الآیۃ) ثبوت قیامت پر دلیل لمی۔ ان الساعۃ لآتیۃ (الآیۃ) دعوائے قیام قیامت

پہلی عقلی دلیل

اللہ الذی جعل لکم الیل (الآیۃ ع ۷) رات اور دن ایسی نعمتیں اور ان کے علاوہ دیگر انعامات سب اللہ کی طرف سے ہیں۔ ذلکم اللہ ربکم الخ یہ ثمرۂ دلیل ہے۔ وہی منعم و محسن اللہ تم سب کا مالک و خالق ہے اس کے سوا کوئی کارساز نہیں، اس لئے حاجات میں، مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو وکذلک یؤفک الخ یہ زجر ہے۔

دوسری عقلی دلیل

اللہ الذی جعل لکم الارض الخ (ع ۷) اللہ نے تمہاری خاطر زمین و آسمان کو پیدا فرمایا، تمہیں خوبصورت شکلیں عطا کیں اور تمہارے لئے حلال اور پاکیزہ روزی کا انتظام فرمایا۔ ذلکم اللہ ربکم (الآیۃ) یہ دوسری عقلی دلیل کا ثمرہ ہے۔ مذکورہ بالا صفتوں والا اللہ ہی تمہارا رب اور کارساز ہے اور وہی سب کا پروردگار ہے اس لئے غائبانہ صرف اسی کو پکارو۔

تخویف دنیوی

اولم یسیروا فی الارض ۔۔ تا ۔۔ انہ قوی شدید العقاب ۵ (ع ۳) یہ مشرکین مکہ زمین میں چل پھر کر ان سرکش قوموں کا انجام نہیں دیکھتے جو ان سے قوت اور کارناموں میں بہت زیادہ تھے، جب ہم نے گناہوں کی پاداش میں ان کو پکڑا تو ان کے وہ معبود انھیں ہمارے عذاب سے نہ چھڑا سکے جنہیں وہ دنیا میں کارساز سمجھ کر پکارا کرتے تھے۔

اس کے بعد ولقد ارسلنا موسیٰ بایتنا (ع ۴) ۔۔۔ تا ۔۔۔ وحاق بآل فرعون سوء العذاب (ع ۵) تخویف دنیوی کا ایک مفصل نمونہ ذکر کیا گیا ہے۔ النار یعرضون علیہا ۔۔ تا ۔۔ وما دعاء الکفرین الا فی ضلل ۵ (ع ۵) یہ تخویف اخروی ہے۔ انا لننصر رسلنا۔ الآیۃ (ع ۶) یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پہلی بار تسلی کا ذکر ہے۔ اس کے بعد فاصبر ان وعد اللہ حق (الآیۃ) میں دوبارہ تسلی ہے۔

دوسرا حصّہ

دوسرے حصے میں پہلے حصے کے مضامین کا اعادہ ہے۔

۱[اعادہ دلیل وحی

قل انی نہیت ان اعبد الذین تدعون من دون اللہ۔ الآیۃ (ع ۷) غیر اللہ کی دعا اور عبادت کو میں نے از خود شرک نہیں کہا بلکہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعے سے مجھے منع کر دیا ہے کہ میں معبودان باطلہ کو پکاروں اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کا فرمانبردار بندہ ہو کر رہوں جو ساری کائنات کا مالک اور کارساز ہے۔

اعادہ پہلی نقلی دلیل

الذین کذبوا بالکتب وبما ارسلنا بہ رسلنا (ع ۸) یہ دلیل نقلی اجمالی کی طرف اشارہ ہے۔ اور ما ارسلنا بہ سے مسئلہ توحید مراد ہے۔

دوسری نقلی دلیل

ولقد ارسلنا رسلا من قبلک۔ الآیۃ (ع ۸) یہ بھی دلیل نقلی اجمالی کی طرف اشارہ ہے۔

اعادہ دلیل عقلی اول

ھو الذی خلقکم ۔۔ تا ۔۔ کن فیکون ۵ (ع ۷) اللہ تعالیٰ ہی نے تمام انسانوں کو پیدا کیا۔ رحم مادر میں تخلیق کے تمام مدارج سے گذار کر احسن تقویم میں پیدا کیا اور دنیا کی زندگی میں تمام ضروریات مہیا کیں۔ زندگی اور موت اسی کے قبضہ میں ہے۔ اسلئے وہی کارساز اور حاجت روا ہے، حاجات میں غائبانہ اسی کو پکارنا چاہیئے۔

دلیل عقلی دوم

اللہ الذی جعل لکم الانعام ۔۔۔ تا ۔۔۔ فای ایت اللہ تنکرون ۵ (ع ۹) اللہ تعالے نے انسانوں کیلئے چوپائے پیدا فرمائے جن میں سے کچھ تو سواری اور بار برداری کے کام آتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کا گوشت کھایا اور دودھ پیا جاتا ہے جس محسن حقیقی نے یہ سب نعمتیں عطا فرمادیں وہی مالک و معبود اور متصرف و کارساز ہے، مصائب و حاجات میں صرف اسی کو پکارنا چاہیئے۔

۲[اعادہ تخویف دنیوی

افلم یسیروا فی الارض فینظروا ۔۔ تا ۔۔۔ وخسر ھنالک الکفرون ۵ (ع ۹) مشرکین مکہ نے ان سرکش قوموں کا انجام نہیں دیکھا جو ان سے زیادہ طاقتور اور زیادہ دولتمند تھے۔ انہوں نے ہمارے پیغمبروں کو جھٹلایا تو ہم نے ان کو دنیا ہی میں پکڑ لیا۔ سرکش لوگوں کے لئے ہمارا یہی دستور ہے۔

۲ حٰمٓ ۵ سورۂ مومن حوامیم سبعہ میں سے پہلی ہے۔ عبداللہ بن عباس رض سے منقول ہے کہ حٰمٓ اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم ہے۔ قال ابن عباس حٰمٓ اسم اللہ الاعظم (قرطبی، مدارک، معالم، خازن) حضرت ابن عباس ہی سے منقول ہے کہ ہر چیز کا مغز اور خلاصہ ہوتا ہے اور قرآن مجید کا خلاصہ حوامیم ہیں۔ یعنی مصائب و حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو ان لکل شیء لبابا وان لباب القرآن الحوامیم (روح ج ۲۴ ص ۳۹، خازن و معالم ج ۶ ص ۸۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے الدعاء مخ العبادۃ مصائب و حاجات میں پکارنا ہی عبادت کا مغز اور لب لباب ہے اور حوامیم میں چونکہ اسی مغز عبادت کا بیان ہے۔ اس لئے حضرت ابن عباس رض نے حوامیم کو سارے قرآن کا لب لباب فرمایا اور اسی لئے حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں کہ حوامیم قرآن مجید کا اعلیٰ ترین حصہ ہیں الحوامیم دیباج القرآن (روح ج ۲۴ ص ۳۹، قرطبی ج ۱۵ ص ۲۸۸) یہ الفاظ مرفوعا بھی مروی ہیں۔ (بحر ج ۷ ص ۴۴۷ قرطبی)

۳ تنزیل الکتب الخ یہاں سے لیکر فالحکم للہ العلی الکبیر ۵ (ع ۲) تک تمہید ہے جو چار عنوانات پر مشتمل ہے۔ عنوان اول تنزیل الکتب ۔۔ تا ۔۔ الیہ المصیر اور یہ دلیل وحی بھی ہے۔ یہ حکمنامہ بڑے شہنشاہ کی طرف سے ہے جو سب پر غالب اور سب کچھ جاننے والا ہے۔ جو اس کے حکمنامے کو مان لیں اور اسکی طرف رجوع و انابت کریں ان کے گناہ معاف فرماتا اور ان کے رجوع کو قبول کرتا ہے، لیکن یہ بھی خیال رہے کہ سرکشوں اور نہ ماننے والوں کے لئے اس کا عذاب بھی بہت سخت ہے اور وہ صاحب دسترس ہے

جب چاہے مجرموں کو پکڑلے کوئی اس کی دسترس سے باہر نہیں اور توبہ قبول کرنے اور گناہ معاف کرنے کی بھی دسترس اور قدرت اسی کو حاصل ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں جس کی پناہ خدا کی گرفت سے بچاسکے، سب اسی کے پاس حاضر ہوں گے، کوئی اس سے بھاگ نہیں سکتا۔ یہ عظیم الشان حکمنامہ ایسے عالی مرتبت شہنشاہ کا ہے، اسے مانو اور اس سے سرتابی مت کرو، غافر الذنب وقابل التوب دونوں لفظ جلالت کی صفتیں ہیں ان کو واؤ کے ذریعے سے اس لئے ملادیا کہ دونوں کا مجموعہ حقیقت میں ایک ہی صفت ہے قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ لا الٰہ الا ھو اور الیہ المصیر یہ دونوں جملے یا تو مستانفہ ھیں یا لفظ جلالت سے حال واقع ہیں یا اسکی صفتیں ہیں۔ لیکن ان کے صفت ہونے کی صورت میں اعتراض وارد ہوتا ہے کہ لفظ جلالت اعرف المعارف ہے اور جملہ، معرفہ کی صفت نہیں بن سکتا تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب مضمون جملہ اس معرفہ میں منحصر ہو تو جملہ اس کی صفت بن سکتا ہے اور یہاں ایسا ہی ہے لہذا اعتراض ساقط ہے۔ قالہ الشیخ قدس سرہٗ۔

۵۴ مایجادل الخ یہ عنوان دوم ہے۔ ایٰت اللہ میں وضع الظاہر موضع المضمر ایضاح اور حکمنامے کی عظمت شان ظاہر کرنے کے لئے ہے۔ اصل میں فیہ کہنا تھا۔ الذین کفروا ای ستروا الحق عنادا (مدارک فی موضع آخر) یعنی یہ حکمنامہ بہت بڑے بادشاہ کی طرف سے ہے اور سراپا حق اور ظاہر و باہر ہے، اب اس میں صرف معاند ہی جدال جھگڑا کریگا۔ دوسرے لوگ جو ضدی نہیں مان لیں گے۔ اس کے بعد منکرین دعویٰ کی اصلاح کے تین طریقے مذکور ہیں۔

۵۵ فلا یغررک الخ اصلاح کا پہلا طریقہ۔ تقلب مصدر تقلیل وتحقیر کے لئے ہے۔ جیسا کہ آگے آرہا ہے انما ھٰذہ الحیٰوۃ الدنیا متاع وان الاٰخرۃ ھی دار القرار (ع ۵۶) متاع۔ محض نفع گرفتنی۔ اور سورۂ حدید (ع ۳) میں اس مضمون کو یوں بیان فرمایا اعلموا انما الحیٰوۃ الدنیا لعب ولھو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد ط دنیا محض تفاخر اور تکاثر فی الاموال والاولاد ہے۔ یعنی آخرت کے مقابلہ میں قلیل وحقیر ہے۔ اور سورۂ آل عمران (ع ۲۰) میں تقلیل و تحقیر دنیا کی اس طرح صراحت فرمائی لا یغرنک تقلب الذین کفروا فی البلاد ہ متاع قلیل قف ثم ماوٰھم جھنم ط وبئس المھاد ہ حاصل یہ ہوا کہ حکمنامہ خداوندی میں جدال کرنے والوں اور اسے نہ ماننے والوں کی پُرعیش زندگی، بڑے بڑے شہروں میں ان کے وسیع تجارتی کاروبار اور ان کے یہاں دولت کی ریل پیل آپ کو دھوکے میں نہ ڈالے، یہ تو محض دنیا میں چندروزہ نفع ہے، ان کی عاقبت تباہی اور دائمی عذاب ہے۔ لا یغرنک ما ھم فیہ من الخیر والسعۃ فی الرزق فانہ متاع قلیل فی الدنیا (قرطبی ج ۱۵ ص ۲۹۲)

۵۶ کذبت الخ یہ اصلاح منکرین کا دوسرا طریقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ جدال کی وجہ سے ہمیشہ معاندین کو دنیا ہی میں عذاب دیتا رہا ہے مثلاً قوم نوح اور اس کے بعد دوسری قومیں جنہوں نے حق کو جھٹلایا۔ لیکن صرف تکذیب (جھٹلانا) اگرچہ غضب الٰہی کا موجب ہے، لیکن دنیوی عذاب کا موجب نہیں بن سکتی تھی۔ ان قوموں نے دو اور بڑے جرموں کا ارتکاب کیا جس کی وجہ سے وہ دنیا ہی میں مورد عذاب ٹھہرے۔ اول ہر امت کے معاندین نے پیغام حق لانے والے رسول کی ایذا رسانی بلکہ اس کے قتل تک کی کوشش کی دوم انھوں نے باطل کے ذریعے سے حق کو گرانے اور اس کو مغلوب کرنے کی کوشش کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم نے دنیا ہی میں انکو پکڑ لیا اور ایسا عذاب بھیجا کہ ان کا نام ونشان ہی مٹ گیا کہو، ہمارا عذاب کیسا رہا۔ تم ان تباہ شدہ بستیوں کے پاس سے گذرتے ہو اور عذاب الٰہی کے آثار آنکھوں سے دیکھتے ہو۔ کسی اللہ کے ولی کا قول ہے۔

چیست خدایا، ہرکرا بیندازی بما اندازی ؟

خدایا کیا وجہ ہے کہ جس کو تو گرانے کا ارادہ کرتا ہے، تو ہمارے ساتھ اس کا مقابلہ کرا دیتا ہے۔ یعنی وہ ہمیں مارنے پر آمادہ ہو جاتا ہے تو تُو اس کو عذاب میں مبتلا فرما دیتا ہے۔ مولوی معنوی نے کہا ہے ؎

ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد

تا دلِ صاحبدلے نامد بدرد

جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وما کنا معذبین حتٰی نبعث رسولا (بنی اسرائیل ع ۲) دوسری جگہ فرمایا ہ جزآءً لِّمَنْ کَانَ کُفِرَ۔ (القمر رکوع ۱)

۵۷ بالباطل۔ شبہات واہیہ جو ان کے مشرک رہنماؤں نے وضع کر رکھے تھے جن سے وہ شرک کی تائید کرتے تھے۔ قال یحیی بن سلام : جادلوا الانبیاء بالشرک لیبطلوا بہ الایمان (قرطبی ج ۱۵ ص ۲۹۳) جادلوا رسلھم بالباطل ای بایراد الشبہات لیدحضوا بہ الحق ای ان یزیلوا بسبب ایراد تلک الشبہات الحق والصدق (کبیر ج ۷، ص ۲۹۴)

۵۸ وکذلک الخ یہ تیسرا طریق اصلاح ہے۔ کذلک میں کاف بمعنی لام تعلیلیہ ہے ای لذلک یعنی اسی جدال کی وجہ سے تیرے رب کی بات ان معاندین پر ثابت ہو چکی ہے کہ وہ جہنمی ہیں۔ انھم اصحٰب النار کلمۃ سے بدل ہے۔ وجوز ان یکون فی محل رفع علی انہ بدل من (کلمۃ ربک) بدل کل من کل۔ (روح ج ۲۴ ص ۴۴)

۵۹ الذین یحملون الخ یہ تیسرا عنوان ہے۔ جو لوگ اس حکمنامے کو مان لیں گے، حاملان عرش الٰہی ان کے لئے ان کے آباء واجداد اور انکی آل اولاد کیلئے یوں دعائیں کریںگے یعنی جو لوگ اس حکمنامے کو مانتے جائیںگے وہ فرشتوں کی دعاؤں میں شامل ہوتے جائیںگے، یہ مراد نہیں کہ وہ دعاؤں میں ان آدمیوں کا نام لیتے ہیں، کیونکہ وہ عالم الغیب نہیں ہیں۔ اَلذین یحملون العرش اس سے وہ فرشتے مراد ہیں جو حاملان عرش الٰہی ہیں۔ حاملان عرش اور دوسرے فرشتے جو عرش کے چاروں طرف صف بستہ کھڑے ہیں ان کی ہمہ وقت ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور اسکی تسبیح وتقدیس میں مصروف ہیں، اللہ پر ان کا ایمان نہایت ہی کامل ہے۔ یا اس حکمنامے پر انکا ایمان مستحکم ہے۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ فرشتوں کے ایمان کے ذکر کی اگرچہ ضرورت نہ تھی لیکن ایمان اور اھل ایمان کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اس کا ذکر کیا گیا (روح)

ناہ و یستغفرون الخ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور تسبیح وتقدیس کے ساتھ ساتھ وہ فرشتے ایمان والوں کیلئے یوں دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ ربنا وسعت الخ ہمارے پروردگار، تیری رحمت ہر چیز کو شامل اور تیرا علم ہر چیز پر حاوی ہے۔ ان ایمان والوں کے گناہ معاف فرما جو سچی توجہ کریں اور راہ ہدایت اور صراط مستقیم پر چلیں اور انکو جہنم کے عذاب سے بچا۔

لاہ ربنا وادخلھم الخ ربنا کا اعادہ بُعدِ عہد کیوجہ سے ہے۔ اے ہمارے پروردگار، انکو ان جنّاتِ عدن میں داخل فرما جن کا تونے ایمان اور عمل صالح پر اُن سے وعدہ فرما رکھا ہے اور ان کے ساتھ ان کے ماں باپ، انکی بیویوں اور انکی آل اولاد کو بھی جنت میں داخل فرما جنہوں نے ضد نہیں کی اور ان کی پیروی میں ایمان قبول کیا اور نیک عمل بجا لائے۔ بیشک تو غالب ہے جو چاہے کر سکتا ہے، حکمت والا ہے، کسی کو متبوع اور کسی کو تابع بنا کر جنّت میں داخل کر سکتا ہے۔ ومن صلح الخ بیٹا ایمان لے آیا، ماں باپ نے ضد نہ کی اور بالتبع بیٹے کی وجہ سے ایمان لے آئے۔ خاوند کی تبعیت میں بیوی یا ماں باپ کی تبعیت میں اولاد ایمان لے آئی۔ جب انھوں نے ضد نہ کی اور بالتبع ایمان لے آئے تو ان کا یہ ایمان قبول ہوگا اور وہ بالتبع جنت میں داخل ہوں گے۔ قالہ الشیخ قدس سرہٗ والظاھر العطف علی الاول والدعاء بالادخال فیہ صریح وفی الثانی ضمنی والظاھر ان المراد بالصلاح الصلاح المصحح لدخول الجنۃ وان کان دون صلاح المتبوعین (روح ج ۲۴ صفحہ ۴۸) ۱۲ھ وقھم الخ السیئات سے مراد عقوبات ہیں یا جزاء السیئات علی حذف المضاف۔ ای العقوبات لان جزاء السیئۃ سیئۃ مثلھا او جزاء السیئات علی حذف المضاف (ابو السعود ج ۷، صفحہ ۲۹) اور ان کو گناہوں کی سزا سے بچا اور جس کو تو نے اس دن یعنی دنیا میں یا آخرت میں سزا سے بچا لیا تو اس پر تیری خاص رحمت ہوگئی اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے کہ انسان محض اللہ کی رحمت سے اُس کے عذاب سے بچ جائے ۱۳ھ ان الذین الخ یہ چوتھا عنوان ہے جس نے اس حکمنامے کو نہ مانا اس پر اللہ کا غضب ہوگا۔ جب ان کو جہنم میں داخل کیا جائیگا تو انھیں پکار کر کہا جائیگا کہ آج تم جس قدر اپنی جانوں پر غضبناک ہو کہ دنیا میں حق کو کیوں قبول نہ کیا، اس سے کہیں زیادہ اللہ تعالیٰ تم پر غضبناک تھا جب دنیا میں تمہیں ایمان کی دعوت دی جاتی تھی تو تم انکار کرتے تھے جیسا کہ آگے آرہا ہے۔ الذین یجادلون فی اٰیٰت اللہ بغیر سلطان اتٰھم کبر مقتا عند اللہ وعند الذین اٰمنوا ط (۴۶ع) اذ ظرف کا عامل مقدر ہے ای یمقتکم اور یہ ظرف مقتکم انفسکم سے متعلق نہیں ہو سکتی کیونکہ اس میں آخرت کا حال مذکور ہے اور اذ تدعون میں دنیا کے حال کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح لمقت اللہ سے بھی متعلق نہیں ہو سکتی کیونکہ اس صورت میں مصدر مبتداء کا معمول اس کی خبر سے مؤخر ہو جائیگا اور یہ جائز نہیں (مدارک۔ بحر) لیکن علامہ ابن حاجب کہتے ہیں کہ ظرف میں اسکی گنجائش ہے۔ وفی امالی ابن حاجب لا باس بذلك لان الظرف متسع فیھا (روح ج ۲۴ صفحہ ۵)

(side notes beside the commentary: ر اصلاح کا ثمرہ دوسری ۱۲ — ۲ ثمرہ اعنوان — ۳ اعادہ لوجہ بعد عہد ۱۲ — ۴ چوتھا عنوان ۱۲)

بِهِ الْحَقَّ فَاَخَذْتُهُمْ فَكَيْفَ كَانَ عِقَابِ ۝۵ وَكَذٰلِكَ

سچے دین کو پھر میں نے انکو پکڑ لیا سو پھر کیسا ہوا میرا سزا دینا ڈ اور اسی طرح

حَقَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ

ٹھیک ہو چکی بات تیرے رب کی منکروں پر کہ یہ ہیں دوزخ

النَّارِ ۝۶ اَلَّذِيْنَ يَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ يُسَبِّحُوْنَ

والے ۹ھ جو لوگ اٹھا رہے ہیں عرش کو اور جو اسکے گرد ہیں پاکی بولتے ہیں

بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

اپنے رب کی خوبیاں اور اس پر یقین رکھتے ہیں اور گناہ بخشواتے ہیں ۱۰ھ ایمان والوں کے

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ

اے پروردگار ہمارے ہر چیز سمائی ہوئی ہے تیری بخشش اور خبر میں سو معاف کر ان کو جو

تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ ۝۷ رَبَّنَا

توبہ کریں اور چلیں تیری راہ پر اور بچا انکو آگ کے عذاب سے اے رب ہمارے

وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِۨالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ

اور ۱۱ھ داخل کر انکو سدا بسنے کے باغوں میں جن کا وعدہ کیا تونے ان سے اور جو کوئی نیک ہو انکے

اٰبَآىِٕهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ ۭ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝۸

باپوں میں اور عورتوں میں اور اولاد میں بیشک تو ہی ہے زبردست حکمت والا ف

وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ ۭ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَىِٕذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ۭ

اور ۱۲ھ بچا انکو برائیوں سے اور جس کو تو بچائے برائیوں سے اُس دن اُس پر مہربانی کی تونے

وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝۹ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنَادَوْنَ

اور یہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد پانی ف۲ جو لوگ ۱۳ھ منکر ہیں انکو پکار کر کہیں گے

لَمَقْتُ اللّٰهِ اَكْبَرُ مِنْ مَّقْتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ اِذْ تُدْعَوْنَ

اللہ بیزار ہوتا تھا زیادہ اس سے جو تم بیزار ہوئے ہو اپنے جی سے جس وقت تمکو بلاتے تھے

(margin: وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم — م وقف لازم — ع ۹ / ۶)

موضح قرآن ف۱ یعنی اگرچہ بہشت ہر کسی کو ملنی ہے اپنے عمل سے جورو بیٹا اور ماں باپ کام نہیں آتا۔ لیکن تیری حکمتیں ایسی بھی ہیں کہ ایک کے سبب سے کتنوں کو اعلیٰ درجہ میں پہنچاوے اپنے عمل سے زیادہ اور بدلہ ہو اپنے ہی عمل کا یہ آرزو رکھتے ہوں کہ ہم بھی اسی کی چال چلیں یہ نیت قبول پڑ جاوے۔ ف۲ یعنی تیری مہر ہی ہو کر برائیوں سے بچے۔ اپنے عمل سے کوئی نہیں بچ سکتا تھوڑی بہت برائی سے کون خالی ہے۔

إِلَى الْإِيمَانِ فَتَكْفُرُونَ ⑩ قَالُوا رَبَّنَا أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ
یقین لانے کو پھر تم منکر ہوتے تھے ف ۱۴ بولیں گے اے ہمارے رب تو موت دے چکا ہم کو دو بار
وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا فَهَلْ إِلَىٰ
اور زندگی دے چکا دو بار اب ہم قائل ہوئے اپنے گناہوں کے پھر اب بھی ہے
خُرُوجٍ مِّن سَبِيلٍ ⑪ ذَٰلِكُم بِأَنَّهُ إِذَا دُعِيَ اللَّهُ
نکلنے کو بھی کوئی راہ ف ۱۵ یہ تم پر اس واسطے ہے کہ جب کسی نے پکارا اللہ کو
وَحْدَهُ كَفَرْتُمْ ۖ وَإِن يُشْرَكْ بِهِ تُؤْمِنُوا ۚ فَالْحُكْمُ
اکیلا تو تم منکر ہوتے اور جب اس کیساتھ شریک کو تو تم یقین لانے لگتے ۱۶ اب حکم وہی
لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْكَبِيرِ ⑫ هُوَ الَّذِي يُرِيكُمْ آيَاتِهِ وَيُنَزِّلُ
جو کرے اللہ سب سے اوپر بڑا ۱۷ وہی ہے تم کو دکھلاتا اپنی نشانیاں اور اتارتا ہے
لَكُم مِّنَ السَّمَاءِ رِزْقًا ۚ وَمَا يَتَذَكَّرُ إِلَّا مَن يُنِيبُ ⑬
تمہارے واسطے آسمان سے روزی اور سوچ وہی کرے جو رجوع رہتا ہو
فَادْعُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ ⑭
سو پکارو ۱۸ اللہ کو خالص کر کر اس کیواسطے بندگی اور ۱۹ پڑے برا مانیں منکر
رَفِيعُ الدَّرَجَاتِ ذُو الْعَرْشِ يُلْقِي الرُّوحَ مِنْ أَمْرِهِ
۲۰ وہی ہے اونچے درجوں والا مالک عرش کا ۲۱ اتارتا ہے بھید کی بات اپنے حکم سے
عَلَىٰ مَن يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ لِيُنذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ⑮ يَوْمَ
جس پر چاہے اپنے بندوں میں تاکہ وہ ڈرائے ملاقات کے دن سے ۲۲ جس دن
هُم بَارِزُونَ ۖ لَا يَخْفَىٰ عَلَى اللَّهِ مِنْهُمْ شَيْءٌ ۚ لِّمَنِ
وہ لوگ نکل کھڑے ہوں گے چھپی نہ رہے گی اللہ پر انکی کوئی چیز کس کا
الْمُلْكُ الْيَوْمَ ۖ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ ⑯ الْيَوْمَ
راج ہے اس دن اللہ کا ہے جو اکیلا ہے زبردست ۲۳ آج

۱۴ قالوا الخ جہنم میں داخل ہونے کے بعد مشرکین جہنم سے نکلنے کی راہیں تلاش کرینگے اور کہیں گے اے ہمارے پروردگار، تونے دوبارہمیں موت سے دوچار کیا اور دوبارہمیں زندگی بخشی، ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں اور جس حشر و نشر کا انکار کیا کرتے تھے آج اس پر ایمان لاتے ہیں۔ کیا اب کوئی صورت ہے کہ ہمیں دوزخ سے نکال کر ایک بار پھر دنیا کی زندگی مل جائے تو ہم تیری پوری پوری فرمانبرداری کرینگے والمراد طلب الخروج نظیرہ فارجعنا نعمل صالحا)۔ (روح) پہلی موت سے مراد عدم ہے جب وہ اصلاب آباء میں تھے اور دوسری موت وہ ہے جو دنیا کی زندگی کا خاتمہ کردیتی ہے۔ اور پہلی بار احیاء سے دنیا میں پیدا کرنا مراد ہے اور دوسری بار احیاء سے بعث بعد الموت مراد ہے۔ قال ابن مسعود وابن عباس و قتادة والضحاك۔ كانوا امواتا فی اصلاب اباءهم ثم احياهم ثم اماتهم الموتة التی لابد منها فی الدنيا، ثم احياهم للبعث والقيامة، فهاتان حياتان وموتتان وهو قوله تعالى كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم (قرطبی ج ۱۵ ص ۲۹۷)

۱۵ ذلکم الخ اصل میں یہ جواب نہیں، بلکہ جواب کی علت ہے اور جواب کے قائم مقام ہے اور جواب مقدر ہے ای لا سبیل الی خروج یعنی اب جہنم سے نکلنے کی کوئی صورت نہیں کیونکہ دنیا میں تمہارا یہ حال تھا کہ جب خدائے واحد کو پکارا جاتا تھا تو تم اسکی وحدانیت کا انکار کرتے تھے اور جب اس کے ساتھ کوئی شرک کرتا تو شرک پر ایمان لے آتے تھے۔ جواب میں اختصار کے بجائے علت جواب بیان کرنے کے لئے تفصیل بیان کی گئی۔ نیز یہ بیان کیا گیا کہ کسی دوسرے کو بھی نکالنے کی طاقت نہیں۔ وفی الكلام متروك تقديره فاجيبوا بان لاسبيل الى الرد وذلك لانكم اذا دعی الله وحده الخ (قرطبی) (ای ذلكم الذی انتم فيه وان لا سبيل لكم الى خروج قط بسبب كفركم بتوحيد الله وايمانكم بالاشراك به (مدارک)

۱۶ فالحکم الخ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو بھی طاقت نہیں کہ وہ ان کو دوزخ سے نکال سکے کیونکہ فیصلہ اللہ تعالیٰ ہی کا نافذ ہوگا جو بلند و برتر ہے اب کلی طور پر حکومت اسی کے قبضہ و اختیار میں ہے اور اس کا فیصلہ یہی ہے کہ مشرکین ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں رہیں۔ اس میں اس بات کی دلیل بیان کی گئی ہے کہ کسی دوسرے کو بھی طاقت نہیں کہ انھیں دوزخ سے نکال سکے۔

۱۷ هو الذی الخ تمہید کے بعد حکمنامے کو ماننے کی ترغیب ہے وہ ایسا مہربان بادشاہ ہے کہ اپنی قدرت و وحدانیت کے دلائل بھی تمہیں دکھلاتا ہے اور آسمان سے مینہ برسا کر تمہاری روزی کا انتظام بھی فرماتا ہے، اس لئے اسکا حکمنامہ ضرور ماننا چاہیئے وما یتذکر الخ لیکن مانیگا وہی جو ضد و عناد کو چھوڑ کر آیاتِ الٰہی میں غور و فکر کریگا اور اللہ کی طرف رجوع کرے گا۔ وما

ربط جواب بتقدیر ۱۲

علت جواب مقدر ۱۲

پہلی بار ذکر دعوی ۱۲

تخویف اخروی ۱۲

موضح قرآن ف یعنی آج تم اپنے جی کو پھٹکارتے ہو۔ دنیا میں جب کفر کرتے تھے اللہ اس سے زیادہ تم کو پھٹکارتا تھا اُسی کا بدلہ آج پاؤ گے ف ۲ پہلے مٹی تھے یا نطفہ تو مردے ہی تھے۔ پھر جان پڑی تو جی پایا پھر مرے پھر جئے یہ ہوئیں دو موتیں دو حیاتیں۔

فتح الرحمن ف ۱ یعنی در دوزخ بر خود بد دعاء میکنند و میگویند کاشکی معدوم شوند و این دشمن داشتن است خود را واللہ اعلم و ممکن کہ معنی چنیں باشد بتحقیق دشمن داشتن خدا شمار اسخت تراست از دشمن داشتن شما خود را وقتیکہ خوانده میشوید بسوی ایمان پس کافر ماندید یعنی قبول نکردن ایمان عداوت نفس خود است اگرچہ این را نمی دانستند پس جزاء این عداوت نفس خود عداوت خدا شد الیشان را لیکن شدت و عذاب و امراد درینجا ظاہر شد ۱۲ ف ۲ مترجم گوید نطفہ بود ند خدا یتعالیٰ جان داد بعد ازان قبض روح کرد باز زنده ساخت واللہ اعلم ۱۲۔

يتعظ و ما يعتبر بايات الله الا من يتوب من الشرك و يرجع الى الله فان المعاند لا يتذكر و لا يتعظ (مدارک ج۴ ص۷۳) - اللہ يجتبى اليه من يشآء و يهدى اليه من ينيب (شوریٰ ع ۲) - من خشى الرحمٰن بالغيب وجآء بقلب منيب (قٓ ع ۳) - واتبع سبيل من اناب الى (لقمان ع ۲) **ف۱۸** فادعوا الخ تمہید اور ترغیب کے بعد پہلی بار دعوے کا ذکر ہے۔ فاء فصیحہ ہے اور اسکی شرط محذوف ہے۔ اى اذا كان الامر كما ذكر من اختصاص التذكر بمن ينيب فاعبدوه ايها المؤمنون مخلصين له دينكم الخ (ابوالسعود ج۷ ص۲۷۳) یعنی جب معاملہ یہ ہے کہ صرف انابت کرنیوالے ہی نصیحت حاصل کرتے ہیں، تو ایمان والو! تم خالصۃً اللہ ہی کو پکارو۔ لیکن حضرت شیخ قدس سرہ کے نزدیک فادعوا اللہ مخلصین له الدين اس سورت کا مرکزی دعوےٰ ہے جو ابتدائے سورت سے لیکر یہاں تک بیان شدہ تمہید و ترغیب کے سارے مضمون پر مترتب ہے جس کا حاصل یہ ہے۔ جب تمہیں معلوم ہوگیا کہ یہ حکمنامہ جو فادعوا اللہ الخ کے مضمون پر مشتمل ہے، بہت بڑے شہنشاہ کی طرف سے ہے جو مہربان بھی ہے اور شدید العقاب بھی، اس میں جدال صرف معاندین ہی کرینگے، لیکن جو لوگ اس حکمنامے کو مان لیں گے اللہ کے فرشتے ان کے لئے دعائیں کریں گے اور جو اس حکمنامے کو ٹھکرا دیں گے، وہ غضب خداوندی کا مورد بنیں گے۔ یہ حکمنامہ بڑے مہربان اور محسن بادشاہ کا ہے جو تمہیں اپنی توحید کے نشانات دکھاتا ہے، لیکن مانیں گے وہی جو اللہ کی طرف انابت کرینگے۔ جب تم یہ سب کچھ سُن چکے تو اب حاجات و مصائب میں مافوق الاسباب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو اور اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرو۔ تقدیر عبارت یوں ہوگی۔ اذا سمعتم ما ذكر فادعوا اللہ مخلصين له الدين۔

ف۱۹ ولو كره الكافرون تم ہر حال میں صرف اللہ ہی کو پکارو اگرچہ مشرکین جو تمہارا نام و نشان مٹانے پر تلے ہوئے ہیں اسکو ناپسند کریں اور غیظ و غضب سے جل بھُن جائیں اى اعبدوه مخلصين له الدين من الشرك على كل حال حتى فى حال غيظ اعدائكم المتمالئين عليكم و على استئصالكم (بحر ج۷ ص۴۵۴) حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ قتل کا ذکر نہیں کیا، اس لئے کہ دعاء اور پکار کا تعلق زبان سے ہے اور بصورت اکراہ قتل سے بچنے کیلئے زبان سے کلمہ شرک کہنے کی رخصت ہے بشرطیکہ دل ایمان پر قائم ہو جیسا کہ ارشاد ہے:۔ الا من اكره وقلبه مطمئن بالايمان (النحل ۱۴۶)

ف۲۰ رفيع الدرجات۔ یہ دعوائے سورت کی اہمیت کی طرف اشارہ ہے۔ یہ حکمنامہ جس کے لئے اتنی لمبی چوڑی تمہید ذکر کی گئی ہے کوئی معمولی نہیں بلکہ یہ رفیع الشان، عرش عظیم کے مالک بادشاہ کا حکمنامہ ہے، جو اس سے پہلے بھی اپنے پیغمبروں پر اپنا حکمنامہ نازل فرماتا رہا ہے، تاکہ اس کے بندے اس کی تعمیل کرکے اور اس کو مان کر قیامت کی سختیوں اور تکلیفوں سے بچ جائیں۔ رفیع الدرجات بلند و برتر، عظمت و شان والا هو المرتفع بعظمته فے صفات جلاله وكماله ووحدانيته المستغنى عن كل ما سواه وكل الخلق فقراء اليه (خازن ج۶ ص۷۷) عبارة عن رفعة شأنه وعلو سلطانه كما ان قوله ذو العرش عبارة عن ملكه وبنحوه فسره ابن زيد قال: عظيم الصفات (بحر ج۷، ص ۴۵۵)

ف۲۱ يلقى۔ صیغہ مضارع ماضی استمراری کے مفہوم میں ہے یعنی ڈالتا رہا ہے۔ والاستمرار التجددى المفهوم من (يلقى) ظاهر فان الالقاء لم يزل من لدن ادم عليه السلام الى انتهاء زمان نبينا صلى الله تعالى عليه وسلم (روح ج۲۴ ص۵۶) اس صورت میں الروح سے مطلق وحی مراد ہوگی وحی کو روح اس لئے فرمایا کہ جس روح سے بدن کو حیات حاصل ہوتی ہے، اسی طرح وحی الٰہی سے جو احکام نازل ہوتے ہیں وہ دلوں کی حیات کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ الوحى الذى تحيا به القلوب (مدارک) حياة الارواح بالمعارف الالهية والجلايا القدسية فاذا كان الوحى سببا لحصول هذه الارواح سمى بالروح فان الروح سبب لحصول الحياة والوحى سبب لحصول هذه الحياة الروحانية (كبير ج۷، ص۳۰) حاصل یہ ہے کہ یہ وحی اور پیغام توحید جس سے دلوں کی حیات وابستہ ہے اس قدر اہم ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہمیشہ اپنے پیغمبروں پر نازل فرماتا رہا ہے، تاکہ وہ انبیاء علیہم السلام کی وساطت سے بندوں کو قیامت کے دن کی آفات سے خبردار کرے اور وہ اللہ کے حکمنامے کو مان کر ان سے نجات پالیں۔ لیکن اگر الروح سے قرآن مجید مراد ہو جیسا کہ حضرت ابن عباس رضؓ (بحر، روح) اور ابن زید رضؓ (قرطبی) سے منقول ہے تو اس صورت میں يلقى حال مستمر پر محمول ہو گا۔ یعنی ڈال رہا ہے اور اتار رہا ہے۔ پہلی صورت میں من يشآء الخ سے تمام انبیاء علیہم السلام مراد ہوں وهم الانبياء، يشاء هو ان يكونوا انبياء وليس لاحد فيهم مشيئة (قرطبی ج۱۵ ص۲۹۹) اور دوسری صورت میں اس سے حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہوں گے۔

ف۲۲ يوم هم بارزون۔ یہ يوم التلاق سے بدل ہے۔ قیامت کے دن تمام انسان ایک میدان میں سامنے ہوں گے اور کوئی بھی اسکی نظروں سے اوجھل نہیں ہوگا اور نہ ان کا کوئی حال اور عمل ہی اس سے مخفی ہوگا۔ لمن الملك اليوم اس وقت اللہ کی طرف سے سوال ہوگا۔ آج بادشاہی کس کی ہے؟ یہ سوال اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک منادی پیش کریگا۔ اس کے جواب میں سب مؤمن و کافر کہیں گے للہ الواحد القهار۔ آج بادشاہی اللہ تعالیٰ ہی کی ہے جو واحد اور زبردست ہے (روح، قرطبی)

ف۲۳ اليوم تجزى۔ آج من كل الوجوه خدائے واحد و قہار کی حکومت ہے جس کے یہاں ظلم نہیں، اس لئے آج ہر شخص کو اس کے اعمال کا پورا پورا بدلہ ملے گا، کسی پر ظلم و زیادتی نہیں ہوگی۔ کسی کی حق تلفی نہیں ہوگی اور کسی کو ناکردہ گناہ کی سزا نہیں ملے گی۔ ان اللہ سريع الحساب اس قدر مخلوق سے حساب کتاب لینا اور پھر سب کو ان کے اعمال کے مطابق جزاء و سزا دینا بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے، لیکن یہ اشکال ہماری نظروں میں ہے۔ اس واحد و قہار اور قادر مطلق کیلئے کوئی مشکل نہیں، وہ بہت جلد ساری مخلوق سے حساب لے لیگا اى سريع حسابه تعالى اذ لا يشغله تعالى شأن عن شأن فيحاسب الخلائق قاطبة فى اقرب زمان (ابوالسعود ج۷، ص۲۷۴)

ف۲۴ وانذرهم۔ يوم الآزفة سے قیامت کا دن مراد ہے الآزفة کا موصوف محذوف ہے والآزفة صفة لمحذوف تقديره يوم الساعة الآزفة او الطامة الآزفة (بحر ج۷، ص۴۵۶) الآزفة القريبة۔ جیسا کہ سورہ معارج ع۱ میں ارشاد ہے انهم يرونه بعيدا ونرىه قريبا۔ كاظمين شدید رنج و غم اور درد و کرب میں مبتلا ہوں گے اور انکا پیمانۂ غیظ لبریز ہوگا كاظمين اى مكروبين والكاظم الساكت حال امتلائه غمًا وغيظا (كبير ج۷، ص ۳۱۱) یہ حکمنامہ الٰہی سے متعلق تخویف اخروی ہے، ان کو اس قریب ہی آنے والی ہولناک آفت (قیامت) سے خبردار کردو جب شدتِ خوف سے منکرین کے کلیجے منہ کو آ رہے ہونگے اور وہ غم و اندوہ میں گھٹ رہے

ہوں گے۔ اگر وہ اس ہولناک دن کی آفتوں سے بچنا چاہتے ہیں تو انہیں چاہیئے کہ وہ اس حکمت مے کو مان لیں ۲۵ قیامت کے
دن مشرکین کا کوئی حامی و مددگار نہیں ہوگا اور نہ کوئی ایسا سفارشی ہی میّسر آسکے گا جس کی سفارش ان کے حق میں قبول کی جاسکے۔ ای لیس للذین ظلموا
انفسھم بالشرك باللہ من قریب منھم ینفعھم ولا شفیع یشفع فیھم (ابن کثیر ج ۴ ص) ۲۶ یعلم خائنۃ الاعین یہ اضافت
صفت بموصوف کے قبیل سے ہے اور اصل میں الاعین الخائنۃ ہے یعنی وہ خیانت کرنے والی نگاہوں کو خوب جانتا ہے۔ یا الخائنۃ مصدر ہے العافیۃ

تُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا کَسَبَتۡ ؕ لَا ظُلۡمَ الۡیَوۡمَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ
بدلہ ملے گا ہر جی کو جیسا اس نے کمایا بالکل ظلم نہیں آج بیشک اللہ
سَرِیۡعُ الۡحِسَابِ ﴿۱۷﴾ وَ اَنۡذِرۡہُمۡ یَوۡمَ الۡاٰزِفَۃِ اِذِ
جلد لینے والا ہے حساب ۲۶ اور خبر سنا دے انکو اس نزدیک آنیوالے دن کی جس وقت
الۡقُلُوۡبُ لَدَی الۡحَنَاجِرِ کٰظِمِیۡنَ ۬ؕ مَا لِلظّٰلِمِیۡنَ
دل پہنچیں گے گلوں کو تو وہ دبا رہے ہوں گے ۲۷ کوئی نہیں گنہگاروں کا
مِنۡ حَمِیۡمٍ وَّ لَا شَفِیۡعٍ یُّطَاعُ ﴿ؕ۱۸﴾ یَعۡلَمُ خَآئِنَۃَ الۡاَعۡیُنِ
دوست اور نہ سفارشی کہ جس کی بات مانی جائے ۲۸ وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ
وَ مَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ ﴿۱۹﴾ وَ اللّٰہُ یَقۡضِیۡ بِالۡحَقِّ ؕ وَ الَّذِیۡنَ
اور جو کچھ چھپا ہوا ہے سینوں میں ۲۹ اور اللہ فیصلہ کرتا ہے انصاف سے اور جن کو
یَدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِہٖ لَا یَقۡضُوۡنَ بِشَیۡءٍ ؕ اِنَّ اللّٰہَ ہُوَ
پکارتے ہیں اس کے سوائے نہیں فیصلہ کرتے کچھ بھی بےشک اللہ جو ہے وہی
السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ ﴿۲۰﴾ اَوَ لَمۡ یَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ
ہے سننے والا دیکھنے والا ۲۸ کیا وہ پھرے نہیں ملک میں
فَیَنۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الَّذِیۡنَ کَانُوۡا مِنۡ
کہ دیکھتے انجام کیسا ہوا ان کا جو تھے ان سے
قَبۡلِہِمۡ ؕ کَانُوۡا ہُمۡ اَشَدَّ مِنۡہُمۡ قُوَّۃً وَّ اٰثَارًا فِی
پہلے وہ تھے ان سے سخت زور میں اور نشانیوں میں جو چھوڑ گئے
الۡاَرۡضِ فَاَخَذَہُمُ اللّٰہُ بِذُنُوۡبِہِمۡ ؕ وَ مَا کَانَ
زمین میں ۳۰ پھر ان کو پکڑا اللہ نے ان کے گناہوں پر اور نہ ہوا
لَہُمۡ مِّنَ اللّٰہِ مِنۡ وَّاقٍ ﴿۲۱﴾ ذٰلِکَ بِاَنَّہُمۡ کَانَتۡ تَّاۡتِیۡہِمۡ
ان کو اللہ سے کوئی بچانے والا ۲۹ یہ اس لئے کہ انکے پاس آتے تھے

متعلق بدعوی ۱۲

ربط ماقبل ۱۲

ع ۲ ۷

تخویف دنیوی ۱۲

ماقبل کی تفصیلی علت ۱۲

اور العاقبۃ کی مانند آنکھوں کی خیانت سے غیر محرموں کو دیکھنا مراد ہے۔ یعلم خائنۃ الاعین کقولہ۔ و ان سقیت کرام الناس ای الناس وجوز ان تکون خائنۃ مصدرا کالعافیۃ والعاقبۃ ای یعلم خیانۃ الاعین (بحر ج ۷، ص ۴۵۶) وہ ایسا علیم وخبیر ہے کہ آنکھوں کی خیانت کو بھی جانتا ہے اور جو باتیں دلوں میں پوشیدہ ہیں ان سے بھی باخبر ہے، اس لئے قیامت کے دن وہ سب کے اعمال کی پوری پوری جزا و سزا دے گا ۲۷ واللہ یقضی بالحق یہ اصل دعوے کی تائید ہے امر اوّل واللہ یقضی بالحق یعنی اللہ تعالیٰ تو ایسا قادر و متصرف ہے کہ وہ جس کام کا ارادہ فرماتا ہے، اسے اپنے ارادے اور فیصلے کے مطابق سرانجام دے لیتا ہے امر دوم والذین یدعون من دونہ لیکن مشرکین، اللہ کے سوا جن خود ساختہ معبودوں کو مصائب و حاجات میں پکارتے ہیں وہ ایسے عاجز و بے بس ہیں کہ کچھ بھی نہیں کر سکتے جیسا کہ فرمایا و اذا قضی امرا فانما یقول لہ کن فیکون ٥ (بقرہ ع ۱۴) اور دوسری جگہ فرمایا قولہ الحق (انعام ع ۹) اس کا ارشاد سراپا حق ہے اور اس کے ارشاد و ارادہ کے مطابق کام کا ہو جانا یہ اسی کی صفت ہے، معبودان باطلہ ایسا نہیں کر سکتے ان اللہ ھو السمیع البصیر یہ ماقبل
کی علت ہے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہے کر سکتا ہے کیونکہ وہ السمیع لکل شئ (ہر بات کو سننے والا) اور البصیر بکل شئ (ہر چیز کو دیکھنے والا) ہے، لیکن معبودان باطلہ میں یہ صفت نہیں ہے
اس لئے مصائب و حاجات میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہیئے جو سب کچھ دیکھتا سنتا ہے اور سب کچھ کر سکتا ہے۔ ۲۸ اولم یسیروا۔ یہ تخویف دنیوی ہے۔ ان مشرکین نے زمین
میں چل پھر کر ان لوگوں کا انجام نہیں دیکھا، جو قوت میں اور کارناموں میں ان سے کہیں زیادہ تھے۔ جب انھوں نے انبیاء علیہم السلام کو جھٹلایا اور شرک پر قائم رہے تو اللہ نے انھیں پکڑ لیا
مگر ان کے خود ساختہ کارسازوں نے انھیں اللہ کی گرفت سے نہ چھڑایا جن کو وہ خدا کے یہاں سفارشی سمجھتے تھے۔ اٰثارا فی الارض زمین پر انہوں نے جو مضبوط قلعے بنائے اور محفوظ شہر
آباد کئے۔ مثل القلاع المحکمۃ والمدائن الحصینۃ (روح ج ۲۴ ص ۶۱) بذنوبھم ان کے گونا گون گناہوں کی وجہ سے مثلاً اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسکی وحی (حکمنامے) کا انکار،

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی محلہا و قلعہا بسیار بنا کردند ۱۲۔

انبیاء علیہم السلام کی تکذیب اور حشر ونشر کا انکار وغیرہ من واق ۔ انہیں اللہ کے عذاب سے ان کے مزعومہ کارساز کبھی نہ بچا سکے۔جیسا کہ ارشاد ہے:۔ فما اغنت عنھم الھتھم التی یدعون من دون اللّٰہ من شیء لما جآء امر ربک (ہود ع ۹)۔نیز فرمایا:۔ فلولا نصرھم الذین اتخذوا من دون اللّٰہ قربانا الھۃ ۱ (احقاف ع ۴) ف۲۹ ذٰلک بانھم۔ یہ ماقبل کی تفصیل علت ہے، دنیا ہی میں اللہ نے انکو اس لئے پکڑ لیا کہ ان کے پاس اللہ کے رسول واضح احکام اور کھلی دلیلیں لے کر آئے، تو انھوں نے انکار کر دیا اور ایک نہ سُنی۔ وہ بڑی طاقت والا اور سخت عذاب والا ہے، وہ جس کو چاہے پکڑ لے اور کوئی اس کی گرفت سے چھڑا نہ سکے۔ ف۳۰ ولقد ارسلنا۔ یہ تخویف دنیوی کا ایک مفصل نمونہ ہے۔ اس میں ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام فرعون اور اس کی قوم کے پاس معجزات اور آیات بینات لیکر آئے، کس طرح فرعون اور اس کی قوم نے ان کو جھٹلایا، اللہ کی توحید اور اس کے حکمنامے کو نہ مانا، توپھر کس طرح ان کو رسوا کن عذاب سے ہلاک کیا گیا۔ اس کے ضمن میں مومن آل فرعون کا قصہ بھی ذکر کیا گیا ہے۔ اس تفصیل میں ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلّی ہے۔ اور دوسری، طرف مشرکین مکّہ کے لئے جائے عبرت۔ ایٰت سے معجزات مراد ہیں اور سلطان مبین حجت قاہرہ جو ان معجزات سے قائم ہوئی۔ (ابوالسعود، روح) ہامان فرعون کا وزیر۔ قارون، اگرچہ موسےٰ علیہ السلام کی قوم سے تھا، لیکن کفر و طغیان میں فرعون اور اس کے وزراء میں شامل تھا یہ فرعونیوں میں سب سے زیادہ سرمایہ دار تھا۔ فقالوا سٰحر کذّاب اس سے پہلے ادماج ہے۔ فرعون نے موسیٰ علیہ السلام سے دلیل رسالت کا مطالبہ کیا تو انھوں نے عصا اور ید بیضاء کے معجزے دکھائے، یہ معجزے دیکھ کر کہنے لگے یہ تو جادوگر ہے اور دعوائے نبوت میں جھوٹا ہے۔ العیاذ باللہ ف۳۱ فلما جآءھم جب فرعون اور اس کے ارکان دولت حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے سے عاجز آ گئے، تو غیظ وغضب میں آ کر اور قوم موسیٰ علیہ السلام کو موسےٰ علیہ السلام کے تعاون سے روکنے کے لئے انہوں نے ایمان لانے والوں کے بچوں کو قتل کرنے اور عورتوں کو زندہ رکھنے کا حکم نافذ کر دیا۔ فرعون نے بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرنے کا دوبار حکم دیا تھا۔ ایک تو موسےٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے اور دوم حضرت موسےٰ علیہ السلام کی بعثت کے بعد۔ (قرطبی، مدارک، روح وغیرہ) ف۳۲ وما کید الکٰفرین یہ ادخال الٰہی ہے فرعون اور اس کے مشیروں کی یہ تدبیر ناکام، ثابت ہوئی۔ اللہ تعالےٰ نے جلد ہی فرعون اور اس کی قوم پر انواع عذاب کا سلسلہ شروع کر دیا۔ جیسا کہ ارشاد ہے فارسلنا علیھم الطوفان والجراد والقمل والضفادع والدم

رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَكَفَرُوْا فَاَخَذَهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّهٗ قَوِيٌّ

ان کے رسول کھلی نشانیاں لے کر پھر منکر ہوگئے تو اُن کو پکڑا اللہ نے بیشک وہ زور آور

شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿۲۲﴾ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى بِاٰيٰتِنَا وَ

ہے سخت عذاب دینے والا اور ف۳ ہم نے بھیجا موسیٰ کو اپنی نشانیاں دیکر اور

سُلْطٰنٍ مُّبِيْنٍ ﴿۲۳﴾ اِلٰى فِرْعَوْنَ وَهَامٰنَ وَقَارُوْنَ

کھلی سند فرعون اور ہامان اور قارون کے پاس

فَقَالُوْا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ﴿۲۴﴾ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ مِنْ

پھر کہنے لگے یہ جادوگر ہے جھوٹا ف۱ ف۳۱ پھر جب پہنچا ان کے پاس لیکر سچی بات ہمارے

عِنْدِنَا قَالُوا اقْتُلُوْٓا اَبْنَآءَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ وَ

پاس سے بولے مار ڈالو بیٹے ان کے جو یقین لائے ہیں اس کیساتھ اور

اسْتَحْيُوْا نِسَآءَهُمْ ؕ وَمَا كَيْدُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۲۵﴾

جیتی رکھو انکی عورتیں اور جو ف۳۲ داؤ ہے منکروں کا سو غلطی میں

وَقَالَ فِرْعَوْنُ ذَرُوْنِيْٓ اَقْتُلْ مُوْسٰى وَلْيَدْعُ رَبَّهٗ ۚ

اور بولا ف۳۳ فرعون مجھ کو چھوڑو کہ مار ڈالوں موسےٰ کو اور پکارے اپنے رب کو

اِنِّيْٓ اَخَافُ اَنْ يُّبَدِّلَ دِيْنَكُمْ اَوْ اَنْ يُّظْهِرَ فِي

میں ڈرتا ہوں کہ بگاڑ دے تمہارا دین یا پھیلا دے

الْاَرْضِ الْفَسَادَ ﴿۲۶﴾ وَقَالَ مُوْسٰٓى اِنِّيْ عُذْتُ بِرَبِّيْ

ملک میں خرابی ف۲ اور کہا ف۳۴ موسےٰ نے میں پناہ لے چکا ہوں اپنے

وَرَبِّكُمْ مِّنْ كُلِّ مُتَكَبِّرٍ لَّا يُؤْمِنُ بِيَوْمِ الْحِسَابِ ﴿۲۷﴾

اور تمہارے رب کی ہر غرور والے سے جو یقین نہ کرے حساب کے دن کا ف۳

وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ ۖ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ اِيْمَانَهٗٓ

اور بولا ف۳۵ ایک مرد ایماندار فرعون کے لوگوں میں جو چھپاتا تھا اپنا ایمان

مر ۱ تخویف دنیوی کا ایک مفصل نمونہ ۱۲

مر ۲ ادخال الٰہی ۱۲

۳ ع ۸

ایٰت مفصلات (اعراف ع ۱۶) یہ سلسلہ بنی اسرائیل کے مصر سے چلے جانے تک جاری رہا۔ اس طرح قوم فرعون اس منصوبے پر عمل کرنے کے بجائے اپنے حال میں مشغول رہی فشغلھم اللّٰہ عن ذٰلک بما انزل علیھم من انواع العذاب، کالضفادع والقمل والدم والطوفان الیٰ ان خرجوا من مصر، فاغرقھم اللّٰہ۔ وھذا معنی قولہ تعالےٰ وما کید الکٰفرین الا فی ضلٰل۔ (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۰۵) ف۳۳ وقال فرعون۔ فرعون نے سوچا موسیٰ (علیہ السلام) ہی اس نئے دین کی جڑ ہے، اس لئے اسے ہی ختم کرنا چاہئے۔ چنانچہ اب ان کے قتل کا فیصلہ ہوا۔ فرعون نے کہا مجھے چھوڑو کہ میں اسے قتل کرا دوں، اور وہ اپنے ربّ کو اپنی مدد کے لئے بلا لے، ہم دیکھیں گے کس طرح وہ اسے قتل سے بچا ئیگا۔ فرعون کے

موضح قرآن ف قارون تھا قوم بنی اسرائیل میں لیکن مرضی میں موافق تھا فرعون والوں کی اور انہی کی دولت سے کھاتا تھا مال۔ ف۲ فرعون نے کہا مجھ کو چھوڑو شاید اس کے ارکان مشورہ نہ دیتے ہونگے مارنے کا اس سبب کہ معجزہ دیکھ کر ڈر گئے تھے کہیں اسکا رب بدلہ نہ لے ف۳ جس کو حساب کا یقین ہو وہ ظلم کاہے کو کرے۔

اس اندازِ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دہریہ تھا اور خدا کے وجود کا قائل نہ تھا۔ انی اخاف اس میں فرعون نے موسےٰ علیہ السلام کے قتل کی وجہ بیان کی ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ تمہارا دین بدل دے اور تمہاری قوم (شاہی خاندان) اس کا دین قبول کرلے اور وہ میری عبادت چھوڑ کر اس کے رب کی عبادت کرنے لگیں۔ اور اگر وہ اس میں کامیاب نہ بھی ہو تو قوم میں اختلاف ڈال کر کچھ لوگوں کو اپنی پارٹی ہی میں شامل کرلے۔ (انی اخاف ان یبدل دینکم) ای عبادتکم لی الی عبادۃ ربہ (او ان یظھر فی الارض الفساد) ان لم یبدل دینکم فانہ یظھر فی الارض الفساد۔ ای یقع بین الناس بسببہ الخلاف (قرطبی) ۳۴ وقال موسےٰ۔ جب موسےٰ علیہ السلام کو علم ہوا کہ ان کے قتل کا منصوبہ بن رہا ہے، تو اپنی قوم کو اطمینان دلایا کہ میں ہر ایسے متکبر و مغرور کے شر سے جو یوم حساب پر بھی یقین نہ رکھتا ہو، اپنے اور تمہارے پروردگار کی پناہ میں آچکا ہوں۔ میرا پروردگار مجھے ان کے شر سے محفوظ رکھیگا۔

اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ يَّقُوْلَ رَبِّيَ اللّٰهُ وَقَدْ جَآءَكُمْ
کیا مارے ڈالتے ہو ایک مرد کو اس بات پر کہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے اور لایا تمہارے پاس
بِالْبَيِّنٰتِ مِنْ رَّبِّكُمْ ؕ وَاِنْ يَّكُ كَاذِبًا فَعَلَيْهِ كَذِبُهٗ ۚ وَاِنْ
کھلی نشانیاں تمہارے رب کی اور اگر ۳۶ وہ جھوٹا ہو گا تو اس پر پڑے گا اسکا جھوٹ اور
يَّكُ صَادِقًا يُّصِبْكُمْ بَعْضُ الَّذِيْ يَعِدُكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
اگر وہ ۳۷ سچا ہوگا تو تم پر پڑے گا کوئی نہ کوئی وعدہ جو تم سے کرتا ہے ۳۸ بیشک اللہ
لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ كَذَّابٌ ﴿۲۸﴾ يٰقَوْمِ لَكُمُ الْمُلْكُ
راہ نہیں دیتا اس کو جو ہو بے لحاظ جھوٹا ف اے میری ۳۹ قوم آج تمہارا راج
الْيَوْمَ ظٰهِرِيْنَ فِي الْاَرْضِ ۫ فَمَنْ يَّنْصُرُنَا مِنْۢ بَاْسِ
ہے، چڑھ رہے ہو ملک میں پھر کون مدد کریگا ہماری اللہ کی آفت
اللّٰهِ اِنْ جَآءَنَا ؕ قَالَ فِرْعَوْنُ مَآ اُرِيْكُمْ اِلَّا مَآ اَرٰى
سے اگر آگئی ہم پر بولا فرعون میں تو وہی بات سجھاتا ہوں تمکو جو سوجھی مجھ کو
وَمَآ اَهْدِيْكُمْ اِلَّا سَبِيْلَ الرَّشَادِ ﴿۲۹﴾ وَقَالَ الَّذِيْ
اور وہی راہ بتلاتا ہوں جس میں بھلائی ہے اور کہا ۴۰ اسی
اٰمَنَ يٰقَوْمِ اِنِّيْۤ اَخَافُ عَلَيْكُمْ مِّثْلَ يَوْمِ الْاَحْزَابِ ﴿۳۰﴾ۙ
ایماندار نے اے قوم میری میں ڈرتا ہوں کہ آئے تم پر دن لگلے فرقوں کا سا
مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ وَّعَادٍ وَّثَمُوْدَ وَالَّذِيْنَ مِنْۢ
جیسے حال ہوا قوم نوح کا اور عاد اور ثمود کا اور جو لوگ ان کے
بَعْدِهِمْ ؕ وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ﴿۳۱﴾ وَيٰقَوْمِ اِنِّيْۤ
پیچھے ہوئے اور اللہ بے انصافی نہیں چاہتا بندوں پر اور اے قوم میری ۴۱ میں
اَخَافُ عَلَيْكُمْ يَوْمَ التَّنَادِ ﴿۳۲﴾ۙ يَوْمَ تُوَلُّوْنَ مُدْبِرِيْنَ ۚ
ڈرتا ہوں کہ تم پر آئے دن ہانک پکار کا ف جسدن بھاگو گے پیٹھ پھیر کر

ر ا ارشاد الہی و سوال و جواب مقدر ۱۲

ر ۲ تخویف اخروی ۱۲

۳۵ وقال رجل جب فرعون کے دربار میں موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا پروگرام بن رہا تھا اس وقت قوم فرعون ہی کا ایک آدمی اس گھناؤنے جرم کے خلاف آواز اٹھاتا ہے۔ یہ آدمی فرعون کا چچا زاد بھائی تھا اور در پردہ موسےٰ علیہ السلام پر ایمان لا چکا تھا۔ مؤمن، من آل فرعون، یکتم ایمانہ تینوں رجل کی صفات ہیں۔ دوسری صفت کو تیسری صفت پر اس لئے مقدم کیا گیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ وہ رجل مؤمن، آل فرعون سے تھا، اگر اس کا عکس ہوتا تو من آل فرعون یکتم سے متعلق ہو جاتا۔ اور اس طرح وہ فائدہ حاصل نہ ہوتا۔ مؤمن آل فرعون اگرچہ اپنے ایمان کو چھپائے ہوئے تھا، لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قتل کا پروگرام سُن کر اُس سے نہ رہا گیا اور بول اٹھا۔ اتقتلون رجلا الخ تم ایک شخص کو ناحق قتل کرنا چاہتے ہو کہ وہ یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے میں اس کے سوا کسی اور کی عبادت نہیں کرونگا؟ تو یہ بات تو قتل کی وجہ نہیں بن سکتی، کیونکہ اس کا یہ دعوےٰ غلط نہیں، بلکہ سراپا حق ہے اور وہ اپنی سچائی اور اپنے دعوےٰ کی حقانیت پر تمہارے پروردگار کی طرف سے کھلے دلائل اور واضح معجزات لیکر آیا ہے جن کا تم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرچکے ہو۔ اس لئے اسے قتل کرنے کے لئے تمہارے پاس کوئی وجہ جواز نہیں، تم اس سے باز آجاؤ۔ ۳۶ وان یک کاذبا یہ انھیں قتل سے روکنے کا دوسرا انداز ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں دو ہی احتمال ہیں یا تو وہ اپنے دعوےٰ میں جھوٹا ہے یا سچا دونوں صورتوں میں اسکا قتل قرین عقل نہیں۔ فرض کرو اگر وہ جھوٹا ہے تو تمہیں اس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اُسے قتل کرنے کی ضرورت ہی نہیں، بلکہ تم اس کو اپنے دین کے اظہار سے روک دو تو اس طرح اس کے جھوٹ کا وبال اسی پر پڑیگا اور دوسرے لوگ اس سے بچ جائینگے اور اس طرح اس کا مشن اپنی موت آپ ہی مرجائیگا۔ لاحاجۃ بکم فی دفع شرہ الی قتلہ بل یکفیکم ان تمنعوہ عن اظہار ھذہ المقالۃ ثم تترکوا قتلہ فان کان کاذبا فخینئذ لا یعود ضررہ الا الیہ وان کان صادقا انتفعتم بہ (کبیر ج ۷ ص ۳۱۳) ۳۷ وان یک صادقا۔ اور اگر وہ سچا ہے اور تم اسکی تکذیب کرتے رہے تو جن انواع عذاب سے وہ تمہیں ڈراتا ہے ان میں سے کچھ تو ضرور تمہیں پہنچکر رہیگا جیسا کہ سورۂ طٰہٰ ع ۲ میں فرمایا

موضح قرآن ف یعنی اگر جھوٹا ہے تو جس پر جھوٹ بولتا ہے وہی سزا دے رہے گا۔ اور شاید سچا ہو تو اپنا فکر کرو ف ۲ ہانک پکار کا دن اُن پر آیا جس دن غرق ہوتے قلزم میں ایک دوسرے کو پکارنے لگا ڈوبنے میں یہ اس کو کشف سے معلوم ہوا ہوگا۔ یا قیاس سے کہ ہر قوم پر عذاب اسی طرح آتا ہے۔

انا قد اوحی الینا ان العذاب علیٰ من کذب و تولیٰ۔ مومن آل فرعون کا تو ایمان تھا کہ موعود عذاب کی تمام انواع ان پر آئیں گی، لیکن فرعون اور اس کی قوم کے لحاظ سے بعض کہا، تاکہ یہ ان کے لئے تسلیم کرنا آسان ہو مقصد یہ ہے کہ اگر وہ سچا ہے تو کم از کم موعودہ عذاب سے کچھ تو ضرور آئے گا اور اس میں بھی تمہاری ھلاکت ہے اس لئے اسے قتل کرنے کا خیال ترک کردو اور اسکی پیروی اختیار کرو، تاکہ موعود عذاب سے بچ جاؤ۔ لم یقل کل الذی یعدکم مع انہ وعد من نبی صادق القول، مدارا ۃ لھم و سلوکا لطریق الانصاف، فجاء بما ھو اقرب الی تسلیمھم لہ ولیس فیہ نفی اصابۃ الکل، فکانہ قال لھم:۔ اقل ما یکون فی صدقہ ان یصیبکم بعض ما یعدکم و ھو العذاب العاجل وفی ذلک ھلاککم (مدارک)

۵۳۸ ان اللہ۔ یہ ادخال الٰہی ہے۔ اور اس سوال کا جواب ہے کہ مومن آل فرعون کی اس تقریر سے فرعون پر کچھ اثر ہوا یا نہ۔ فرمایا فرعون ایسے حدود اللہ کو توڑنے والے سرکشوں اور دجالوں کو اللہ تعالیٰ ھدایت قبول کرنے کی توفیق نہیں دیتا۔ قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یا یہ بھی مومن ہی کا مقولہ ہے اور اس سے اس کا مقصد قوم فرعون کو یہ بتانا ہے کہ اگر موسےٰ علیہ السلام جیسا کہ تم کہتے ہو جادوگر اور کذّاب ہوتے تو اللہ تعالیٰ ان کی ان دلائل واضحہ کی طرف راہنمائی نہ کرتا اور نہ ان معجزات قاہرہ سے ان کی تائید ہی فرماتا۔ انہ لو کان مسرفا کذابا لما ھداہ اللہ تعالیٰ الی البینات ولما عضدہ بتلک المعجزات (روح ج ۲۴ ص۶۵)

۵۳۹ یٰقوم لکم الملک۔ میری قوم! آج تو ملک مصر کی حکومت تمہارے ہاتھ میں ہے اور ارضِ مصر میں تم بنی اسرائیل پر غالب اور حکمران ہو، لیکن مجھے یہ تو بتاؤ کہ اگر موسیٰ (علیہ السلام) سچے ہوں اور پھر ہم ان کو نہ مانیں، بلکہ الٹا اس کے قتل کے درپے ہوجائیں تو اس وجہ سے اگر ہم پر اللہ کا عذاب آگیا تو اس سے ہمیں کون بچائے گا؟ قال فرعون۔ جب فرعون نے محسوس کیا کہ مومن کی گفتگو نہایت مدلل اور معقول ہے، تو سامعین پر سے اسکا اثر زائل کرنے کے لئے بول اٹھا ما اریکم الا ما اریٰ میں تو تمہیں اب بھی وہی مشورہ دیتا ہوں جو میری اپنی رائے ہے اور جسے میں صحیح سمجھتا ہوں اور جو میں پہلے تمہیں بتا چکا ہوں کہ موسےٰ کو قتل کئے بغیر یہ فتنہ فرو نہیں ہوگا۔ اور میں تمہیں بھلائی اور بہتری کی راہ ہی دکھا رہا ہوں۔ ای ما اشیر علیکم الا الذی اریٰ واستصوبہ من قتلہ یعنی لا استصوب الا قتلہ (ابو السعود، بحر، روح واللفظ لہ)

۵۴۰ وقال الذی اٰمن۔ فرعون کی گفتگو کے بعد اس مومن نے پھر سب کو خطاب کرکے ناصحانہ انداز میں کہنا شروع کیا۔ اے میری قوم! اگر تم اسی طرح موسےٰ علیہ السلام کی تکذیب اور ان کی ایذاء کے درپے رہے، تو مجھے ڈر ہے کہ تم پر اسی طرح کا قہر وغضب عذاب کی شکل میں نازل ہو جس طرح گذشتہ امتوں مثلاً قوم نوح، عاد، ثمود اور ان کے بعد کی قوموں کے سرکشوں پر نازل ہوا اور ان کو دیکھتے ہی دیکھتے تہس نہس کرکے رکھ دیا۔ گذشتہ امتوں کے ان سرکشوں سے اللہ تعالیٰ نے جو سلوک فرمایا وہ ظلم نہیں تھا۔ وہ مستحق ہی اس عذاب کے تھے۔ ظلم کرنا تو درکنار، اللہ تعالیٰ تو بندوں پر ظلم کرنے کا ارادہ بھی نہیں فرماتا۔ امم سابقہ کے پاس اللہ تعالیٰ نے آیات بیّنات کیساتھ اپنے پیغمبر بھیجے، انہوں نے ان کی تکذیب کی اور ان سے جدال وقتال پر آمادہ ہوگئے، اس لئے انھیں دنیا ہی میں کیفر کردار تک پہنچا دیا گیا۔ حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں وما اللہ یرید ظلما للعباد ادخال الٰہی ہے اور اس میں اس شبہے کا ازالہ کیا گیا ہے کہ ان اقوام کو اس کثرت تعداد کے باوجود ہلاک کرنا ظلم نہیں تھا۔؟

۵۴۱ ویٰقوم انی اخاف۔ پہلے انھیں دنیوی عذاب سے ڈرایا، اب اخروی عذاب سے ڈراتا ہے۔ یوم التناد ایک دوسرے کو پکارنے کا دن، مراد قیامت کا دن ہے۔ قیامت کے دن وہ ایک دوسرے کو مدد کے لئے پکاریں گے۔ دوسرا یوم، پہلے یوم سے بدل ہے۔ مومن نے کہا:۔ اے میری قوم! دنیا میں ہلاکت و بربادی اور ذلت و رسوائی کے علاوہ مجھے تمہارے لئے قیامت کے دن کے عذاب کا بھی ڈر ہے، جب تم ایک دوسرے کو مدد کے لئے بلاؤ گے، لیکن کوئی کسی کی نہ سنیگا اور نہ کوئی کسی کی مدد کرسکیگا اس دن تم عذاب کو دیکھ کر بھاگنے کی کوشش کروگے تاکہ عذاب سے بچ سکو، لیکن بھاگ کر عذاب سے اپنی جان نہیں بچا سکوگے۔ اس دن میں کوئی بھی تمہیں اللہ کے عذاب سے نہیں بچا سکیگا۔ وہاں نہ کوئی تدبیر چل سکے گی، نہ کوئی سفارش ہی کام آئیگا۔ ومن یضلل اللہ الخ ضد وعناد کی وجہ سے تکذیب و انکار پر ڈٹ چکے ہو، اس لئے میری مدلل اور ناصحانہ تقریر تم پر اثر انداز ہوکر تمہیں راہِ راست پر نہیں لاسکتی، کیونکہ منکرین کے ضد وعناد کی وجہ سے جب اللہ تعالیٰ انھیں قبول حق کی توفیق سے محروم کردے تو پھر انھیں کوئی بھی راہِ راست پر نہیں لاسکتا۔ یہ الفاظ مومن نے ان کے ایمان اور قبول نصیحت سے مایوس ہوکر کہے۔ ولما یئس المؤمن من قبولھا قال ومن یضلل اللہ فما لہٗ من ھاد (بحر ج ۷، ص ۴۶۴)

۵۴۲ ولقد جاءکم یوسف۔ اب مومن نے اپنی قوم کو ان کی گذشتہ بداعمالیوں پر کوسنا شروع کیا۔ فرمایا: موسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت یوسف علیہ السلام بھی اسی ملک مصر میں دلائل ومعجزات کے ساتھ تمہارے پاس آچکے ہیں، تو اس وقت بھی تم ان کی رسالت اور اللہ کی وحدانیت کے بارے میں شکوک وشبہات کی بیماری میں مبتلا رہے اور تم نے ان کو نہ مانا۔ یہانتک کہ جب ان کی وفات ہوگئی تو تم ان کی نبوت کے تو تم پہلے ہی سے قائل نہ تھے، لیکن ان کی وفات کے بعد تم نے صاف صاف کہنا شروع کردیا کہ ہمیشہ کے لئے یہ جھگڑا ختم ہوگیا۔ کذلک الخ کاف بمعنی لام تعلیلیہ ہے؛ اسی وجہ سے یعنی اللہ کی توحید میں شک کرنے کی وجہ سے حد سے گذرنے والوں اور شک میں پڑنے والوں کو ھدایت نہیں دیتا گمراہی میں ڈالے رکھتا ہے۔ قالہ الشیخ قدس سرہٗ۔

۵۴۳ الذین یجادلون۔ جو محض ضد وعناد کی وجہ سے دلیل وحجت کے بغیر ہی اللہ کی آیتوں میں جدال اور جھگڑا کرتے رہتے ہیں۔ کبر مقتا الخ یہ بات یعنی اللہ کی توحید اور اسکی آیتوں میں جھگڑنا اللہ تعالیٰ اور ایمان والوں کے نزدیک نہایت ہی ممقوت ومبغوض اور قابل مذمت فعل ہے۔ کذلک ای لذلک یعنی مبدأ توحید (آیات الٰہی) میں جدال ونزاع کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہر مغرور اور جابر کے دل پر مہر جباریت ثبت کردیتا ہے، چونکہ وہ حق جوئی کے جذبے سے عاری اور ضد پر قائم ہوتے ہیں، اس لئے انہیں ھدایت قبول کرنے کی توفیق نہیں ملتی۔ جب آدمی توحید کے دلائل واضحہ اور آیات بیّنات دیکھ کر پھر بھی شک میں رہا، تو یہ شک اسکی گمراہی کا سبب بنیگا۔ گمراہی کے بعد اگر

مَا لَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ مِنْ عَاصِمٍ ۚ وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ
کوئی نہیں تمکو اللہ سے بچانے والا اور جسکو غلطی میں ڈالے اللہ تو کوئی نہیں اسکو

مِنْ هَادٍ ﴿٣٣﴾ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ يُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَيِّنٰتِ
سمجھانے والا ف۱ اور ۴۲ف تمہارے پاس آچکا ہے یوسف اس سے پہلے کھلی باتیں لے کر

فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ ۭ حَتّٰٓى اِذَا هَلَكَ
پھر تم رہے دھوکے ہی میں اُن چیزوں سے جو وہ تمہارے پاس لیکر آیا جہانتک کہ جب مر گیا

قُلْتُمْ لَنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهٖ رَسُوْلًا ۭ كَذٰلِكَ يُضِلُّ
لگے کہنے ہرگز نہ بھیجے گا اللہ اس کے بعد کوئی رسول اسی طرح بھٹکاتا ہے

اللّٰهُ مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ مُّرْتَابُۨ ﴿٣٤﴾ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ
اللہ اسکو جو ہو بے باک شک کرنے والا ف۲ وہ جو کہ ۴۳ف جھگڑتے ہیں

اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۭ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ وَ
اللہ کی باتوں میں بغیر کسی سند کے جو پہنچی ہو ان کو بڑی بیزاری ہے اللہ کے یہاں اور

عِنْدَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۭ كَذٰلِكَ يَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰي كُلِّ قَلْبِ
ایمانداروں کے یہاں اسی طرح مہر کر دیتا ہے اللہ ہر دل پر

مُتَكَبِّرٍ جَبَّارٍ ﴿٣٥﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا
غرور والے سرکش کے اور بولا ۴۴ف فرعون کہ اے ہامان بنا میرے واسطے ایک محل

لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ﴿٣٦﴾ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى
شاید میں جا پہنچوں رستوں میں رستوں میں آسمانوں کے پھر جھانک کر دیکھوں

اِلٰهِ مُوْسٰى وَاِنِّىْ لَاَظُنُّهٗ كَاذِبًا ۭ وَكَذٰلِكَ زُيِّنَ لِفِرْعَوْنَ
موسٰے کے معبود کو اور میری اٹکل میں تو وہ جھوٹا ہے ۴۵ف اور اسی طرح بھلے دکھلائے فرعون کو

سُوْۗءُ عَمَلِهٖ وَصُدَّ عَنِ السَّبِيْلِ ۭ وَمَا كَيْدُ فِرْعَوْنَ اِلَّا
اسکے بُرے کام اور روک دیا گیا سیدھی راہ سے اور جو داؤ تھا فرعون کا سو

آیات بینات میں نیک نیتی سے غور و فکر کرنے کے بجائے کجروی اور جدال کرنے لگا، تو شقاوت کی انتہا، کو پہنچ جائے گا اور اس کے دل پر مہر جباریت لگ جائے گی۔ یہاں ان چاروں منزلوں کو اسی ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے: (۱) شک (۲) شک کے بعد ضلال۔ گمراہی (۳) ضلال کے بعد جدال اور (۴) جدال کے بعد طبع۔ یعنی مہر جباریت۔ ۴۴ف وقال فرعون۔ فرعون کو اندیشہ ہوا کہ مبادا مومن کے کلام سے قوم متاثر ہو جائے، اس لئے اس نے قوم کو دوسری طرف مشغول کرنے کے لئے اپنے وزیر ھامان کو حکم دیا کہ ایک نہایت ہی بلند مینار تعمیر کرائے تاکہ وہ اس پر چڑھ کر موسیٰ کے خدا کو دیکھے تو سہی جس کی عبادت کی وہ دعوت دیتا ہے۔ لیکن یاد رکھو یہ صرف تمہارے اطمینان کے لئے ہے ویسے مجھے تو اپنی جگہ یقین ہے کہ موسےٰ اپنے اس دعوے میں جھوٹا ہے کہ میرے سوا کوئی اور بھی الٰہ ہے (العیاذ باللہ) یہاں ظن بمعنی یقین ہے۔ ان الظن بمعنی الیقین ای وانا (تیقن) انہ کاذب وانما اقول ما اقولہ لازالۃ الشبھۃ عمن لا یتیقن ما اتیقنہ (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۱۵)۔

۴۵ف وکذلک زین۔ یوں فرعون کے لئے اس کے مشرکانہ اعمال اور اس کی متکبرانہ حرکات اس کی نگاہوں میں مزین کر دی گئیں۔ اور اسے راہ راست پر آنے سے روک دیا گیا۔ یعنی اس کے ضد و عناد کی وجہ سے اسے قبول حق کی توفیق سے محروم کر دیا گیا۔ وما کید فرعون الخ یہ ادخال الٰہی ہے۔ فرعون کی ہر چال اور اس کا ہر فریب بیکار اور رائیگاں تھا۔ وہ کسی تدبیر سے بھی اپنے کو سوء عاقبت سے نہ بچا سکا۔ آخر لاؤ لشکر سمیت غرق ہو کر رہا۔

موضح قرآن

ف۱ حضرت یوسف کی زندگی میں قائل نہ ہوئے بعد اُنکی موت کے جب مصر کی سلطنت کا بندوبست بگڑ گیا تو کہنے لگے یوسف کا قدم اس شہر پر کیا مبارک تھا ایسا نبی کوئی نہ ہوگا یا وہ انکار رہا یہ اقرار یہی زیادہ گونی کم

ف۴۶ وقال الذی امن ۔ مرد مومن نے کہا: میرے بھائیو! میری بات مان لو، میں تمہیں ٹھیک اور سیدھی راہ بتا رہا ہوں ۔ یٰقوم ۔ میری قوم! یہ دنیا کی زندگی تو محض چند روزہ نفع کی چیز ہے اور دائمی گھر اور ہمیشہ رہنے کی جگہ تو دار آخرت ہے، اس لئے تم دنیا کے چند روزہ اور فانی منافع کی خاطر آخرت کی دائمی خوشحال زندگی کو قربان نہ کرو۔ آخرت کی دائمی زندگی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تم موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آؤ اور نیک کام کرو۔ من عمل سیئۃ جو شخص بُرے کام کرے گا۔ اس کو اس کے گناہوں سے زیادہ سزا نہیں ملیگی، لیکن جس مرد یا عورت نے ایمان لاکر نیک کام کئے۔ اللہ کی توحید کو اور تمام بنیادی عقائد کو مانا اور اس کے مطابق اعمال صالحہ بجالائے تو وہ جنت میں داخل ہونگے اور وہاں انھیں ہر نعمت محض اللہ کے فضل سے بلا حساب اور ناپ تول کے بغیر ملیگی۔ جنت میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو ہمارے اعمال سے کوئی نسبت نہ ہوگی، اعمال کے مقابلے میں نعیم جنت کئی گنا زیادہ ہوں گی۔ ای بغیر تقدیر و موازنۃ بالعمل بل اضعافا مضاعفۃ فضلا من اللہ عز وجل ورحمۃ (ابوالسعود ج ۷، ص ۳۲۵) ف۴۷ ویقوم مالی۔ میرے بھائیو! یہ کیا ہے کہ میں تو تمہیں نجات کے راستے کی طرف بلاتا ہوں، لیکن تم مجھے دوزخ کی طرف بلاتے ہو میں تمہیں توحید کی دعوت دے رہا ہوں، جو عذاب جہنم سے نجات پانے کا ذریعہ ہے اور تم مجھے کفر و شرک کی طرف بلاتے ہو جو عذاب دوزخ کا موجب ہے۔ تدعوننی لاکفر باللہ الخ یہ ماقبل کی تفسیر ہے و اشرک میں واؤ تفسیریہ ہے۔ بہ ای بمعبودیتہ (جلالین) تم مجھے دعوت دے رہے ہو کہ میں اس کو خدا کا شریک بناؤں جس کے معبود ہونے کی میرے پاس (بلکہ تمہارے پاس بھی) کوئی دلیل نہیں، لیکن میں اس خدائے عزیز و غفار کی توحید کی طرف بلا رہا ہوں جو سرکشوں سے انتقام لینے پر قادر ہے اور ایمان والوں پر نہایت مہربان ہے اور ان کی لغزشوں سے درگذر فرماتا ہے۔ ف۴۸ لاجرم۔ یہ یقینی اور قطعی بات ہے کہ جن خود ساختہ معبودوں کی طرف تم مجھے بلا رہے ہو وہ پکارے جانے کے قابل نہ دنیا میں ہیں نہ آخرت میں۔ وہ نہ تو دنیا میں کسی کی فریاد پکار سن سکتے ہیں اور نہ آخرت میں کسی کے کام آسکیں گے اور یقیناً ہم سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے اور حد سے گذرنے والے (مشرکین) قطعاً جہنم کا ایندھن ہونگے اس لئے میں تمہاری بات مان کر کیوں جہنم میں اپنا ٹھکانا بناؤں؟ یعنی لیست لہ (استجابۃ دعوۃ لاحد فی الدنیا ولا فی الاٰخرۃ (خازن ج ۶ صفحہ)۔ المسرفین، قال قتادۃ وابن سیرین یعنی المشرکین (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۱۷) ف۴۹ فستذکرون۔ اس مرد مومن نے آخر میں نہائی دلسوزی سے کہا:- آج تو تم میری باتوں کی پرواہ نہیں کر رہے ہو، لیکن جب دنیا میں یا آخرت میں تم پر اللہ کا عذاب آئیگا تو تم اس وقت میری باتوں کو یاد کرو گے اور کہو گے کہ واقعی ہمارا بھائی سچ کہتا تھا، اس نے جو کچھ کہا وہ بالکل ٹھیک اور درست تھا۔ اچھا خدا حافظ! میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں اور اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، وہ اپنے بندوں کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔

ع ۹

فِیْ تَبَابٍ ۝۳۷ وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوْنِ اَهْدِكُمْ

تباہ ہونے کے واسطے ۔ اور کہا ف۴۶ اسی ایمان دار نے اے قوم راہ چلو میری پہنچا دوں تم کو

سَبِیْلَ الرَّشَادِ ۝۳۸ یٰقَوْمِ اِنَّمَا هٰذِهِ الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا

نیکی کی راہ پر ۔ اے میری قوم یہ جو زندگی ہے دنیا کی سو

مَتَاعٌ ؗ وَّاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ ۝۳۹ مَنْ عَمِلَ

کچھ برت لینا ہے اور وہ گھر جو پچھلا ہے وہی ہے جم کر رہنے کا گھر ۔ جسنے کی ہے

سَیِّئَةً فَلَا یُجْزٰۤی اِلَّا مِثْلَهَا ۚ وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ

برائی تو وہی بدلہ پائے گا اس کے برابر ۔ اور جس نے کی ہے بھلائی

ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ

مرد ہو یا عورت اور وہ یقین رکھتا ہو سو وہ لوگ جائیں گے بہشت میں

یُرْزَقُوْنَ فِیْهَا بِغَیْرِ حِسَابٍ ۝۴۰ وَیٰقَوْمِ مَا لِیْٓ اَدْعُوْكُمْ

روزی پائیں گے وہاں بے شمار ۔ اور اے قوم ف۴۷ مجھ کو کیا ہوا ہے بلاتا ہوں تم کو

اِلَی النَّجٰوةِ وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَی النَّارِ ۝۴۱ تَدْعُوْنَنِیْ لِاَكْفُرَ

نجات کی طرف اور تم بلاتے ہو مجھ کو آگ کی طرف ف۱ ۔ تم بلاتے ہو مجھ کو کہ منکر ہو جاؤں

بِاللّٰهِ وَاُشْرِكَ بِهٖ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ ؗ وَّاَنَا اَدْعُوْكُمْ

اللہ سے اور شریک ٹھہراؤں اسکا اس کو جس کی مجھ کو خبر نہیں اور میں بلاتا ہوں تمکو

اِلَی الْعَزِیْزِ الْغَفَّارِ ۝۴۲ لَا جَرَمَ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْهِ

اس زبردست گناہ بخشنے والے کی طرف ۔ آپ ہی ظاہر ہے ف۴۸ کہ جس کی طرف تم مجھ کو بلاتے ہو

لَیْسَ لَهٗ دَعْوَةٌ فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَةِ وَاَنَّ مَرَدَّنَآ

اُس کا بلاوا کہیں نہیں دنیا میں اور نہ آخرت میں اور یہ کہ ہمکو پھر جانا ہے

اِلَی اللّٰهِ وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ هُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ ۝۴۳ فَسَتَذْكُرُوْنَ

اللہ کے پاس اور یہ کہ زیادتی والے وہی ہیں دوزخ کے لوگ ۔ ف۴۹ سو آگے یاد کروگے

النصف

موضح قرآن ف۱ اپنے اوپر دھر کر کہا اُن کو سُنایا۔

٥٠ فوقٰہ اللہ۔ مردِ مومن کو یقین تھا کہ میری اس تقریر کے بعد یہ لوگ مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے، اس لئے وہاں سے بھاگ نکلا اور پہاڑوں کا رُخ کیا، فرعون نے اس کے تعاقب میں ایک ہزار آدمی روانہ کیا، لیکن وہ اسے پکڑنے میں کامیاب نہ ہوسکے، کچھ تو وہاں پہاڑوں میں درندوں نے پھاڑ کھائے اور کچھ پیاس سے ہلاک ہوئے اور جو واپس آئے انہیں فرعون نے سولی دیدی، اسے شبہ ہوا کہ انہوں نے دیدہ دانستہ اسکو گرفتار نہیں کیا اور اسے چھوڑ کر واپس آگئے ہیں (مدارک، بحر) اس طرح اللہ تعالیٰ نے مردِ مومن کو ان کے مکر و فریب سے بچالیا اور قوم فرعون کے آدمیوں کو جو اس کے تعاقب میں نکلے تھے بُری طرح کے عذاب سے ہلاک کیا۔ یا آلِ فرعون سے قوم فرعون مع فرعون مراد ہے اور سوء العذاب سے عذاب غرق مراد ہے۔

مَآ اَقُوۡلُ لَكُمۡ ؕ وَاُفَوِّضُ اَمۡرِىۡۤ اِلَى اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيۡرٌۢ

جو میں کہتا ہوں تم کو اور میں سونپتا ہوں اپنا کام اللہ کو بے شک اللہ کی نگاہ میں

بِالۡعِبَادِ ﴿٤٤﴾ فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوۡا وَحَاقَ بِاٰلِ

ہیں بندے ٥٠ پھر بچا لیا موسیٰ کو اللہ نے بُرے داؤ سے جو کرتے تھے اور الٹ پڑا

فِرۡعَوۡنَ سُوۡٓءُ الۡعَذَابِ ﴿٤٥﴾ اَلنَّارُ يُعۡرَضُوۡنَ عَلَيۡهَا غُدُوًّا

فرعون والوں پر بُری طرح کا عذاب ٥١ وہ آگ ہے کہ دکھلا دیتے ہیں انکو صبح

وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوۡمَ تَقُوۡمُ السَّاعَةُ ۚ اَدۡخِلُوۡۤا اٰلَ فِرۡعَوۡنَ

اور شام اور جس دن قائم ہوگی قیامت حکم ہوگا داخل کرو فرعون والوں کو

اَشَدَّ الۡعَذَابِ ﴿٤٦﴾ وَاِذۡ يَتَحَآجُّوۡنَ فِى النَّارِ فَيَقُوۡلُ

سخت سے سخت عذاب میں ف١ اور جب ٥٢ آپس میں جھگڑینگے آگ کے اندر پھر کہیں گے

الضُّعَفٰٓؤُا لِلَّذِيۡنَ اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُنَّا لَكُمۡ تَبَعًا فَهَلۡ

کمزور غرور کرنے والوں کو ہم تھے تمہارے تابع پھر کچھ

اَنۡتُمۡ مُّغۡنُوۡنَ عَنَّا نَصِيۡبًا مِّنَ النَّارِ ﴿٤٧﴾ قَالَ الَّذِيۡنَ

تم ہم پر سے اٹھا لو گے حصہ آگ کا کہیں گے جو

اسۡتَكۡبَرُوۡۤا اِنَّا كُلٌّ فِيۡهَاۤ ۙ اِنَّ اللّٰهَ قَدۡ حَكَمَ بَيۡنَ

غرور کرتے تھے ہم سب ہی پڑے ہوئے ہیں اسمیں بے شک اللہ فیصلہ کر چکا بندوں

الۡعِبَادِ ﴿٤٨﴾ وَقَالَ الَّذِيۡنَ فِى النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ

میں ف٢ اور کہینگے ٥٣ جو لوگ پڑے ہیں آگ میں دوزخ کے داروغوں کو

ادۡعُوۡا رَبَّكُمۡ يُخَفِّفۡ عَنَّا يَوۡمًا مِّنَ الۡعَذَابِ ﴿٤٩﴾ قَالُوۡۤا

مانگو اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کر دے ایک دن تھوڑا عذاب وہ بولے

اَوَلَمۡ تَكُ تَاۡتِيۡكُمۡ رُسُلُكُمۡ بِالۡبَيِّنٰتِ ؕ قَالُوۡا بَلٰى ؕ

کیا نہ آتے تھے تمہارے پاس تمہارے رسول کھلی نشانیاں لیکر کہیں گے کیوں نہیں

٥١ النار یعرضون۔ یہ تخویف اخروی ہے۔ اس میں عالم برزخ اور قیامت دونوں کے عذاب کا ذکر ہے۔ قوم فرعون کو ہلاکت اور غرق کے بعد عالم برزخ میں روزانہ صبح شام آگ کا عذاب دیا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔ اور جب قیامت قائم ہوگی، تو حکم ہوگا کہ قوم فرعون کو اب اس پہلے سے بھی زیادہ سخت عذاب میں داخل کر دو۔ یہ آیت عذاب قبر (عالم برزخ) کے ثبوت پر نص صریح ہے اور تمام اہل سنت وجماعت عذاب قبر کے اثبات پر متفق ہیں۔ اس آیت میں دو عذابوں کا ذکر ہے ایک النار یعرضون الخ دوم ادخلوا آل فرعون الخ دونوں کے درمیان ویوم تقوم الساعۃ وارد ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ النار یعرضون الخ میں جس عذاب کا ذکر کیا گیا ہے، وہ قیام قیامت سے پہلے ہے۔ اور یہ عالم برزخ کے عذاب کے سوا اور کوئی نہیں۔ وھذہ الآیۃ دلیل علی عذاب القبر (مدارک) والجمھور علی ان ھذا العرض فی البرزخ... ھذہ الآیۃ تدل علی عذاب القبر فی الدنیا (قرطبی ج ١٥ ص ٣١٩-٣١٨) دل علی ان المراد النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا قبل القیامۃ (جصاص ج ٣ ص ٤٧٣) ھذہ الآیۃ تدل علی عذاب القبر (جصاص ج ٣ ص ٤٧٣) ان ھذا العرض انما حصل بعد الموت وقبل یوم القیامۃ وذلک یدل علی اثبات عذاب القبر الخ (کبیر ج ٧ ص ٣٣٠) وھذہ الآیۃ اصل کبیر فی استدلال اھل السنۃ علی عذاب البرزخ فی القبور (ابن کثیر ج ٤ ص ٨١) اور یہ عالم برزخ کا عذاب اجسام مثالیہ کی وساطت سے ارواح پر وارد ہوتا ہے چنانچہ حضرت ابن مسعود فرماتے ہیں آل فرعون کی روحوں کو سیاہ پرندوں کے اجواف میں داخل کرکے انہیں آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔ ارواح آل فرعون فی اجواف طیور سود یعرضون علی النار الخ (معالم۔ قرطبی۔ روح) اور یہ صُوَر مثالیہ ان کے اعمال کی اشکال سے پیدا کی جاتی ہیں۔ وھذہ الطیر صور تخلق لھم من صور اعمالھم (روح ج ٢٤ ص ٧٣)۔ ٥٢ اذ یتحاجون۔ جب مشرک رہنما اور ان کے متبعین دوزخ میں داخل کردیئے جائینگے تو وہ آپس میں جھگڑینگے اور ہر فریق دوسرے کو الزام دے گا۔ ضعفاء یعنی کمزور اور زبردست لوگ جنہوں نے بڑوں اور راہنماؤں کے کہنے پر کفر و شرک اختیار کیا وہ اپنے ان پیشواؤں سے کہیں گے جنہوں نے از راہ استکبار توحید کو قبول نہیں کیا تھا اور عوام کو بھی توحید سے روکا تھا کہ ہم تمہارے ماتحت اور متبع تھے اور اسی کے نتیجے میں آج دوزخ میں پڑے ہیں تو کیا آج تم ہم سے عذاب میں کچھ تخفیف کرا سکتے ہو۔ قال الذین استکبروا تو وہ بڑے جواب دینگے کہ ہم تو خود اسی عذاب میں پڑے ہیں۔

موضح قرآن ف١ یہ عالم قبر کا حال ہے کافر کو اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے اور قیامت کو اس میں بیٹھے گا اور مومن کو بہشت۔ ف٢ یعنی اب جگہ نہیں رہی کہ کوئی کسی کے کام آسکے۔

اگر ہم میں کچھ قدرت ہوتی تو خود ہی اس عذاب سے بچ جاتے اور اب تو اللہ تعالےٰ اپنے بندوں میں فیصلہ فرما چکا ہے۔ اب اللہ تعالےٰ کے اس قطعی اور حتمی فیصلہ کے بعد ہو
ہی کیا سکتا ہے۔ **۵۳ف** وقال الذین فی النار۔ اہل جہنم اپنے مشرک سرداروں کی طرف سے مایوس کن جواب سنکر اور مشرک سردار اور پیشوا اپنے تمام حیلوں اور بہانوں کو ناکام پاکر سب جہنم پر متعین فرشتوں
سے درخواست کرینگے کہ وہ اللہ کی بارگاہ میں ان کے لئے سفارش کریں کہ ان کی سزا میں صرف ایک ہی دن کی کمی فرمادے۔ (وقال الذین فی النار) من الضعفاء و
المستکبرین جمیعا لما ضاقت بھم الحیل وعیت بھم العلل (روح ج ۲۴ ص ۷۵) **۵۴ف** قالوا اولم تک۔ فرشتے تہدید و توبیخ کے طور پر ان سے کہیں گے کیا تمہارے

قَالُوْا فَادْعُوْا ۚ وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿٥٠﴾ اِنَّا
بولے پھر پکارو اور کچھ نہیں کافروں کا پکارنا مگر بھٹکنا ول ہم ۵۵ف
لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ
مدد کرتے ہیں اپنے رسولوں کی اور ایمان والوں کی دنیا کی زندگانی میں اور جب
يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ ﴿٥١﴾ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ الظّٰلِمِيْنَ مَعْذِرَتُهُمْ
کھڑے ہوں گے گواہ ول جس دن کام نہ آئیں منکروں کو اُن کے بہانے
وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ ﴿٥٢﴾ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
اور ان کو پھٹکار ہے اور ان کے واسطے برا گھر اور ۵۶ف ہم نے دی موسیٰ کو
الْهُدٰى وَاَوْرَثْنَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ الْكِتٰبَ ﴿٥٣﴾ هُدًى وَّ
راہ کی سوجھ اور وارث کیا بنی اسرائیل کو کتاب کا سجھانے اور
ذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ﴿٥٤﴾ فَاصْبِرْ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ
سمجھانے والی عقلمندوں کو سو تو ٹھہرا رہ ۵۷ف بیشک وعدہ اللہ کا
حَقٌّ وَّاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ بِالْعَشِيِّ وَ
ٹھیک ہے اور بخشوا اپنا گناہ اور پاکی بول اپنے رب کی خوبیاں شام کو اور
الْاِبْكَارِ ﴿٥٥﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِ اللّٰهِ بِغَيْرِ
صبح کو ت جو ۵۸ف لوگ جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں بغیر
سُلْطٰنٍ اَتٰىهُمْ ۙ اِنْ فِيْ صُدُوْرِهِمْ اِلَّا كِبْرٌ مَّا هُمْ
کسی سند کے جو پہنچی ہو انکو اور کوئی بات نہیں انکے دلوں میں غرور ہے کہ کبھی نہ
بِبَالِغِيْهِ ۚ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ ﴿٥٦﴾
پہنچیں گے اس تک سو تو پناہ مانگ ۵۹ف اللہ کی بیشک وہ سنتا دیکھتا ہے ۳ف
لَخَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَكْبَرُ مِنْ خَلْقِ النَّاسِ وَ
البتہ پیدا کرنا ۶۰ف آسمانوں کا اور زمین کا بڑا ہے لوگوں کے بنانے سے ف۲

ع ۵ ۱۰

دعوئ سورت پر دلیل نقلی ۱۲

دوسری بار تسلی کا ذکر ۱۲

... دلیل ... ۱۲

پاس انبیاء علیہم السلام معجزات اور واضح دلائل لیکر نہیں
آتے تھے؟ قالوا بلےٰ جواب دینگے۔ کیوں نہیں، آتے تو
تھے۔ انہوں نے ہمیں اللہ کے احکام سنائے۔ ماننے والوں کو
جنت کی خوشخبری دی اور منکرین کو خدا کے عذاب سے ڈرایا۔
لیکن بدقسمتی سے ہم نے ان کی نہ سنی۔ قالوا فادعوا۔
اوقات دعا اور اسباب قبولیت کو تو تم نے دنیا میں ضائع
کردیا اور تم وہاں متنبہ نہ ہوئے، تم ایسے لوگوں کے حق میں
دعا کرنا ہمارے لئے تو ممکن نہیں۔ ہم نہ تمہارے لئے دعا کر
سکتے ہیں، نہ تمہاری درخواست قبول کرسکتے ہیں، بلکہ ہم تو تم
سے ہیں ہی بیزار۔ اس لئے تم خود ہی اللہ سے دعا مانگو لیکن
یہ بھی سن لو کفار و مشرکین کی دعا رائیگاں جاتی ہے اور
قبول نہیں ہوتی۔ (فادعوا) ای انتم لانفسکم فنحن
لا ندعوا لکم ولا نسمع منکم ولا نود خلاصکم ونحن
منکم براء ثم نخبرکم انہ سواء دعوتم اولم
تدعوا لا یستجاب لکم ولا یخفف عنکم (ابن کثیر ج ۴ ص ۸۳)
یا مطلب یہ ہے کہ اب اللہ کو پکارنے کی درخواست کرتے ہو
اب بھی اپنے ان خود ساختہ معبودوں ہی کو پکارو جن کو دنیا
میں مصائب و حاجات میں پکارا کرتے تھے۔ یہ انکی حسرت
و ندامت میں مزید اضافہ کرنے کے لئے کہا جائیگا۔ **۵۵ف**
انا لننصر رسلنا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ
کرام رضی اللہ عنہم کے لئے تسلی ہے۔ ہم اپنے پیغمبروں اور
ایمان والوں کی دنیا میں مدد کرتے ہیں، دشمنوں کے ہاتھوں
ہم انھیں ذلیل ہونے نہیں دیتے اور آخرت میں بھی انھیں
بہترین جزا دینگے اور ان کو اعلیٰ درجات پر فائز کریں گے۔
ویوم یقوم الاشھاد یہ علفتھا تبنا وماء باردا
کے قبیل سے ہے۔ اور اصل میں ہے ونجزیھم جزاء
حسنا یوم یقوم الاشھاد۔ قال الشیخ قدس سرہٗ
یوم لا ینفع۔ یہ یوم یقوم سے بدل ہے۔ جس دن انبیا
علیہم السلام، فرشتے اور دوسرے گواہ اللہ کی بارگاہ میں کھڑے
ہونگے۔ وہاں پورا پورا انصاف ہوگا۔ اس دن مشرکین کا کوئی حیلہ و بہانہ کامیاب نہ ہوگا اور وہ اللہ کی رحمت سے دُور کردیئے جائیں گے اور انکا ٹھکانہ نہایت ہی بُرا ہوگا۔
یعنی جہنم۔ **۵۶ف** ولقد اٰتینا موسیٰ۔ یہ دعوئے سورت پر دلیل نقلی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے۔ یعنی ہم نے موسیٰ کو تورات میں یہی پیغام ہدایت دیا تھا۔ اور بنی اسرائیل کے
لئے اس کو دستور بنایا تھا کہ میرے سوا کسی کو کارساز نہ بنانا۔ جیسا کہ سورۂ بنی اسرائیل رکوع ۱ میں ارشاد فرمایا واٰتینا موسی الکتٰب وجعلنٰہ ھدی لبنی اسرائیل

موضح قرآن ف۱ دوزخ کے فرشتے کہیں گے سفارش کرنا ہمارا کام نہیں ہے ہم تو عذاب پر مقرر ہیں سفارش کام ہے رسولوں کا رسولوں سے تو تم برخلاف ہی تھے ف۲ حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم دن میں سو سو بار استغفار کرتے گناہ سے ہر بندے سے قصور ہے اسکے موافق ہر کسی کو ضرور ہے استغفار ف۳ غرور یہ کہ اس پیغمبر سے ہم اوپر رہیں یہ ہونا نہیں۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی فرشتگان گواہی دہند ۱۲ ف۲ یعنی اعادۂ الیشان ۱۲۔

ان لا تتخذوا من دونی وکیلا ۵ اور پھر بنی اسرائیل کو اس کتاب (تورات) کا وارث بنایا جو اس پیغام ہدایت (توحید) پر مشتمل اور اہلِ دانش اور ارباب بصیرت کے لئے سراپا پند و نصیحت تھی۔

۵۷ فاصبر۔ یہ دوسری بار تسلّی کا ذکر ہے۔ دعوتِ توحید کے سلسلے میں مشرکین کی طرف سے آپ کو تکلیفیں اور اذیتیں پہنچیں گی۔ آپ صبر و تحمل سے ان کو برداشت کریں، اللہ کا وعدہ برحق ہے وہ ضرور آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو مشرکین پر غالب فرمائے گا۔ لیکن یہ وعدہ اپنے وقت معین پر پورا ہوگا جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام اور اُن کی قوم نے اسی پیغام توحید کی خاطر فرعون کے ہاتھوں مصیبتیں اٹھائیں۔ آخر اللہ نے ان کو غالب و منصور فرمایا اور فرعون اور اس کی قوم کو ان کی آنکھوں کے سامنے ذلیل و رسوا کرکے ہلاک کیا۔ آپ ان مصائب کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ کا پیغام پہنچاتے رہیں اور صبح شام شرک سے اللہ کی تنزیہ و تقدیس اور اس کی حمد و ثنا میں مصروف رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر قسم کے شرک سے پاک ہے اور سب کچھ کرنے والا وہی ہے۔ اس سلسلے میں اگر آپ سے کوئی ایسی لغزش صادر ہو جائے جو اگرچہ فی نفسہٖ گناہ نہ ہو، لیکن آپ کی شانِ رفیع کے شایان بھی نہ ہو تو اس کے لئے اللہ سے بخشش کی دعا مانگیں اور اس کی تلافی کی کوشش فرمائیں (واستغفر لذنبك) اقبل علی امر الدین وتلاف ماربما یفرط مما یعد بالنسبة الیك ذنبا وان لم یکنه (روح ج ۲۴ ص ۷۷)

۵۸ ان الذین یجادلون۔ یہ مجادلہ اور کٹ حجتی کرنے والوں پر زجر ہے۔ جو لوگ اللہ کی آیتوں میں دلیل و حجت کے بغیر جھگڑتے ہیں، وہ محض ضدی اور معاند ہیں۔ اصل میں ان کے دلوں میں کبر و غرور ہے۔ ان کا خیال ہے کہ اگر وہ پیغمبر علیہ السلام کو مان لیں تو انھیں متبع اور فرمانبردار بننا پڑیگا اور اس طرح ان کی سرداری اور بڑائی جاتی رہے گی۔ لیکن اگر پیغمبر (علیہ السلام) کو نہ مانیں تو ان کی عظمت و ریاست قائم رہیگی۔ فرمایا ان کا یہ خیال خام ہے پیغمبر علیہ السلام کی مخالفت و عداوت سے وہ اپنی بڑائی اور عظمت کو قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ ہم ان کی اس آرزو کو خاک میں ملا دیں گے اور دنیا میں ان کو ذلیل و رسوا کر دیں گے۔ ھٰؤلاء قوم رأوا انھم ان اتبعوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قل ارتفاعھم ونقصت احوالھم وانھم یرتفعون اذا لم یکونوا تبعا، فاعلم اللہ عز وجل انھم لایبلغون الارتفاع الذی املوہ بالتکذیب (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۲۴)

۵۹ فاستعذ باللہ۔ آپ ان معاندین کی شرارتوں اور کج بحثیوں پر برافروختہ نہ ہوں، بلکہ صبر و تحمل سے کام لیں، اگر کسی وقت بتقاضائے بشریت طبیعت میں تیزی آ جائے تو آپ اس سے اللہ کی پناہ مانگیں قالہ الشیخ رحمہ اللہ تعالےٰ یا مطلب یہ ہے کہ ان حُسّاد اور معاندین کے مکر و فریب سے اللہ کی پناہ مانگیں کیونکہ وہی سب کچھ سننے اور دیکھنے والا ہے۔ وہ معاندین کے جدالِ خصام سے بھی باخبر ہے اور آپ کے حال سے بھی۔ ہر ایک کو اس کے حال کے مطابق جزاء و سزا دے گا۔ انہ ھو السمیع البصیر ۵ یہ ماقبل کے لئے علت ہے یعنی اسی سے پناہ اس لئے مانگیں کہ سب کچھ سننے والا اور سب کچھ دیکھنے والا وہی ہے۔

۶۰ لخلق السمٰوٰت۔ یہ ثبوت قیامت پر دلیل انی ہے۔ النار یعرضون علیھا الخ میں تخویف اخروی کا ذکر تھا۔ اور تخویف اخروی تب ہی ہو سکتی ہے کہ قیامت آئے، اس لئے یہاں قیامِ قیامت پر دلیل ذکر کی گئی۔ یہ مجادلین اور معاندین جنہیں تعداد میں اکثریت حاصل ہے اتنا بھی نہیں سوچتے کہ زمین و آسمان کو پیدا کرنا انسانوں کے پیدا کرنے سے کہیں زیادہ بڑا کام ہے، تو جس قادرِ مطلق نے زمین و آسمان کو پیدا کر لیا۔ جیسا کہ تمام مشرکین کا بھی ایمان ہے۔ اس کے لئے انسانوں کو دوبارہ پیدا کر لینا کون مشکل کام ہے وما یستوی الاعمٰی والبصیر۔ یہ ثبوت قیامت پر دلیل لمی ہے۔ اندھا (کافر) جو دلائل قدرت اور آیاتِ توحید کو نہیں دیکھتا اور ان میں غور و فکر نہیں کرتا اور بصیر (مومن) جو آیاتِ قدرت اور دلائل وحدانیت کو دیکھتا اور ان کو مانتا ہے یہ دونوں برابر نہیں ہو سکتے، بعنوانِ دیگر مومن صالح اور کافر بدکار باہم یکساں نہیں ہیں۔ اول الذکر اللہ کی طرف سے ثواب جزیل اور اجر عظیم کے مستحق ہیں جبکہ آخر الذکر عقاب شدید اور عذاب الیم کے مستحق ہیں۔ لیکن یہ جزاء و سزا دنیا میں تو ظاہر نہیں ہوتی۔ اس لئے لامحالہ اس دنیا کی زندگی کے بعد کوئی ایسا وقت ہونا چاہیئے جس میں مومن و کافر کی جزاء و سزا کماحقہ ظاہر ہو، اسی کا نام دار آخرت ہے۔

۶۱ ان الساعة۔ یہ ثبوت قیامت کا دعوےٰ ہے۔ قیامت لامحالہ آنے والی ہے، اس کے آنے میں کوئی شک نہیں لیکن اس کے باوجود اکثر لوگ یعنی کفار ایسی یقینی اور قطعی چیز کا بھی انکار کرتے ہیں۔

۶۲ وقال ربکم۔ یہ دعوائے سورت کا دوسری بار ذکر ہے، تمہارے پروردگار کا اعلان عام ہے میرے بندو! مصائب و حاجات میں ما فوق الاسباب صرف مجھے ہی پکارو، اگر میں چاہوں گا تو تمہاری دعا کو قبول کر لوں گا۔ استجب لکم ان شئت۔ جیسا کہ دوسری جگہ ہے عجلنا لہ فیھا ما نشآء لمن نرید (بنی اسرائیل ع ۲) نیز فرمایا فیکشف ما تدعون الیہ ان شآء (انعام ع ۴) یا مطلب یہ ہوگا کہ تم مجھے پکارو، تمہاری دعائیں قبول کرنے کی طاقت مجھ ہی میں ہے میرے سوا کوئی دعا اور پکار کو نہ سُن سکتا ہے، نہ قبول کر سکتا ہے۔ ان الذین یستکبرون جو لوگ صرف مجھے

ہی پکارنے سے استکبار کرتے ہیں، صرف مجھے ہی پکارنے پر اکتفا نہیں کرتے اور میرے سوا اوروں کو بھی پکارتے ہیں وہ لامحالہ ذلیل و رسوا ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔ عبادت کے معنی یہاں دعا اور پکار کے ہیں کیونکہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ عن عبادتی عن دعائی والدعاء مخ العبادۃ (جامع البیان ص ۷۰۴) ای عن دعائی وتوحیدی (ابن کثیر ج ۴ ص ۸۶) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان الدعاء ھو العبادۃ اس کے بعد آپنے بطور استدلال یہی آیت تلاوت فرمائی وقال ربکم ادعونی (الآیۃ) اس حدیث کی ائمہ حدیث وتفسیر ابن جریر، ابو داؤد، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ، ابن ابی حاتم نے تخریج کی ہے

لٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿۵۷﴾ وَمَا یَسْتَوِی الْاَعْمٰی

لیکن بہت لوگ نہیں سمجھتے ۱ اور برابر نہیں اندھا

وَالْبَصِیْرُ ۙ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَلَا

اور آنکھوں والا اور نہ ایماندار جو بھلے کام کرتے ہیں اور نہ

الْمُسِیْٓءُ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۵۸﴾ اِنَّ السَّاعَةَ لَاٰتِیَةٌ

بدکار تم بہت کم سوچ کرتے ہو ۲ ۶۱ تحقیق قیامت آنی ہے

لَّا رَیْبَ فِیْهَا وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ ﴿۵۹﴾ وَقَالَ

اس میں دھوکا نہیں ولیکن بہت لوگ نہیں مانتے اور کہتا ہے

رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَكْبِرُوْنَ

۶۲ تمہارا رب مجھ کو پکارو کہ پہنچوں تمہاری پکار کو بے شک جو لوگ تکبر کرتے ہیں

عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِیْنَ ﴿۶۰﴾ اَللّٰهُ

میری بندگی سے اب داخل ہوں گے دوزخ میں ذلیل ہو کر ۳ اللہ ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا ؕ

جس نے ۶۳ بنایا تمہارے واسطے رات کو کہ اس میں چین پکڑو اور دن بنایا دیکھنے کا

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ

اللہ تو فضل والا ہے لوگوں پر اور لیکن بہت

النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ ﴿۶۱﴾ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خَالِقُ

لوگ حق نہیں مانتے وہ اللہ ہے رب تمہارا ہر

كُلِّ شَیْءٍ ۘ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۫ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۶۲﴾ كَذٰلِكَ

چیز بنانے والا کسی کی بندگی نہیں اسکے سوائے پھر کہاں سے پھرے جاتے ہو اسی طرح

یُؤْفَكُ الَّذِیْنَ كَانُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ یَجْحَدُوْنَ ﴿۶۳﴾ اَللّٰهُ

پھرے جاتے ہیں جو لوگ کہ اللہ کی باتوں سے منکر ہوتے رہتے ہیں اللہ ۶۴ ہے

ع ۶

منزل ۶

۱ اثبات قیامت پر دلیل نقلی ۱۲
۲ دعوی اثبات قیامت ۱۲
۳ ذکر دعوی بار دوم ۱۲
۴ توحید پر پہلی دلیل عقلی ۱۲
۵ ثمرہ دلیل اول ۱۲
۶ دوسری عقلی دلیل ۱۲

(ابن کثیر) اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الدعاء مخ العبادۃ (خازن ج ۶ ص ۱۰۱ بحوالہ ترمذی) دعاء عبادت کا مغز ہے اور اسکا اعلیٰ ترین فرد ہے ۶۳ اللہ الذی جعل۔ یہ توحید پر پہلی عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے رات کو تمہارے آرام کے لئے تاریک اور دن کو تمہارے کام کاج کے لئے روشن بنایا۔ بیشک اللہ اپنے بندوں پر بڑا مہربان اور متفضل ہے، لیکن اکثر لوگ اس کے انعامات کا شکر ادا نہیں کرتے۔ ذٰلکم اللہ ربکم الخ یہ دلیل کا نتیجہ و ثمرہ ہے۔ یہ اللہ جو صفات بالا سے متصف ہے، نظام شمسی (نظام کائنات) جس کے ہاتھ میں ہے وہی تمہارا رب ہے ہر چیز کا خالق، لہذا اس کے سوا کوئی الٰہ نہیں، بس صرف اسی کی عبادت کرو اور مصائب و حاجات میں مافوق الاسباب صرف اسی کو پکارو۔ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے ایسے روشن دلائل کے باوجود تم کدھر الٹے جا رہے ہو، تمہاری عقل و فکر کو کیا ہو گیا ہے۔ اللہ کے سوا ایسوں کو معبود اور کارساز ٹھہرا رکھا ہے جو بالکل عاجز ہیں۔ فکیف ومن ای جھۃ تصرفون من عبادتہ سبحانہ الی عبادۃ غیرہ عزوجل۔ (روح ج ۲۴ ص ۸۳) کذلک یؤفک الخ جو لوگ محض ضد و عناد کی وجہ سے اللہ کی آیتوں کا انکار کریں اور انصاف سے ان میں غور و فکر نہ کریں انکی عقل اسی طرح ماری جاتی ہے اور وہ سیدھی راہ سے بھٹک جاتے ہیں ای کل من جحد بایات اللہ ولم یتأملھا ولم یطلب الحق افک کما افکوا (مدارک ج ۴ ص ۶۴) ۶۴ اللہ الذی۔ یہ دوسری عقلی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی نے تمہارے لئے زمین کو جائے قرار اور آسمان کو چھت بنا دیا اور تمہیں نہایت ہی حسین و جمیل شکل و صورت میں پیدا فرمایا اور پھر نہایت عمدہ اور پاکیزہ چیزوں سے تمہیں روزی عطا فرمائی۔ ذٰلکم اللہ ربکم یہ دلیل ثانی کا ثمرہ ہے۔ یہ اللہ جو صفات بالا سے متصف ہے وہی تمہارا رب اور کارساز ہے۔ کیسا عالیشان ہے وہ اللہ برکات دہندہ، جگ داتا، سارے جہانوں کا پروردگار۔ ھو الحی الخ اس کے علاوہ وہ زندۂ جاوید ہے اس پر کبھی موت نہیں آئیگی، اس کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں۔ فادعوہ مخلصین لہ الدین ط یہ تیسری بار دعوائے سورت کا ذکر ہے۔ فاء فصیحہ ہے۔ جب وہ زندۂ جاوید ہے اور اس کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں تو پھر مصائب و حاجات میں صرف اسی کو پکارو اور

موضح قرآن ف۱ یعنی دوسری بار پیدا ہونا محال جانتے ہیں ف۲ یعنے ایک دن چاہیئے کہ اُن کا فرق کھلے۔ ف۳ بندگی کی شرط ہے اپنے ربّ سے مانگنا نہ مانگنا غرور ہے۔ اگر دنیا نہ مانگے تو مغفرت ہی مانگے اور اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پکار کو پہنچتا ہے سو برحق بات ہے مگر یہ نہیں کہ ہر بندے کی ہر دعا قبول کرے اپنی مرضی کے موافق مالک ہے اپنی خوشی کرتا ہے۔

اس کی پکار میں کسی کو شریک نہ کرو الحمد للہ رب العالمین ٥ یہ ماقبل کی دلیل ہے صرف اسی کو پکارو، اس لئے کہ تمام صفات کارسازی اسی کے ساتھ مختص ہیں اور وہ سارے جہانوں کا پروردگار اور مربّی ہے۔ یہانتک سورت کا پہلا حصّہ ختم ہوا۔

دوسرا حصّہ

٦٥ قل انی نہیت۔ یہاں سے سورت کا دوسرا حصّہ شروع ہوتا ہے۔ اس حصّے میں پہلے حصّے کے مضامین کا اعادہ کیا گیا ہے۔ اس آیت میں دلیل وحی کا اعادہ ہے۔ میرے پروردگار نے مجھ پر وحی کے ذریعے سے آیات بینات اور دلائل و براہین نازل فرما کر مجھے روک دیا ہے کہ میں ان معبودانِ باطلہ کی عبادت کروں اور ان کو پکاروں جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ نیز مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں رب العالمین کا فرمانبردار بندہ رہوں اور اس کے سوا کسی کو نہ پکاروں **٦٦** و ھو الذی خلقکم۔ یہ دلیل عقلی کا اعادہ ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ ہی ہے جس نے تمہارے باپ آدم کو مٹی سے پیدا فرمایا پھر نطفے سے اس کی نسل کا سلسلہ شروع کیا، نطفے کو رحم مادر میں محض اپنی قدرت سے گوشت کے لوتھڑے کی شکل میں تبدیل کر دیا، پھر اس سے کامل الخلقت بچّہ پیدا کیا، پھر تمہیں زندگی عطا کی یہانتک کہ تم جوانی کو پہنچے پھر مزید زندگی عطا فرمائی یہانتک کہ تم بڑھاپے کو پہنچ گئے۔ لتبلغوا اور لتکونوا دونوں سے پہلے یبقیکم مقدر ہے (مدارک) تم میں سے کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو جوانی یا بڑھاپے سے پہلے ہی موت کا جام پی لیتے ہیں۔ یہ سب کچھ اس لئے کرتا ہے تاکہ تم اپنے معین وقت (اجل موت) تک پہنچ جاؤ اور اس کے کمال قدرت میں غور و فکر کر کے اس کی ربوبیت اور اس کی وحدانیت کو سمجھ جاؤ۔ ھو الذی یحی و یمیت جیسے زندگی اس کے ہاتھ میں ہے اسی طرح موت بھی اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے، بلکہ سارا نظام کائنات ہی اس کے زیر تصرف ہے۔ اس کے لئے کوئی کام مشکل نہیں، وہ جس کام کا فیصلہ فرما لیتا ہے، اس کے سرانجام ہونے کے لئے اس کا ارادہ ہی کافی ہوتا ہے۔ ادھر ارادہ فرمایا، اُدھر کام مکمل ہو گیا۔ بس یہی قادر مطلق اور متصرف علے الاطلاق تم سب کا معبود اور کارساز ہے، اس کے سوا کسی کو حاجات میں غائبانہ مت پکارو۔

ثمرہ دلیل دوم ۱۲

۲ ذکر دعویٰ بار

سوم ۱۲

۳ اعادہ دلیل وحی ۱۲

۴ اعادہ دلیل عقلی ۱۲

الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً وَّ

جس نے بنایا تمہارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو عمارت اور

صَوَّرَکُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَکُمْ وَ رَزَقَکُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ ؕ

صورت بنائی تمہاری تو اچھی بنائیں صورتیں تمہاری اور روزی دی تمکو ستھری چیزوں سے

ذٰلِکُمُ اللّٰہُ رَبُّکُمْ ۚۖ فَتَبٰرَکَ اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٤﴾ ھُوَ الْحَیُّ

وہ اللہ ہے رب تمہارا سو بڑی برکت ہے اللہ کی جو رب ہے سارے جہان کا ف۱ وہ وہی ہے زندہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَادْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ؕ

والا کسی کی بندگی نہیں اسکے سوائے سو اسکو پکارو خالص کر کر اس کی بندگی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٥﴾ قُلْ اِنِّیْ نُھِیْتُ اَنْ

سب خوبی اللہ کو جو رب ہے سارے جہان کا تو کہہ ٦٥ مجھ کو منع کر دیا کہ

اَعْبُدَ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَمَّا جَآءَنِیَ

پوجوں ان کو جن کو تم پکارتے ہو سوائے اللہ کے جب پہنچ چکیں میرے پاس

الْبَیِّنٰتُ مِنْ رَّبِّیْ ؗ وَ اُمِرْتُ اَنْ اُسْلِمَ لِرَبِّ

کھلی نشانیاں میرے رب سے اور مجھ کو حکم ہوا کہ تابع رہوں جہان کے پروردگار

الْعٰلَمِیْنَ ﴿٦٦﴾ ھُوَ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ

کا وہی ہے ٦٦ جس نے بنایا تم کو خاک سے پھر

مِنْ نُّطْفَۃٍ ثُمَّ مِنْ عَلَقَۃٍ ثُمَّ یُخْرِجُکُمْ طِفْلًا

پانی کی بوند سے پھر خون جمے ہوئے سے پھر تم کو نکالتا ہے بچہ

ثُمَّ لِتَبْلُغُوْٓا اَشُدَّکُمْ ثُمَّ لِتَکُوْنُوْا شُیُوْخًا ۚ وَ

پھر جب تک کہ پہنچو اپنے پورے زور کو پھر جب تک کہ ہو جاؤ بوڑھے اور

مِنْکُمْ مَّنْ یُّتَوَفّٰی مِنْ قَبْلُ وَ لِتَبْلُغُوْٓا اَجَلًا مُّسَمًّی

کوئی تم میں ایسا ہے کہ مر جاتا ہے پہلے اس سے اور جب تک کہ پہنچو لکھے وعدے کو

موضح قرآن

ف۱ سب جانوروں سے انسان کی صورت بہتر اور روزی ستھری ہے۔

ف٦٧ الم تر الی الذین - یہ مجادلین پر زجر کا اعادہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معاندین کے قابل تعجب رویے کی طرف متوجہ کرنا مقصود ہے۔ ان ضدی لوگوں کا حال بھی عجیب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی آیاتِ بیّنات میں خواہ مخواہ کٹ حجتی اور جدال کرتے ہیں، حالانکہ یہ آیات ایسی واضح اور روشن ہیں کہ ان میں غور و فکر ان کو دولتِ ایمان و ایقان تک پہنچا دے اور بے معنی جدال و نزاع سے انھیں روک دے، لیکن اس کے باوجود کس طرح وہ ہدایت سے پھیرے جا رہے ہیں ف٦٨ الذین کذبوا بالکتب۔ یہاں سے لیکر فبئس مثوی المتکبرین تک تخویف اخروی کا اعادہ ہے۔ الذین کذبوا - الذین یجادلون سے بدل ہے۔ یا اسکی صفت ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی کتاب کو جھٹلایا اور خاص طور سے اس مسئلہ توحید کا انکار کیا جس کی تبلیغ کے لئے ہم نے تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کو بھیجا۔ جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الٰہ الا انا فاعبدون ○ (الانبیاء ع ۲) ان لوگوں کو تکذیب و انکار اور جدال و خصام کے انجامِ بد کا اس وقت خوب پتہ چلیگا جب قیامت کے دن ان کی گردنوں میں طوق اور ان کے پاؤں میں بیڑیاں ہوں گی اور انھیں بھڑکتی آگ میں جھونک دیا جائیگا۔ الاغلال غل کی جمع ہے یعنی گلے کا طوق اور السلاسل، سلسلۃ کی جمع ہے یعنی بیڑی جو قیدیوں کے پاؤں میں ڈالی جاتی ہے اس لئے یہاں والسلاسل کی خبر محذوف ہے اور یہ علفتہا تبنا و ماءً باردا کے قبیل سے ہے اصل میں تھا اذ الاغلال فی اعناقھم والسلاسل فی ارجلھم (جلالین) کیونکہ بیڑیاں پاؤں میں ڈالی جاتی ہیں ف٦٩ ثم قیل لھم تحسیر و توبیخ کے طور پر فرشتے ان سے کہیں گے کہ آج کہاں ہیں تمہارے کارساز اور شفعاء (سفارشی) جن کو تم اللہ کی الوہیت میں شریک کیا کرتے تھے؟ آج ان کو بلاؤ نا تاکہ تمہیں جہنم کے عذاب سے بچائیں۔ قالوا ضلوا عنا فوری طور پر جواب دینگے کہ جی آج تو وہ کہیں نظر نہیں آتے، ہم بلائیں کس کو؟ اس کے فوراً بعد وہ سنبھلیں گے اور خیال کرینگے کہ ہم نے اپنے جرم کا اقبال کرلیا، جرم کا سرے سے انکار کرو شاید اس طرح بچاؤ کی کوئی صورت نکل آئے چنانچہ اس کے فوراً بعد کہیں گے۔ نہیں! نہیں!! ہم بھول گئے، بلکہ ہم تو دنیا میں اللہ کے سوا کسی کو پکارتے ہی نہ تھے۔ اللہ تعالیٰ کافروں کو ان کے جدال و عناد کی وجہ سے یوں بھٹکائیگا اور حیران و سرگرداں کردیگا کہ وہ دروغ گوئی پر اتر آئینگے حالانکہ انھیں یقین ہوگا کہ یہاں جھوٹ اور غلط بیانی سے بھی کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

وَلَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ﴿٦٧﴾ هُوَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ فَإِذَا
اور تاکہ تم سوچو ف وہی ہے جو جِلاتا ہے اور مارتا ہے پھر جب
قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُن فَيَكُونُ ﴿٦٨﴾ أَلَمْ ع ١٢
حکم کرے کسی کام کو تو یہی کہے اس کو کہ ہو جا وہ ہو جاتا ہے تونے نہ
تَرَ إِلَى الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ أَنَّىٰ يُصْرَفُونَ ﴿٦٩﴾
دیکھا ان کو ف٦٧ جو جھگڑتے ہیں اللہ کی باتوں میں کہاں سے پھیرے جاتے ہیں
الَّذِينَ كَذَّبُوا بِالْكِتَابِ وَبِمَا أَرْسَلْنَا بِهِ رُسُلَنَا فَسَوْفَ
وہ لوگ کہ جنہوں نے ف٦٨ جھٹلایا اس کتاب کو اور اسکو کہ بھیجا ہمنے اپنے رسولوں کیساتھ
يَعْلَمُونَ ﴿٧٠﴾ إِذِ الْأَغْلَالُ فِي أَعْنَاقِهِمْ وَ
سو آخر جان لیں گے جب طوق پڑیں ان کی گردنوں میں اور
السَّلَاسِلُ يُسْحَبُونَ ﴿٧١﴾ فِي الْحَمِيمِ ثُمَّ فِي النَّارِ
زنجیریں سبھی گھسیٹے جائیں جلتے پانی میں پھر آگ میں ان کو
يُسْجَرُونَ ﴿٧٢﴾ ثُمَّ قِيلَ لَهُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ تُشْرِكُونَ ﴿٧٣﴾
جھونک دیں پھر ف٦٩ ان کو کہیں کہاں گئے جن کو تم شریک بتلایا کرتے تھے
مِن دُونِ اللَّهِ قَالُوا ضَلُّوا عَنَّا بَل لَّمْ نَكُن نَّدْعُو
اللہ کے سوائے بولیں وہ ہم سے چوک گئے کوئی نہیں ہم تو پکارتے نہ تھے
مِن قَبْلُ شَيْئًا كَذَٰلِكَ يُضِلُّ اللَّهُ الْكَافِرِينَ ﴿٧٤﴾
پہلے کسی چیز کو اسی طرح بچلاتا ہے اللہ منکروں کو ف٧٠
ذَٰلِكُم بِمَا كُنتُمْ تَفْرَحُونَ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ
یہ بدلہ ف٧١ اسکا جو تم اترائے پھرتے تھے زمین میں ناحق
وَبِمَا كُنتُمْ تَمْرَحُونَ ﴿٧٥﴾ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ
اور اسکا جو تم اکڑتے تھے داخل ہو جاؤ دروازوں میں دوزخ کے

تخویف اخروی

انہ تعالیٰ یحیرھم فی امرھم حتی یفزعون الی الکذب مع علمھم بانہ لا ینفعھم (روح ج ۲۴ ص ۸۶) یا مطلب یہ ہے کہ آج ہم پکاریں کس کو؟ آج ہم پر یہ حقیقت کھل گئی ہے کہ دنیا میں ہم کسی معتدبہ چیز کو پکارتے ہی نہ تھے، ہم جنہیں کارساز سمجھ کر پکارتے رہے وہ نہ نافع تھے نہ ضار ہماری وہ ساری محنت ضائع ہوئی۔ ای بل تبین لنا الیوم انا لم نکن نعبد فی الدنیا شیئا یعتد بہ (روح) لم نکن ندعوا من قبل شیئا ینفعنا او یدفع عنا المکروہ (مظہری ج ۸ ص ۲۷۶) ف٧٠ ذلکم بما کنتم

موضح قرآن ف یعنے اتنے احوال تم پر گذرے شاید ایک حال اور بھی گذرے وہ مر کر جینا ف۲ اول منکر ہو چکے تھے کہ ہم نے شریک نہیں پکڑا اب گھبرا کر منہ سے نکل جاویگا پھر سنبھل کر انکار کرینگے تو وہ انکار ان کا اللہ نے بچلا دیا اس حکمت سے۔

یہ دردناک عذاب تمہیں اس لئے دیا جائے گا کہ دنیا میں غیر الحق (باطل) یعنی شرک اور معاصی پر خوش وخرم رہتے تھے۔ بغیر الحق وھو الشرك وعبادة الاوثان (مدارک ج ۴ ص ۵۹) وھو الشرك والمعاصی (روح ج ۲۴ ص ۸۷) اور مشرک پیشواؤں کے پیدا کردہ شبہات میں پھنس کر باطل پر مسرور ومطمئن ہو کر اکڑتے اور اتراتے تھے اور اہل حق کو حقیر جانتے تھے ادخلوا ابواب جھنم۔ لہٰذا اب جہنم کے سوا تمہارا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اب جہنم کے ساتوں دروازوں سے جہنم میں ہمیشہ رہنے کے لئے داخل ہو جاؤ۔ یہ جہنم متکبرین کا کیسا ہی بدترین ٹھکانا ہے **۷۱** فاصبر ان وعد اللہ حق۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی کا اعادہ ہے۔ آپ مشرکین کی ایذاؤں پر صبر کریں آخرکار غلبہ آپ ہی کو

خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ ﴿۷۶﴾ فَاصْبِرْ
سدا رہنے کو اس میں سو کیا برا ٹھکانا ہے غرور والوں کا سو تو ٹھہرا رہ
اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ ۚ فَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ
بیشک **۷۱** وعدہ اللہ کا ٹھیک ہے پھر اگر ہم دکھلا دیں تجھ کو کوئی وعدہ جو
نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ فَاِلَيْنَا يُرْجَعُوْنَ ﴿۷۷﴾ وَلَقَدْ
ہم ان سے کرتے ہیں یا قبض کر لیں تجھ کو ہر حالت میں ہماری ہی طرف پھر آئینگے اور **۷۲** ہم
اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ
نے بھیجے ہیں بہت رسول تجھ سے پہلے بعضے ان میں وہ ہیں کہ سنایا ہم نے تجھ کو انکا احوال
وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ
اور بعضے ہیں کہ نہیں سنایا اور کسی رسول کو مقدور نہ تھا
اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِذَا جَآءَ اَمْرُ اللّٰهِ
کہ لے آتا کوئی نشانی مگر اللہ کے حکم سے پھر جب آیا حکم اللہ کا
قُضِيَ بِالْحَقِّ وَخَسِرَ هُنَالِكَ الْمُبْطِلُوْنَ ﴿۷۸﴾ اَللّٰهُ
فیصلہ ہو گیا انصاف سے اور ٹوٹے میں پڑے اس جگہ جھوٹے اللہ ہے **۷۳**
الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَنْعَامَ لِتَرْكَبُوْا مِنْهَا وَ
جس نے بنا دیئے تمہارے واسطے چوپائے تاکہ سواری کرو بعضوں پر اور
مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ﴿۷۹﴾ وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَلِتَبْلُغُوْا
بعضوں کو کھاتے ہو اور ان میں تمکو بہت فائدے ہیں اور تاکہ پہنچو
عَلَيْهَا حَاجَةً فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَعَلَيْهَا وَعَلَى
ان پر چڑھ کر کسی کام تک جو تمہارے جی میں ہو اور ان پر اور
الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ ﴿۸۰﴾ وَيُرِيْكُمْ اٰيٰتِهٖ ۖ فَاَيَّ اٰيٰتِ
کشتیوں پر لدے پھرتے ہو اور دکھلاتا ہے تم کو اپنی نشانیاں پھر کون کونسی نشانیوں کو

ع ۸ ۱۳

نصیب ہوگا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے جو برحق ہے اور اپنے وقت پر ضرور پورا ہوگا۔ فاما نرینك الخ یہ تخویف دنیوی ہے۔ ہمارا وعدہ ہے کہ آپ غالب ومنصور ہوں گے اور آپ کے دشمن مغلوب ومقہور۔ اب ہم آپ کی زندگی ہی میں آپ کے دشمنوں کو بعض موعودہ سزا دیدیں گے اور آپ بچشم خود دنیا ہی میں ملاحظہ فرمالیں گے جیسا کہ جنگ بدر وغیرہ میں قتل اور قید وبند۔ اور اگر ہم اُن کو سزا دینے سے پہلے ہی آپ کو وفات دے دیں تو آخرت میں ان کو سزا دینگے کیونکہ وہ ہمارے پاس واپس آئیںگے اور میدان حشر میں ہمارے سامنے حاضر کئے جائینگے **۷۲** ولقد ارسلنا۔ یہ دلیل نقلی کا اعادہ ہے۔ یہ دلیل نقلی اجمالی ہے تمام انبیاء علیہم السلام سے۔ تمام گذشتہ انبیاء علیہم السلام کو اسی دعوے کیساتھ بھیجا گیا۔ ان میں سے بعض کا ذکر ہم نے آپ سے کیا ہے اور بعض کا ذکر نہیں کیا۔ لیکن ہرحال دعوت سب کی ایک ہی تھی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود اور کارساز نہیں۔ لہٰذا حاجات ومصائب میں صرف اُسی کو پکارو۔ وماکان لرسول الخ یہ سوال مقدر کا جواب ہے۔ مشرکین از راہِ عناد کہتے ہم تب مانیں گے اگر پیغمبر علیہ السلام ہمیں مطلوبہ معجزہ دکھائے فرمایا معجزہ دکھانا پیغمبر کے اختیار میں نہیں کہ جب کوئی اس سے مطالبہ کرے فوراً دکھادے، بلکہ معجزہ اللہ کے اختیار میں ہے، جب اللہ تعالیٰ چاہے بتقاضائے حکمت بالغہ، پیغمبر علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر فرمادے۔ فالمعجزات علی تشعب فنونها عطایا من اللہ تعالیٰ قسمها بینھم حسبما اقتضته مشیئته المبنیة علی الحکم البالغة کسائر القسم لیس لھم اختیار فی ایثار بعضها والاستبداد باتیان المقترح بها (روح ج ۲۴ ص ۸۹)۔ فاذا جآء امر اللہ الخ جب اللہ کے عذاب کا معین وقت آپہنچتا ہے تو حق بات کا فیصلہ کر دیا جاتا ہے یعنی انبیاء علیہم السلام اور ان کے متبعین کو غالب کیا جاتا ہے اس وقت باطل پرست خسارے میں رہتے ہیں۔ کیونکہ ان کو رسوا کن اور ذلت آمیز عذاب کے ساتھ تباہ وبرباد کر دیا جاتا ہے **۷۳** اللہ الذی جعل یہ بھی دلیل عقلی کا اعادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں انعامات واحسانات دیکھو۔ اسی نے تمہارے لئے کئی قسم کے چوپائے پیدا فرمائے ہیں۔ کچھ تو ایسے ہیں جن پر تم سواری کرتے ہو، مثلاً اونٹ اور گھوڑے اور کچھ ایسے ہیں جن کا گوشت کھاتے ہو مراد حلال مویشی ہیں اس کے علاوہ ان سے تم اور کئی قسم کے فوائد ومنافع حاصل کرتے ہو۔ دودھ، اون اور چمڑے وغیرہ سے اور اپنی نہایت اہم ضرورتیں پوری کرتے ہو مثلاً اپنا ساز وسامان اور مال تجارت وغیرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ ان پر لاد کر لے جاتے ہو۔ یہ سواریاں تو خشکی کے سفر میں کام آتی ہیں اور دریاؤں اور سمندروں کا سفر طے کرنے کے لئے کشتیوں اور بحری جہازوں پر سواری کرتے ہو۔ ویریکم اٰیته الخ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی وحدانیت اور کمال قدرت کی کس قدر نشانیاں دکھاتا ہے۔ بتاؤ کس کس نشانی کا انکار کروگے اور اس کی وحدانیت کو چھوڑ کر غیر اللہ کو پکاروگے؟ ای اٰیته الدالة علی وحدانیته و

قدیر (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۳۵) ۷۴ افلم یسیروا فی الارض۔ یہ تخویف دنیوی کا اعادہ ہے۔ کیا ان مشرکین مکہ نے زمین میں چل پھر کر ان سرکش قوموں کا انجام نہیں دیکھا جو ان سے پہلے گذر چکی ہیں جو تعداد میں ان سے زیادہ، قوت میں ان سے بڑھ کر اور کارناموں میں اُن سے بہت آگے تھیں۔ جب انھوں نے عناد و سرکشی سے کام لیا اور پیغام توحید کو ٹھکرا دیا، تو ہم نے ان کو دنیا ہی میں ہلاکت کے گڑھے میں دھکیل دیا۔ اس وقت نہ مال و دولت ان کے کام آئی اور نہ ان کے معبودانِ باطلہ ہی نے اُن کو ہماری گرفت سے بچایا جن کو وہ دنیا میں کارساز سمجھ کر پکارا کرتے تھے۔ جیسا کہ سورہ ہود ع ۹ میں فرمایا:۔ فما اغنت عنھم اٰلھتھم التی یدعون من دون

اللہ تنکرون ۸۱ افلم یسیروا فی الارض فینظروا

اپنے رب کی نہ مانو گے — کیا ۷۴ پھرے نہیں وہ ملک میں کہ دیکھ لیتے

کیف کان عاقبۃ الذین من قبلھم کانوا

کیسا انجام ہوا ان سے پہلوں کا وہ تھے

اکثر منھم واشد قوۃ واٰثارا فی الارض فما

ان سے زیادہ اور زور میں سخت اور نشانیوں میں جو چھوڑ گئے زمین پر پھر

اغنی عنھم ما کانوا یکسبون ۸۲ فلما جاءتھم

کام نہ آیا ان کے جو وہ کماتے تھے — پھر جب ۷۵ پہنچے انکے پاس

رسلھم بالبینٰت فرحوا بما عندھم من العلم

رسول اُن کے کھلی نشانیاں لے کر اترانے لگے اس پر جو ان کے پاس تھی خبر

وحاق بھم ما کانوا بہ یستھزءون ۸۳ فلما

اور الٹ پڑی اُن پر وہ چیز جس پر ٹھٹھا کرتے تھے — پھر جب ۷۶

راوا باسنا قالوا اٰمنا باللہ وحدہ وکفرنا

انھوں نے دیکھ لیا ہماری آفت کو بولے ہم یقین لاتے اللہ اکیلے پر اور ہم نے چھوڑ دیں

بما کنا بہ مشرکین ۸۴ فلم یک ینفعھم

وہ چیزیں جن کو شریک بتلاتے تھے — پھر نہ ہوا کہ کام آئے اُن کو

ایمانھم لما راوا باسنا ط سنت اللہ التی

یقین لانا اُن کا جس وقت دیکھ چکے ہمارا عذاب رسم پڑی ہوئی اللہ کی جو

قد خلت فی عبادہ ج وخسر ھنالک

چلی آئی ہے اس کے بندوں میں اور خراب ہوئے اس جگہ

الکٰفرون ۸۵

منکر

ع ۹
۱۴

مرا
اعادہ تخویف دنیوی
۱۲

اللہ من شیئ لما جاء امر ربک۔ نیز فرمایا فلولا نصرھم الذین اتخذوا من دون اللہ قربانا اٰلھۃ (احقاف ع ۴) ۷۵ فلما جاءتھم رسلھم جب انبیاء علیہم السلام کھلے معجزات اور روشن دلائل لے کر ان کے پاس آئے تو ان کی پیروی کرنے کے بجائے وہ اپنے علم و عقیدے پر ہی خوش اور مطمئن رہے کہ وہ جو کچھ کر رہے ہیں درست ہے اور جن معبودانِ غیر اللہ کو پکارتے ہیں وہ ان کی پکار سنتے اور ان کی مدد کرتے ہیں۔ انھوں نے چونکہ اپنے باپ دادا کو اسی روش پر پایا ہے، اس لئے وہ ان کی روش پر ہی چلیں گے۔ کما قال تعالیٰ۔ انا وجدنا اٰباءنا علی امۃ فانا علی اٰثارھم مقتدون (زخرف ع ۲) المراد بالعلم عقائدھم الزائغۃ و شبھھم الداحضۃ (روح ج ۲۴ ص ۹۱) یہ مشرکین اپنے عقائد باطلہ پر نازاں تھے اور انبیاء علیہم السلام اور ان کی تعلیمات حقہ سے استہزاء و تمسخر کرتے تھے۔ آخر اس استہزاء و تمسخر کا مزہ ان کو دنیا ہی میں چکھایا گیا۔ ۷۶ فلما راوا باسنا۔ جب ہمارے پیغمبروں نے دلائل و براہین کے ساتھ ان کو مسئلہ توحید سمجھایا۔ یا اس وقت تو نہ سمجھے، بلکہ ضد میں آکر انکار کر دیا، لیکن جب ہمارا عذاب آپہنچا، تو خود بخود ہی مان لیا اور صاف صاف کہنے لگے:۔ ہم خدائے واحد کی وحدانیت پر ایمان لائے اور جن معبودوں کو خدا کے شریک ٹھہراتے تھے ان سب سے منکر اور بیزار ہوئے۔ فلم یک ینفعھم الخ لیکن ہمارا عذاب دیکھ کر اضطراراً جو ایمان لائے اس سے انھیں کوئی فائدہ نہ ہوا اور وہ اللہ کے عذاب سے نہ بچ سکے، کیونکہ اضطراری ایمان معتبر اور قابل قبول نہیں۔ ایمان وہی معتبر ہے جو اختیاری ہو۔ سنۃ اللہ الخ یہ فعل مقدر کا مفعول مطلق ہے ای سن اللہ سنۃ یعنی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں میں سنت جاریہ یہی ہے کہ منکرین پر اللہ کا عذاب نازل ہو اور نزول عذاب کے وقت کا ایمان قبول نہ ہو۔ جب اللہ کا عذاب آجاتا ہے، اس وقت کفار بڑے خسارے میں رہتے ہیں کیونکہ دنیا بھی گئی اور آخرت بھی

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم — نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے

۵

ای سن اللہ ذلک سنۃ ماضیۃ فی العباد ان الایمان عند نزول العذاب لا ینفع و ان العذاب نازل علی مکذبی الرسل..... قال الزجاج الکافر خاسر فی کل وقت ولکن یتبین لھم خسرانھم اذا راوا العذاب (مظہری ج ۸ ص ۲۷۹) و اٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۵

بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورۂ مومن

سورۂ مومن میں یہ مسئلہ مذکور ہوا کہ حاجات و مصائب میں مافوق الاسباب صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارو اور غیرِ خدا کو مت پکارو۔ حاجات میں صرف اللہ ہی کو پکارنا عبادت ہے اور غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے اور اس شرک کا مبدأ و منشا یہ ہے کہ پکارنے والا یہ اعتقاد رکھے کہ جس غیرِ خدا (پیر و مرشد، ولی، نبی، فرشتہ، جن وغیرہ) کو وہ پکار رہا ہے وہ اسکی پکار اور نداء کو سن رہا ہے اور اس کے حال زار سے بخوبی واقف ہے۔

مشرکین کے اس مشرکانہ اعتقاد و عمل کی قرآن نے جڑ کاٹ دی۔ جیسا کہ سورۂ فاطر سے لیکر آخر حوامیم تک میں مذکور ہوا۔ شرک کی یہ بیماری شیعوں کی وساطت سے مسلمانوں میں بھی پھیل گئی۔ اسلام میں سب سے پہلا فرقہ شیعوں کا ہے جس نے اس مشرکانہ اعتقاد کی تجدید کی کہ امام غیب جانتے ہیں، اور کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں، کوئی نعمت ان کی وساطت کے بغیر نہیں مل سکتی اور کوئی دعاء اور کوئی عمل ان کی معرفت کے بغیر قبول نہیں ہوسکتا۔ اہل سنّت کے بے خبر اور جہلاء میں یہ شرک شیعوں کی طرف سے آیا ہے۔ ذیل میں شیعوں کی چند مستند روایات درج کی جاتی ہیں جس سے یہ حقیقت واضح ہوجائے گی۔

۱۔ امام جعفر صادق سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ آیت وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا میں الاسماء الحسنیٰ سے مراد ہم ہیں اور اللہ تعالیٰ ہماری معرفت کے بغیر بندوں کا کوئی عمل قبول نہیں فرماتا۔ عن ابی عبد اللہ " وللہ الاسماء الحسنیٰ فادعوہ بہا، قال نحن واللہ اسماء الحسنیٰ لا یقبل اللہ من العباد عملا الا بمعرفتنا (اصول کافی ص ۸۳ طبع قدیم) امام جعفر صادق رض پر یہ سراسر افترا ہے یہ ان کا فرمان نہیں ہے۔

۲۔ اماموں کو علم غیب پر دسترس حاصل ہے جب وہ کسی چیز کو جاننا چاہیں معلوم کرلیتے ہیں۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان الامام اذا شاء ان یعلم علم (اصول کافی ج ا ص ۲۵۸ طبع طہران)۔

۳۔ اماموں کو اپنی موت کا وقت معلوم ہوتا ہے اور مرنا نہ مرنا ان کے اپنے اختیار میں ہوتا ہے۔ ان الائمۃ علیہم السلام یعلمون متی یموتون وانہم لا یموتون الا باختیار منہم (ایضاً)

۴۔ امام کل غیب جانتے ہیں، کوئی چیز ان سے پوشیدہ نہیں، زمین و آسمان کی ہر چیز کو جانتے ہیں اور جو کچھ جنت اور دوزخ میں ہے وہ بھی ان کے علم میں ہے۔ (ا) ان الائمۃ علیہم السلام یعلمون علم ما کان وما یکون وانہ لا یخفی علیہم الشئی صلوات اللہ علیہم (اصول کافی ج ا ص ۲۶۰) (ب) قال ابوعبد اللہ انی لاعلم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض واعلم ما فی الجنۃ واعلم ما فی النار واعلم ما کان وما یکون (ایضاً ج ا ص ۲۶۱) استغفر اللہ! معاذ اللہ! یہ تو خدا کی شان ہے۔

۵۔ امام کا علم پیغمبروں سے بھی زیادہ ہے اور اماموں کے پاس ایسے علوم موجود ہیں جو پیغمبروں کے پاس بھی نہیں ہیں اور امام جو کچھ ہورہا ہے اور جو کچھ قیامت تک ہوتا رہے گا سب کچھ جانتے ہیں۔ قال ابوعبد اللہ لو کنت بین موسیٰ والخضر لاخبرتہما انی اعلم منہما ولا نبئتہما بما لیس فی ایدیہما لان موسیٰ والخضر علیہما السلام اعطیا علم ما کان ولم یعطیا علم ما یکون وما ھو کائن حتی تقوم الساعۃ۔ وقد ورثناہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وراثۃ (اصول کافی ج ا ص ۲۶۱)

۶۔ امام ہر آدمی کے بارے میں سب کچھ جانتے ہیں اور کسی کی کوئی بات ان سے مخفی نہیں۔ قال ابوجعفر علیہ السلام لو کان لالسنتکم اوکیۃ لحدثت کل امرئ بما لہ وعلیہ (اصول کافی ج ا ص ۲۶۴)

۷۔ اماموں کے پاس اولین و آخرین، تمام انبیاء و مرسلین اور تمام علماء و اوصیاء کے جملہ علوم موجود ہوتے ہیں اور وہ گذشتہ اور آئندہ ہر بات کو جانتے ہیں (ا) وعندنا الجفر وما یدریہم ما الجفر؟ ..... وعاء من ادم فیہ علم النبیین والوصیین وعلم العلماء الذین مضوا من بنی اسرائیل ..... وان عندنا لمصحف فاطمۃ علیہا السلام وما یدریہم ما مصحف فاطمۃ علیہا السلام ..... مصحف فاطمۃ فیہ مثل قرآنکم ھذا ثلاث مرات، واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد .. . ثم قال ان عندنا علم ما کان وعلم ما ھو کائن الی ان تقوم الساعۃ (اصول کافی ج ا ص ۲۴۰) (ب) قال ابوعبد اللہ واللہ انی لاعلم کتاب اللہ من اولہ الی اخرہ کانہ فی کفی۔ فیہ خبر السماء والارض وخبر ما کان وخبر ما ھو کائن (اصول کافی ج ا ص ۲۲۹)۔

ان حوالوں سے واضح ہوگیا کہ اسلام میں اس مشرکانہ عقیدے کے موجد شیعہ ہیں حالانکہ قرآن مجید اس کا رد کررہا ہے اور قرآنی تصریحات کے مطابق اہل سنت کا مسلک یہی ہے کہ علم غیب خاصۂ خدا ہے اور غیر اللہ کے لئے علم غیب ثابت کرنا شرک اور کفر ہے چنانچہ فقہاء اسلام نے صراحت کی ہے (اعلم ان الانبیاء والاولیاء لم یعلموا من المغیبات الا ما اعلمہم اللہ تعالیٰ احیانا وقد ذکر الحنفیۃ تصریحا بتکفیر من اعتقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب)

شیعہ جس طرح زندہ پیغمبر اور اماموں کو عالم الغیب سمجھتے ہیں اسی طرح ان کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ پیغمبر علیہ السلام اور آئمہ کرام وفات کے بعد بھی لوگوں کے

اعمال سے باخبر ہوتے ہیں اور روزانہ دوبار تمام بندوں کے اعمال ان کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔

(د) قال ابو عبد اللہ تعرض الاعمال علے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اعمال العباد کل صباح ابرارھا وفجارھا فاحذ ورھا (اصول کافی ج ۱ص ۲۱۹)

(ب) قال الرضا ان اعمالکم لتعرض علی فی کل یوم ولیلۃ (ایضا) اس سے معلوم ہوا کہ بندوں کے اعمال زندہ اماموں کے سامنے پیش ہوتے ہیں۔ یہ عرض اعمال کا عقیدہ بھی شیعوں کا خود ساختہ ہے۔

شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ روضۂ اقدس میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ازواج مطہرات بھی تشریف لاتی ہیں اس لئے روضۂ انور میں کسی کو جھانکنا جائز نہیں۔ قال ابو عبد اللہ ما احب لاحد منھم ان یعلو فوقہ ولا آمنہ ان یری شیئا یذھب منہ بصرہ او یراہ قائما یصلی او یراہ مع بعض ازواجہ (اصول کافی ج ۱ص ۴۵۲) اہل بدعت نے یہ عقیدہ بھی شیعوں ہی سے لیا ہے۔ چنانچہ امام اہل بدعت نے لکھا ہے۔

"انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواجِ مطہرات پیش کی جاتی ہیں۔ وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں" (ملفوظات حصہ سوم ص ۲۶)۔

ایک شبہ اور اسکا جواب باقی رہا یہ شبہ کہ حدیث میں وارد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عرضت علی اجور امتی حتے القذاۃ یخرجھا الرجل من المسجد وعرضت علی ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورۃ القرآن او آیۃ اوتیھا رجل ثم نسیھا (ابوداؤد، باب کنس المساجد ص ۶۶) اس سے معلوم ہوا کہ آپ پر امت کے اعمال پیش ہوتے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس حدیث سے تفصیلی عرض اعمال مراد نہیں، بلکہ مراد یہ ہے کہ میری امت کے نیک اور بد اعمال کی فہرست پیش کی گئی کہ یہ اعمال موجب ثواب ہیں اور یہ باعثِ عقاب۔ اور عرضت بصیغۂ ماضی اس بات کی دلیل ہے کہ یہ معاملہ ایکبار ہوا روزانہ عرض اعمال سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ نیز اس حدیث کی سند میں مُطّلب بن عبد اللہ بن حنطب ہیں جو حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کر رہے ہیں حالانکہ مُطّلب کی روایت کسی صحابی سے ثابت نہیں یہ روایت منقطع ہے اور حضرت انس رض سے اسکا سماع ثابت نہیں جیسا کہ امام الجرح والتعدیل ابوحاتم رازی فرماتے ہیں لم یسمع من جابر ولا زید بن ثابت ولا من عمران بن حصین ولم یدرک احدا من الصحابۃ لا سھل بن سعد ومن فی طبقتہ (تہذیب التہذیب ج ۱۰ص ۱۷۹)

مسئلہ عرض اعمال کی مزید تحقیق سورۂ توبہ زیر آیت فسیری اللہ عملکم ورسولہ (الآیۃ) گذر چکی ہے۔ فلیراجع۔

سورۂ مؤمن میں آیاتِ توحید اور اسکی خصوصیات

۱:۔ فادعوا اللہ مخلصین لہ الدین (ع ۲) نفی شرک اعتقادی

۲:۔ واللہ یقضی بالحق ۔۔ تا ۔۔ ان اللہ ھو السمیع البصیر ٥ (ع ۲) نفی شرک فی التصرف

۳:۔ وقال ربکم ادعونی ۔۔ تا ۔۔ سیدخلون جھنم دٰخرین ٥ (ع ۶) نفی شرک اعتقادی

۴:۔ ذٰلکم اللہ ربکم ۔۔ تا ۔۔ فانی تؤفکون ٥ (ع ۷) نفی شرک ہر قسم

۵:۔ ذٰلکم اللہ ربکم فتبٰرک اللہ رب العٰلمین ٥ برکات دہندہ اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

۶:۔ ھو الحی لا الٰہ الا ھو ۔۔ تا ۔۔ الحمد للہ رب العٰلمین ٥ نفی شرک اعتقادی

۷:۔ قل انی نھیت ان اعبد ۔۔ تا ۔۔ وامرت ان اسلم لرب العٰلمین ٥ نفی شرک اعتقادی

سورۃ حٰمٓ السجدۃ

ربط اس سورت کا ماقبل سے ربط یہ ہے کہ ماقبل یعنی سورۂ مومن میں یہ دعویٰ مذکور ہوا کہ حاجات و مشکلات میں مافوق الاسباب صرف اللہ ہی کو پکارو۔ اب اس سورت میں ایک شبہے کا جواب دیا جائے گا۔ شبہہ یہ ہے کہ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ ایک شخص مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے، جب وہ غیر اللہ کو پکارتا اور غیر اللہ کی خوشنودی کے لئے اس کی نذر مانتا ہے تو اس مصیبت سے چھوٹ جاتا ہے۔ یا کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی ایسے خواب دیکھتا ہے جن سے شرک کی تائید ہوتی ہے مثلاً خواب میں کسی پیر فقیر کو دیکھا جو اسے کہتا ہے تم پر یہ سختی اس لئے آئی ہے کہ تم نے ہماری نذر و نیاز میں قصور کیا ہے وغیرہ اس کا جواب وقیضنا لھم قرناء (الآیۃ) میں دیا گیا کہ یہ سب قرناء (شیاطین) کی شرارت ہے کہ وہ انسان کو مس شیطانی سے تکلیف پہنچاتے اور پھر اس سے شرک کرا کراسے چھوڑ دیتے ہیں۔ یا خوابوں میں مختلف شکلوں میں آکر انسانوں کی شرک کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لئے حکم دیا فاستقیموا الیہ واستغفروہ (الآیۃ) کہ اللہ کی توحید پر قائم رہو اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگو۔ اسی طرح حٰمٓ مومن کے بعد ہر حٰمٓ میں ایک شبہہ کا جواب دیا جائے گا۔ اور ہر سورت اپنے سے پہلی سورت کے مضامین کی مؤید ہوگی۔

خلاصہ تمہید مع ترغیب، چار عقلی دلیلیں علی سبیل الترقی ہر دلیل کے بعد تخویف دنیوی یا اخروی، چار شکوے علی سبیل الترقی دوسرے اور تیسرے شکوے کے درمیان طریق تبلیغ کا بیان اور چاروں شکوؤں کے بعد ایک ایسی آیت جس کا تعلق چاروں شکووں سے ہے۔ تین شبہات کے جوابات اور ایک دلیل وحی ضمناً

تفصیل

حٰمٓ تنزیل من الرحمٰن – تا – بشیرا و نذیرا (ع ۱) تمہید مع ترغیب یہ حکمنامہ (کتاب) بڑے مہربان بادشاہ کا ہے جس کی ہر آیت اور ہر بات نہایت واضح اور مفصل ہے، اس کی زبان نہایت فصیح و بلیغ عربی ہے۔ جو اللہ کی طرف انابت (رجوع) کرنے والوں کے لئے سراپا ہدایت ہے اور بشارت و تخویف پر مشتمل ہے یہ ایک ایسا عظیم الشان اور اہم حکمنامہ ہے کہ اسے ضرور ماننا چاہیے۔

دعوائے سورت

قل انما انا بشر (تا) واستغفروہ (ع ۱) اس میں صراحۃً دعوائے سورت کا ذکر ہے اور ضمناً دلیل وحی کا۔ تم سب کا معبود اور کارساز ایک ہے اور یہ بات میں اپنی طرف سے نہیں کہتا، بلکہ اللہ کی وحی سے کہتا ہوں۔ اس لئے اسی کی طرف سیدھی راہ پر چلو، توحید کو مانو اور اسی سے اب تک جو شرک کیا ہے اس کی اور دوسرے گناہوں کی معافی مانگو۔ کسی اور سے نہ مانگو ویل للمشرکین (تا) ھم الکفرون یہ تخویف اخروی ہے اور جو اس کی طرف سیدھی راہ (راہِ توحید) پر نہ چلا وہ مشرک ہے اور مشرکین کے لئے ویل (ہلاکت یا دوزخ کا مخصوص طبقہ) ہے جو اللہ کی توحید اور آخرت کو نہیں مانتے ان الذین اٰمنوا (تا) غیر ممنون یہ بشارت اخروی ہے سیدھی راہ پر چلنے والوں کے لئے۔

جواب شبہہ

اس دعوے کے بارے میں یہ شبہہ کیا جاتا ہے کہ بعض اوقات مصیبت زدہ انسان غیروں کو پکارتا ہے تو وہ مصیبت سے چھوٹ جاتا ہے۔ یا بعض خواب ایسے نظر آتے ہیں جن سے غیر اللہ کو پکارنے کی تائید ہوتی ہے۔ تو اس کا جواب دیا وقیضنا لھم قرناء – تا – انھم کانوا خٰسرین (ع ۳) یعنی یہ مس شیطانی کا اثر ہے نیز شیاطین خواب دکھا کر شرک کی تلقین کرتے ہیں۔

چار شکوے علی سبیل الترقی

پہلا شکویٰ فاعرض اکثرھم (تا) اننا عٰملون (ع ۱) یہ زجر بھی ہے۔ آپ ان مشرکین کو ایسی عظیم الشان کتاب سناتے ہیں۔ لیکن وہ اس سے اعراض کرتے ہیں اور سنتے بھی نہیں اور کہتے ہیں مسئلہ توحید سے ہمارے دل پردے میں ہیں اور ہمارے کان بہرے ہیں یعنی تمہاری بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی، بلکہ ہم تو ایسی باتوں کو سننے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔ جاؤ میاں اپنا کام کرو۔ ہم تو وہی کچھ کرینگے جو پہلے کرتے ہیں۔ دوسرا شکویٰ وقال الذین کفروا – تا – لعلکم تغلبون ۝ (ع ۴) یہ شکویٰ پہلے شکوے سے علی سبیل الترقی ہے۔ یہ معاندین نہ صرف یہ کہ خود قرآن نہیں سنتے بلکہ دوسروں کو بھی سننے سے روکتے ہیں۔ اور کہتے ہیں جب قرآن پڑھا جائے تو شور بپا کر دیا کرو، تاکہ تمہارے شور و شغب میں قرآن پڑھنے والے کی آواز دب کر رہ جائے۔ فلنذیقن الذین کفروا (تا) من الاسفلین ۝ (ع ۴) دوسرے شکوے کے بعد تخویف اخروی کا ذکر ہے۔ کفار و مشرکین کو ان کی بداعمالیوں کا شدید ترین عذاب دیا جائیگا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ ان الذین قالوا ربنا اللہ – تا – نزلا من غفور رحیم ۝ (ع ۴) یہ اللہ کی توحید کو ماننے والوں اور اس پر قائم رہنے والوں کے

لئے بشارت اخرویہ ہے ان کو جنت میں ہر آسائش اور ہر منہ مانگی نعمت ملے گی۔

ومن احسن قولا ۔ تا ۔ انہ ھو السمیع العلیم ۵ (۵۶) یہ دوسرے شکوے سے متعلق ہے۔ اور اس میں ترغیب و ترہیب اور طریق تبلیغ کا بیان ہے۔ جب آپ ان کو حکمنامۂ خداوندی سنائیں گے، وہ شور مچائیں گے۔ اور گالیاں دیں گے، اس وقت آپ صبر کریں۔ اور ان کی سختی اور درشتی کا نرمی سے جواب دیں، تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ بھی نرم پڑ جائیں گے اور آپ کی بات سنیں گے۔ لیکن اگر کبھی بتقاضائے بشریت آپ کو غصہ آجائے تو شیطان کے شر سے خدا کی پناہ مانگیں۔

تیسرا شکویٰ۔ ان الذین کفروا ۔ تا ۔ تنزیل من حکیم حمید ۵ (۵۶) یہ تیسرے شکوے کی تمہید ہے۔ مشرکین ازراہِ عناد آپ پر اعتراضات کریں گے آپ اس سے تنگدل نہ ہوں، حالانکہ یہ ایک ایسی سچی کتاب ہے کہ اس پر اعتراض کی گنجائش ہی نہیں۔ کیونکہ باطل اس کے قریب بھی نہیں پھٹک سکتا۔ کیونکہ وہ حکمت والے اور ہر صفت سے متصف بادشاہ کا حکم نامہ ہے ما یقال لک الا ماقد قیل للرسل من قبلک (الآیہ) تمہید کے بعد یہ اصل شکویٰ ہے۔ اور ضمناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلی ہے مشرکین آپ پر جو اعتراضات کررہے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں۔ بلکہ آپؐ سے پہلے انبیاء و رسل علیہم السلام کے ساتھ ان کے معاصر مشرکین نے بھی یہی رویّہ اختیار کیا۔ اس کے بعد تین شبہات یا اعتراضات کا جواب ہے۔ یہ شکویٰ دوسرے شکوے سے بطور ترقی ہے۔ اول تو وہ سنتے ہی نہیں، خود سننا تو درکنار بلکہ وہ دوسروں کو بھی سننے سے روکتے ہیں۔ اور اگر وہ حُسنِ تبلیغ اور نرمی گفتار سے متاثر ہو کر قرآن سن بھی لیں تو اس کا اثر قبول کرنے کے بجائے الٹے اس پر اعتراض کرتے ہیں۔ لیکن آپ اس سے غمگین نہ ہوں، کیونکہ سابق انبیاء علیہم السلام کو بھی اس قسم کے حالات سے سابقہ پڑ چکا ہے۔

تین شبہات کا جواب

پہلے شبہے کا جواب :- ولوجعلنٰہ قرآنا الخ مشرکین کا شبہہ یہ تھا کہ قرآن کسی عجمی (غیر عربی) زبان میں کیوں نازل نہیں کیا گیا۔ یہ عربی قرآن تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خود بنا کر سناتا ہے۔ اس کا جواب دیا کہ اگر قرآن کسی عجمی زبان میں اترتا تو یہ لوگ اعتراض کرتے کہ یہ قرآن واضح اور مفصل کیوں نہیں، وہ ہماری تو سمجھ ہی میں نہیں آتا یہ قرآن ماننے والوں کے لئے سراسر ہدایت اور نسخۂ شفا ہے۔ لیکن جو اسے سنتے ہی نہیں، اس لئے وہ گمراہی کی تاریکی ہی میں گم رہیں گے۔

دوسرے شبہے کا جواب ولقد اٰتینا موسی الکتٰب الخ شبہہ یہ تھا کہ یہ قرآن سارے کا سارا ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہیں ہوا، معلوم ہوتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے پاس سے تھوڑا تھوڑا بنا کر سناتا ہے۔ نیز اگر یہ سچی کتاب ہوتی تو اس کے بارے میں اختلاف نہ ہوتا بلکہ سب لوگ ہی اس پر ایمان لے آتے۔ تو اس کے جواب میں فرمایا کہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو جو کتاب دی تھی وہ ایک ہی دفعہ میں ساری نازل کی گئی تھی اور وہ تھی بھی سچی کتاب لیکن پھر بھی اس میں اختلاف کیا گیا۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ انکار محض عناد ہے۔

تیسرے شبہے کا جواب ولولا کلمۃ سبقت من ربک الخ شبہہ یہ تھا کہ جب ہم مانتے نہیں، تو ہم پر عذاب کیوں نہیں آتا؟ تو اس کا جواب دیا گیا کہ عذاب کی آمد کا ایک وقت مقرر ہے وہ آئے گا ضرور لیکن اپنے وقت پر اس سے پہلے نہیں آسکتا۔

چوتھا شبہہ لا یسئم الانسان ۔ تا ۔ فذو دعاء عریض ۵ (۶۴) انسان مشرک، معبودانِ باطلہ سے مانگتا ہوا تھکتا نہیں۔ لیکن جب اسے ان سے کچھ حاصل نہ ہو، تو فوراً ناامید ہو جاتا ہے اور خدا کو پکارنے لگتا ہے۔ اس کے بعد اگر اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے اس کی تکلیف دُور کر دے، تو صاف کہہ دیتا ہے بیشک میں اس انعام کا مستحق تھا، کیونکہ میں نے فلاں معبود یا بزرگ کو پکارا تھا۔ اور یہ قیامت جس کی آمد آمد کا ڈھنڈورہ پیٹا جارہا ہے اول تو آئے گی ہی نہیں اور اگر بالفرض آگئی تو وہاں بھی میرا بھلا ہی ہوگا۔ کیونکہ میرے یہ معبود اور بزرگ وہاں میرے سفارشی ہوں گے۔ مشرک انسان مذبذب اور ڈانواں ڈول رہتا ہے اور ایک حال پر قائم نہیں رہتا۔ جب اللہ تعالیٰ اس پر انعام فرماتا ہے تو وہ فخر و غرور سے اتراتا ہے اور خدا کا شکر نہیں بجالاتا۔ اور اگر اس پر کوئی مصیبت آجائے تو معبودانِ باطلہ سے مایوس ہوکر خدا کو پکارنے لگتا ہے اس شکوے کے درمیان فلننبئن الذین کفروا الخ میں تخویف اخروی مذکور ہے

قل ارء یتم ان کان (الآیۃ) یہ چاروں شکووں سے متعلق ہے، یعنی یہ بتاؤ کہ اگر یہ قرآن واقعی اللہ کی طرف سے ہو اور تم اس سے کفر کرو، نہ خود اسے سنو اور نہ کسی اور کو سننے دو اور اگر کبھی سُن ہی لو تو اس سے اثر پذیر ہونے کے بجائے اس پر ازراہِ عناد اعتراضات ہی کرتے رہو اور معبودانِ باطلہ کی دعا پکار کو ترک نہ کرو تو کیا یہ چیز تمہارے حق میں نقصان دہ نہ ہوگی؟ ضرور ہوگی۔ اور ایسے معاند لوگ سب سے بڑے گمراہ ہیں۔

سنریھم اٰیٰتنا ۔ تا ۔ انہ الحق (ع ۶) یہ تخویف دنیوی ہے۔ ہم اپنے متصرف فی الامور ہونے کی نشانیاں اطراف والے لوگوں میں اور خود ان میں دکھائیں گے جس سے انہیں معلوم ہو جائے گا کہ واقعی اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

چار عقلی دلیلیں علیٰ سبیل الترقی

اس سورت میں چار عقلی دلیلیں مذکور ہیں۔ پہلی دو دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر اور ساری کائنات میں وہی متصرف و مختار ہے اور آخری دو دلیلوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی عالم الغیب ہے۔ جب وہی متصرف و مختار اور عالم الغیب ہے تو اس کے سوا کسی کو مصائب و حاجات میں پکارنا جائز نہیں۔ ہر عقلی دلیل کے بعد تخویف مذکور ہے۔

پہلی عقلی دلیل :- قل ائنکم لتکفرون ۔ تا ۔ ذالک تقدیر العزیز العلیم ۵ (ع ۲) حاصل یہ کہ تم کیسے نادان ہو کہ اس ذاتِ پاک کے ساتھ اوروں کو شریک بناتے ہو۔ جس نے اپنی قدرتِ کاملہ اور حکمتِ بالغہ سے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا، آسمان کو ستاروں سے زینت بخشی اور زمین کو رزق کے خزانوں سے مالامال کر دیا۔ لیکن تمہارے خود ساختہ معبود جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو ان میں سے کوئی بھی یہ کام انجام نہیں دے سکتا۔ فان اعرضوا فقل انذرتکم ۔ تا ۔ بما کانوا یکسبون ۵ (ع ۳) یہ پہلی عقلی دلیل کے بعد تخویف دنیوی ہے۔ اگر مشرکین مکہ اس حکمنامے سے اعراض کریں تو ان کا انجام بھی وہی ہوگا جو قوم عاد و ثمود کا ہوا۔ انہوں نے بھی اس حکم (الا تعبدوا الا اللہ) کا انکار

لیا تو قوم عاد کو طوفانِ بادسے اور قوم ثمود کو آسمانی کڑک سے ہلاک کر دیا گیا ونجینا الذین اٰمنوا (الاٰیۃ) یہ اس حکم نامے کو ماننے والوں کے لئے بشارت اخروی ہے ویوم یحشر اعداء اللہ ۔ تا ۔ فما ھم من المعتبین ٥ (۲۴) یہ تخویف اخروی ہے، دنیوی عذاب کے علاوہ ان منکرین کے لئے آخرت میں بھی سخت عذاب تیار ہے۔ آخرت میں ان کے کان ان کی آنکھیں، ان کے چہرے بلکہ ان کے تمام اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ اس طرح ان کا کوئی جرم پوشیدہ نہیں رہے گا۔ اور انہیں ہر جرم اور گناہ کی پوری پوری سزا ملے گی۔
دوسری عقلی دلیل۔ یہ دلیل پہلی دلیل سے ترقی اور ان کی تفصیل ہے۔ اور اس میں قیامت کا اثبات بھی ہے ومن اٰیٰتہ الیل والنہار ۔ تا ۔ ان کنتم ایاہ تعبدون (۵۴)

سُوْرَۃُ حٰمٓ السَّجْدَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَّھِیَ اَرْبَعٌ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَۃً وَّسِتُّ رُکُوْعَاتٍ

سورۂ حم السجدہ مکہ میں نازل ہوئی اور اس میں چون آیتیں ہیں اور چھ رکوع

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم والا ہے

حٰمٓ ① تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ② کِتٰبٌ فُصِّلَتْ

اتارا ہوا ہے بڑے مہربان نہایت رحم والے کیطرف سے ایک کتاب ہے کہ جدی جدی کی ہیں

اٰیٰتُہٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ③ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا ج

اسکی آیتیں قرآن عربی زبان کا ایک سمجھ والے لوگوں کو سنانے والا خوشخبری اور ڈر

فَاَعْرَضَ اَکْثَرُھُمْ فَھُمْ لَا یَسْمَعُوْنَ ④ وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا

پر دھیان میں نہ لائے وہ بہت لوگ سو وہ نہیں سنتے اور کہتے ہیں ہمارے دل

فِیْۤ اَکِنَّۃٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَاۤ اِلَیْہِ وَفِیْۤ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْ

غلاف میں ہیں اس بات سے جس طرف تو ہم کو بلاتا ہے اور ہمارے کانوں میں بوجھ ہے اور

بَیْنِنَا وَبَیْنِکَ حِجَابٌ فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ⑤ قُلْ

ہمارے اور تمہارے بیچ میں پردہ ہے سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہیں تو کہہ

اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ یُوْحٰۤی اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ

میں بھی آدمی ہوں جیسے تم حکم آتا ہے مجھ کو کہ تم پر بندگی ایک حاکم کی

وَّاحِدٌ فَاسْتَقِیْمُوْۤا اِلَیْہِ وَاسْتَغْفِرُوْہُ ؕ وَوَیْلٌ

ہے سو سیدھے رہو اس کی طرف اور اس سے گناہ بخشواؤ اور خرابی ہے

لِّلْمُشْرِکِیْنَ ⑥ الَّذِیْنَ لَا یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوۃَ وَھُمْ

شریک کرنے والوں کو جو نہیں دیتے زکوٰۃ اور وہ

بِالْاٰخِرَۃِ ھُمْ کٰفِرُوْنَ ⑦ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا

آخرت سے منکر ہیں البتہ جو لوگ یقین لائے اور کئے

۱/ تسلیہ مع تبشیر ۲/ زجر مع تخویف ۳/ شکوی ۴/ زجر ۵/ عقلی مراجعہ ۶/ دلیل وحی ضمنًا تخویف اخروی ۱۲ ۔ بشارت اخروی ۱۲

الثالثہ

یہ پہلی دلیل کے ایک حصے (یعنی آسمان سے متعلق) کی تفصیل ہے کہ اللہ تعالٰے کے نشانات قدرت میں سے دن، رات اور سورج وچاند ہے۔ یہ چیزیں اسی کے اختیار و تصرف میں ہیں۔ اور اس کے تابع فرمان ہیں۔ لہٰذا ان کو کارساز سمجھ کر ان کی عبادت و تعظیم بجا نہ لاؤ۔ ومن اٰیٰتہ انک تری ۔ تا ۔ انہ علٰی کل شیءٍ قدیر ہ یہ پہلی دلیل کے ارضی (زمین سے متعلق) حصے کی تفصیل ہے۔ یہ بھی اس کی قدرت کے نشانات میں سے ہے کہ بنجر اور خشک زمین کو وہ مینہ برسا کر زندہ کرتا اور اس میں لہلہاتا سبزہ پیدا کر دیتا ہے۔ جو اس مردہ زمین کو زندہ کر سکتا ہے وہ قیامت کے دن مردہ انسانوں کو بھی زندہ کرے گا۔ یہی قادر و قیوم تم سب کا معبود اور کارساز ہے اس کے سوا کوئی عبادت اور پکار کے لائق نہیں۔
ان الذین یلحدون ۔ تا ۔ انہ بما تعملون بصیر ہ (ع ۵) یہ دوسری عقلی دلیل کے بعد تخویف اخروی ہے اور ضمنًا بشارت اخروی ہے۔ ملحد اور مومن اللہ سے پوشیدہ نہیں۔ ملحدین کو جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اور مومنین کاملین جہنم سے محفوظ رہیں گے۔ دونوں جماعتوں میں سے وہی جماعت بہتر ہے۔ جو قیامت کے دن جہنم کے عذاب سے مامون رہے گی۔
تیسری عقلی دلیل الیہ یرد علم الساعۃ ۔ تا ۔ ولا تضع الا بعلمہ ط (۴۷) اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ عالم الغیب صرف اللہ تعالٰے ہی ہے اور کوئی نہیں۔ غیب کی کنجیاں اس نے کسی کے ہاتھ میں نہیں دیں۔
ویوم ینادیھم این شرکاءی ۔ تا ۔ ما لھم من محیص ٥ (۴۸) یہ تیسری دلیل کے بعد تخویف اخروی ہے قیامت کے دن مشرکین کے خود ساختہ سفارشی ان کے کام نہیں آئیں گے۔ اور انہیں کہیں پناہ نہیں ملے گی۔
چوتھی عقلی دلیل۔ اولم یکف بربک انہ علٰی کل شیءٍ شھید ٥ (۵۳) اس دلیل سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی عالم الغیب اور حاضر و ناظر نہیں۔ کیا یہ بات کافی نہیں کہ تیرا پروردگار ہر چیز سے باخبر اور اپنے علم محیط سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہے؟ پھر اس کے سوا اوروں کو کیوں پکارا جائے جو عالم الغیب اور ہر جگہ حاضر و ناظر نہیں ہیں۔
الا انھم فی مریۃ (الاٰیۃ) یہ چوتھی دلیل کے بعد تخویف دنیوی و اخروی ہے۔ ان منکرین توحید کا قیامت پر بھی ایمان نہیں۔ انہیں خبردار رہنا چاہیئے کہ وہ کسی بھی وقت اس کی دسترس سے باہر نہیں ہو سکتے۔ وہ جب چاہے دنیا میں انہیں پکڑے اور قیامت کے دن بھی وہ اس کی دسترس سے باہر نہیں ہونگے۔ اور وہاں بھی وہ سزا پائیں گے۔

موضح قرآن ف۱ بعضے کہتے ہیں یہاں زکوٰۃ سے کلمہ کہنا مراد ہے۔ زکات کے معنی ستھرائی۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی بر طور خود ۱۲۔

ف۲ تنزیل (الآیۃ) یہ تمہید مع ترغیب ہے۔ یہ مبتدا مقدر یعنی ھذا یا حٰمٓ (اگر یہ سورت کا نام ہو) کی خبر ہے اور من الرحمٰن الرحیم خبر بعد خبر ہے (روح) یہ حکم نامہ مٹے مہربان اور رحیم بادشاہ کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ جس پر عمل کرنے میں تمہاری دین و دنیا کی کامیابی و فلاح ہے۔ اس لئے اس کو مانو، آنکھوں سے لگاؤ، اس میں غور و فکر کرو اور اسے اپنی زندگی کا لائحہ عمل بناؤ۔ کتٰب فصلت اٰیٰتہ یہ حسب سابق یا تو خبر بعد خبر ہے یا تنزیل سے بدل ہے یا مبتدا محذوف کی خبر ہے اور فصلت اٰیٰتہ کتاب کی صفت ہے (مدارک و روح) یعنی یہ ایک ایسی کتاب ہے کہ اس کی تمام آیتیں ایک دوسری سے الگ اور ممتاز ہیں اور اپنے اپنے مفہوم میں واضح ہیں۔ قالہ الشیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ قراٰنا عربیا۔ یہ کتاب سے حال ہے

ع ۱ ۱۵

الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ (٨) قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ

بھلے کام ان کو ثواب ملتا ہے جو موقوف نہ ہو تو کہہ کیا تم ف۵ منکر ہو

بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗۤ اَنْدَادًا

اس سے جس نے بنائی زمین دو دن میں اور برابر کرتے ہو اس کے ساتھ اوروں کو

ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ (٩) وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا

وہ ہے رب جہان کا اور رکھے اس میں بھاری پہاڑ ف۶ اوپر سے

وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَاۤ اَقْوَاتَهَا فِيْۤ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ

اور برکت رکھی اس کے اندر اور ٹھہرائیں اس میں خوراکیں اس کی چار دن میں

سَوَآءً لِّلسَّآئِلِيْنَ (١٠) ثُمَّ اسْتَوٰۤى اِلَى السَّمَآءِ وَهِيَ

پورا ہوا پوچھنے والوں کو ف۹ ف۱ پھر چڑھا ف۱۰ آسمان کو اور وہ

دُخَانٌ فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِيَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ قَالَتَاۤ

دھواں ہو رہا تھا پھر کہا اس کو ف۱۱ اور زمین کو آؤ تم دونوں خوشی سے یا زور سے ف۱ وہ بولے

اَتَيْنَا طَآئِعِيْنَ (١١) فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِيْ يَوْمَيْنِ وَ

ہم آئے خوشی سے پھر کر دیئے وہ سات آسمان دو دن میں اور

اَوْحٰى فِيْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ وَزَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ ۖ

اتارا ہر آسمان میں حکم اس کا اور رونق دی ہم نے سب سے ورلے آسمان کو ف۱۲ چراغوں سے

وَحِفْظًا ؕ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (١٢) فَاِنْ

اور محفوظ کر دیا یہ سادھا ہوا ہے زبردست خبردار کا ف۱۳ ف۲ پھر اگر

اَعْرَضُوْا فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ

وہ ٹلائیں ف۱۴ تو تو کہہ میں نے خبر سنا دی تم کو ایک سخت عذاب کی جیسے عذاب آیا عاد

وَّثَمُوْدَ (١٣) اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ وَ

اور ثمود پر جب آئے ان کے پاس رسول ف۱۵ آگے سے اور

یعنی یہ کتاب عربی زبان میں نازل کی گئی۔ لقوم یعلمون اہل علم و نظر کے لئے جو اس کی زبان کو جانتے ہوں اور اس میں غور و فکر کریں اور دل میں انابت ہو ضد نہ ہو نزل منزلۃ اللازم ای لقوم ذوی علم و نظر لا لمن اعرض عنہا (مظہری جلد ۸ صفحہ ۲۸۰) حضرت شیخ قدس سرہٗ فرماتے ہیں یعلمون ای ینیبون یہ بھی تفسیر باللازم ہے۔ کیونکہ صحیح علم و نظر کو انابت لازم ہے بشیرا و نذیرا یہ قراٰنا کی صفتیں ہیں (مدارک) یہ قرآن ماننے والوں کو جنت کی خوشخبری دیتا اور نہ ماننے والوں کو عذاب سے ڈراتا ہے۔

ف۳ فاعرض اکثرھم۔ تا۔ اننا عٰملون۔ یہ منکرین پر زجر ہے اور پہلا شکوی ہے۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ وہ ایسی عظیم الشان اور جلیل القدر کتاب کو سینوں سے لگاتے۔ لیکن انہوں نے اس سے اس طرح منہ موڑا کہ اسے سمجھنا اور اس میں غور و فکر کرنا تو در کنار وہ اسے سنتے بھی نہیں۔ ان کے نہ سننے اور اعراض کو آگے تین تعبیروں سے ذکر کیا گیا ہے۔ اوّل وقالوا قلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا الیہ۔ ما تدعونا الیہ سے مسئلہ توحید مراد ہے جو سورۃ مومن کا دعوی ہے ما تدعونا الیہ من التوحید (مدارک مظہری) یعنی ہمارے دل تہ بتہ پردوں میں لپٹے ہوئے ہیں اس لئے تیرے اس مسئلہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ ہمارے یہ معبود سب عاجز ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے اور یہ کہ ہمارے باپ دادا سب باطل پرست اور گمراہ تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ وہ سمجھتے تو تھے لیکن اپنے عقیدے کے مخالف ہونے کی وجہ سے انکار کرتے تھے محض ضداً اور عناداً۔

دوسری تعبیر وفی اٰذاننا وقر ہمارے کان تیرے کلام سے بہرے ہیں، تیرا کلام ہمارے کانوں میں داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ تیسری تعبیر۔ ومن بیننا وبینک حجاب تیرے اور ہمارے درمیان ایک پردہ حائل ہے یعنی ہمارا دین تیرے دین سے الگ ہم بہت سے معبودوں کے پجاری ہیں اور تو صرف ایک خدا کا قائل ہے

مـ پہلی دلیل عقلی ۱۲ ـ مـ

ع زجر بعد تخویف دنیوی ۱۲

موضح قرآن ف۱ اس کی خوراک یعنی اہل زمین کی پورا ہوا یعنی جواب پورا ہوا۔ ف۲ دو دن میں زمین بنائی اور دو دن میں پہاڑ اور درخت سبزہ جو خلق کی خوراک ہے پھر آسمان سارا ایک بھاد دھواں سا اس کو بانٹ کر سات کئے۔ اور ہر ایک کا کارخانہ جدا ٹھہرایا پھر آسمان زمین کو بلایا خوشی سے آؤ۔ یا زور سے یعنی ارادہ کیا کہ ان دونوں کے ملاپ سے دنیا بسے اپنی طبیعت سے ملیں تو اور زور سے ملیں اور وہ دونوں آملے طبیعت سے آسمان کی شعاع سے گرمی پڑی تو بادیں اٹھیں ان سے گرد اور بھاپ اوپر چڑھے پانی ہو کر برسے چار عنصر زمین پر جمع ہوں، مخلوقات پیدا ہوں اور پہلے زمین میں رکھی تھیں خوراکیں یعنی اس میں قابلیت تھی۔ ان چیزوں کے نکلنے اور ہر آسمان کا حکم جدا یہ رب کو معلوم ہے کہ وہاں کون خلق بستے ہیں۔ ان کا کیا اسلوب ہے اتنی زمین میں ہزار ہزار کارخانے ہیں۔ اس قدر آسمان کب خالی پڑے ہوں گے۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی منقاد حکم من شوید ۱۲

یہ اختلافِ دین ایک ایسا دبیز پردہ ہے جو ہمیں تیری بات سننے اور سمجھنے سے روکتا ہے یہ سب اعراض اور عدم قبول سے کنایات اور اس کی تمثیلات ہیں۔ فاعمل اننا عٰملون ہ جامیاں
تو اپنا کام کر تیری بات ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔ ہم تو وہی کچھ کریں گے جو ہمارے باپ دادا کرتے آ رہے ہیں۔ سٓ قل انما انا بشر یہ مشرکین کے قول ومن بیننا وبینک حجاب یعنی
ہمارے اور تیرے درمیان پردہ حائل ہے کا جواب ہے۔ فرمایا کہ اس کے جواب میں کہہ دو کہ میں کوئی فرشتہ یا جن نہیں ہوں کہ جس سے افہام و تفہیم میں دشواری ہو، بلکہ میں تو ایک بشر اور
انسان ہوں جس کی بات تم آسانی سے سمجھ سکتے ہو۔ اگر ایک بار بات سمجھ میں نہ آئے، تو بار بار دریافت کر کے اطمینان کر سکتے ہو۔ لست ملکا ولا جنیا لا یمکنکم التلقی منہ

مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا
پیچھے سے کہ نہ پوجو کسی کو سوائے اللہ کے کہنے لگے اگر ہمارا رب چاہتا
لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ كٰفِرُوْنَ ﴿۱۴﴾ فَاَمَّا
تو بھیجتا فرشتے سو ہم تمہارا لایا ہوا نہیں مانتے ف سو وہ
عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَقَالُوْا مَنْ
جو عاد تھے ف۲ وہ تو غرور کرنے لگے ملک میں ناحق اور کہنے لگے کون ہے
اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ
ہم سے زیادہ زور میں کیا دیکھتے نہیں کہ اللہ جس نے ان کو بنایا وہ
اَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ وَكَانُوْا بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ﴿۱۵﴾ فَاَرْسَلْنَا
زیادہ ہے ان سے زور میں اور تھے ہماری نشانیوں سے منکر ف۲ پھر بھیجی ہم نے
عَلَیْهِمْ رِیْحًا صَرْصَرًا فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ لِّنُذِیْقَهُمْ
ان پر ف۳ ہوا بڑے زور کی کئی دن جو مصیبت کے تھے تاکہ چکھائیں ان کو
عَذَابَ الْخِزْیِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ؕ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ
رسوائی کا عذاب دنیا کی زندگانی میں اور آخرت کے عذاب میں تو
اَخْزٰی وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ ﴿۱۶﴾ وَاَمَّا ثَمُوْدُ فَهَدَیْنٰهُمْ
پوری رسوائی ہے اور ان کی کہیں مدد نہیں ف۳ اور وہ جو ثمود تھے ف۵ سو ہم نے ان کو راہ بتلائی
فَاسْتَحَبُّوا الْعَمٰی عَلَی الْهُدٰی فَاَخَذَتْهُمْ صٰعِقَةُ الْعَذَابِ
پھر ان کو خوش لگا اندھا رہنا راہ سوجھنے سے پھر پکڑا ان کو کڑک نے ذلت کے
الْهُوْنِ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ ﴿۱۷﴾ وَنَجَّیْنَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
عذاب کی بدلہ اس کا جو کماتے تھے ف۴ اور بچا دیا ہم نے ان لوگوں کو جو یقین لائے تھے
وَكَانُوْا یَتَّقُوْنَ ﴿۱۸﴾ وَیَوْمَ یُحْشَرُ اَعْدَآءُ اللّٰهِ اِلَی النَّارِ
ف۵ اور بچ کر چلتے تھے اور جس دن جمع ہوں گے ف۲ دشمن اللہ کے دوزخ پر

ع ۱۶

بشارت
دنیوی ۱۲ تخویف اخروی ۱۲

وھو رد لقولھم بیننا وبینک حجاب (روح ج ۲۴ ص ۹۷) یوحی الی انما الٰھکم الٰہ واحد یہ مشرکین کے قول قلوبنا فی اکنۃ الخ۔ کا جواب ہے یعنی میں تمہیں کسی ایسی بات کی دعوت نہیں دے رہا جو عقل و فہم سے بالاتر ہو بلکہ میں تو تمہیں اللہ کی توحید کی طرف دعوت دیتا ہوں جو دلائل عقل و نقل سے ثابت ہے۔ ای ولا ادعوکم الی ماتنبو عنہ العقول وانما ادعوکم الی التوحید الذی دلت علیہ دلائل العقل وشھدت لہ شواھد السمع وھذا جواب عن قولھم قلوبنا فی اکنۃ مما تدعونا الیہ وفی اٰذاننا وقر (روح) اس لئے تم توحید اور اخلاص عبادت کے ساتھ سیدھے اللہ کی طرف چلو۔ اس سیدھی راہ سے دائیں بائیں نہ جھکو، غیر اللہ کو معبود اور کارساز نہ بناؤ اور شرک کی خدا سے معافی مانگو۔ فاستووا الیہ بالتوحید واخلاص العبادۃ غیر ذاھبین یمینا وشمالا ولا ملتفتین الی مایسول لکم الشیطان من اتخاذ الاولیاء والشفعاء (مدارک ج ۴ ص ۶۷) ف۵ وویل للمشرکین (الاٰیتین) شکوٰی اولیٰ کے بعد تخویف اخروی ہے۔ جو لوگ اللہ کی طرف سیدھے نہ چلیں، بلکہ راہِ توحید کو چھوڑ دیں وہ مشرک ہیں اور ان مشرکین کے لئے ہلاکت اور بربادی ہے جو اللہ کی توحید کو نہیں مانتے اور آخرت کا بھی انکار کرتے ہیں۔ یہ سورت مکی ہے اور زکوٰۃ مدینہ میں ہجرت کے دوسرے سال فرض ہوئی۔ اس لئے یہاں زکوٰۃ سے زکوٰۃ مال نہیں بلکہ زکوٰۃ نفس مراد ہے یعنی شرک اور تمام رذائل اخلاق سے نفس کو پاک رکھنا حضرت ابن عباس اور عکرمہ فرماتے ہیں یعنی الذین لا یشھدون ان لا الٰہ الا اللہ (ابن کثیر ج ۴ ص ۹۴، خازن و معالم ج ۶ ص ۱۰۴، قرطبی ج ۱۵ ص ۳۴۰، روح ج ۲۴ ص ۹۸)

ف۶ ان الذین اٰمنوا (الاٰیۃ) یہ سیدھی راہ پر چلنے والوں اور توحید پر قائم رہنے والوں کے لئے بشارت اخروی ہے ان لوگوں کے لئے آخرت میں جو اجر و ثواب اور انعام و اکرام مقدر ہے وہ دائمی ہوگا، اور کبھی ختم نہیں ہوگا۔ غیر ممنون قال ابن عباس غیر مقطوع (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۴۱) ف۷
قل ائنکم ۔ تا ۔ ذالک تقدیر العزیز العلیم ہ یہ پہلی عقلی دلیل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی متصرف اور مالک و مختار نہیں۔ حاصل دلیل یہ ہے کہ

موضح قرآن ف۱ رسول آئے آگے سے اور پیچھے سے یعنی ہر طرف سے شاید رسول بہت آئے ہوں گے مشہور یہی دو رسول ہیں حضرت ہود اور صالح ف۲ ان کے جسم بڑے بڑے ہوتے تھے۔ بدن کی قوت پر غرور آیا غرور کا دم مارنا اللہ کے یہاں وبال لاتا ہے ف۳ ان کا غرور توڑنے کو کمزور مخلوق سے ان کو تباہ کروایا۔ کہتے ہیں وہ لوگ مہینے میں آخر کے آٹھ دن تھے جن میں وہ باؤ آئی ف۴ زلزلہ آیا ساتھ ایک آواز تند کے اس آواز سے جگر پھٹ گئے۔

کیا تم اس قادر مطلق کے ساتھ کفر کرتے اور غیروں کو اس کے شریک ٹھہراتے ہو جو یہ سب کام سرانجام دینے والا ہے اور جن کو تم اس کے سوا متصرف اور کارساز سمجھ کر پکارتے ہو وہ ان کاموں میں سے کوئی کام بھی نہیں کر سکتے۔ وتجعلون لہ اندادا یہ تکفرون بالذی الخ کی تفسیر ہے واؤ تفسیریہ ہے اور دوسرے جملے کا پہلے جملے پر عطف تفسیری ہے۔ کیونکہ مشرکین مکہ ذات باری تعالیٰ کے منکر نہیں تھے۔ جیسا کہ لیقولن اللہ سے ان کا اعتراف ظاہر ہے ذالک رب العلمین یعنی جس طرح پیدا کرنے والا وہی ہے اسی طرح مربی اور پرورش کنندہ بھی وہی ہے۔

۸ے وجعل فیہا رواسی زمین پر پہاڑ رکھ دیئے تاکہ وہ اپنی جگہ قائم رہے وبارک فیہا اور اس میں انسانوں کے لئے برکات و منافع ودیعت فرما دیئے اور ساری مخلوق کے لئے پورے اندازے کے ساتھ روزی اور معاش کا سامان اس میں رکھ دیا۔ زمین کو ساری مخلوق (انسان، جن، چوپائے، پرندے، حشرات الارض وغیرہ وغیرہ) کی تمام ضروریاتِ زندگی کا مخزن بنا دیا جس سے مخلوق خدا حسب ضرورت قیامت تک استفادہ کرتی رہے گی۔ اور زمین کے خزانوں سے ان کی تمام ضروریات زندگی پوری ہوتی رہیں گی۔ کوئی چیز ایک علاقے میں وافر پیدا کر دی اور کوئی چیز دوسرے علاقہ میں۔ تاکہ لوگ مل جل کر اور امداد باہمی کے ساتھ زندگی بسر کریں اور ہر علاقہ کے لوگوں کو ضروریاتِ زندگی میسر ہوں قال عکرمۃ والضحاک معنی (قدر فیہا اقواتھا) ای ارزاق اھلھا وما یصلح لمعاشھم من التجارات والاشجار والمنافع فی کل بلدۃ مالم یجعلہ فی الاخری لیعیش بعضھم من بعض بالتجارۃ والاسفار من بلد الی بلد (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۴۳، خازن ومعالم ج ۶ ص ۱۰۵، مدارک ج ۴ ص ۶۸)

اگر آبادی میں اضافہ ہو جائے تو روٹی کا مسئلہ حل کرنے کے لئے خاندانی منصوبہ بندی (پیدائش کو روکنے کا منصوبہ) کی ضرورت نہیں اور نہ یہ منصوبہ اس مسئلہ کا صحیح حل ہے۔ بلکہ اس مسئلہ کا صحیح حل یہ ہے کہ ہر انسان کو اپنی تمام جسمانی اور ذہنی صلاحیتوں اور مالی وسائل کو بروئے کار لانے کا موقع دیا جائے تاکہ ہر انسان زمین میں پوشیدہ خدائی خزانوں سے اپنی روزی حاصل کر سکے۔ فی اربعۃ ایام یعنی دو دن میں زمین پیدا کی اور دو دن میں برکات و منافع اور ارزاق واقوات مقدر کئے گئے۔ اس طرح یہ سارا کام چار دنوں میں مکمل ہوا اور مراد چار دنوں کی مدت کا اندازہ ہے۔ کیونکہ اس وقت دن رات کا وجود نہیں تھا۔

۹ے سواء للسائلین۔ سواء میں تینوں قراءتیں ہیں۔ اول مجرور، اس صورت میں یہ ایام کی صفت ہوگی۔ دوم مرفوع۔ اس صورت میں یہ مبتدا محذوف کی خبر ہوگی اور جملہ ایام کی صفت ہوگا۔ سوم منصوب۔ اس صورت میں سواء اربعۃ ایام سے حال ہوگا۔ تینوں صورتوں میں وقف سواء پر ہوگا اور مطلب یہ ہوگا کہ پورے چار دنوں کے اندازے میں یہ سب کام مکمل ہوا۔ اس میں ایک منٹ کا بھی فرق نہ تھا اور ہر حال میں للسائلین، قدر سے متعلق ہوگا۔ اور سائلین بمعنی محتاجین ہوگا یعنی محتاجوں کے لئے زمین میں رزق کے خزانے رکھ دیئے یا سواء فعل مقدر ی سوی کا فعل مطلق ہے اور للسائلین، سوی سے متعلق ہے۔ اس صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ جن لوگوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا تھا کہ یہ کام کتنی مدت میں مکمل ہوا۔ تو جواب میں فرمایا یہ تعداد سائلین کے علم کے موافق اور مطابق ہے۔ کیونکہ ان سائلین کو کتب آسمانی تورات و انجیل کے پڑھنے سے یا علماء اہل کتاب سے سننے کی وجہ سے اس کا علم تھا۔ قالہ الشیخ قدس سرہٗ۔

۱۰ے ثم استوی پھر اس نے آسمانوں کی تخلیق کا ارادہ فرمایا۔ تو ان کا مادہ بخار کی مانند تھا۔ فقضٰھن الخ تو دو یوم کی مقدار میں اس مادۂ دخانیہ سے ساتوں آسمان پیدا فرمائے اور اس طرح زمین و آسمان کی تخلیق چھ ایام میں مکمل ہوئی جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے ان ربکم الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام (الاعراف ع ۷) واوحی فی کل سماء امرھا یعنی ہر آسمان میں فرشتے پیدا کئے اور ان کو اپنے اوامر سے آگاہ فرمایا۔ قالہ الشیخ قدس سرہٗ۔ یا مطلب یہ ہے کہ ہر آسمان میں اپنی حکمت بالغہ کے مطابق فرشتے پیدا کئے اور دیگر امور کا فیصلہ فرمایا۔ ای درتب مقدر فی کل سماء ما تحتاج الیہ من الملئکۃ وما فیہا من الاشیاء التی لا یعلمھا الا ھو۔ (ابن کثیر ج ۴ ص ۹۳)

۱۱ے فقال لھا۔ آسمانوں اور زمین کی تخلیق کے بعد دونوں کو حکم دیا کہ تمہیں جن منافع اور مصالح و مقاصد کے لئے پیدا کیا گیا ہے ان کو ادا کرو اور ان کو بجا لاؤ۔ یہ کام تمہیں کرنا ہی ہوگا خوشی سے کرو یا مجبور ہو کر۔ تو دونوں نے زبان حال سے جواب دیا۔ ہم اس خدمت کو انجام دینے کے لئے بخوشی حاضر ہیں۔ ای ائتیا ما امرتکما بہ ای افعلاہ ...... وقال طاؤس عن ابن عباس ائتیا اعطیا یعنی اخرجا ما خلقت فیکما من المنافع لمصالح العباد (خازن ومعالم ج ۶ ص ۱۰۶) جیسا کہ سورۂ احزاب رکوع ۹ میں ہے انا عرضنا الامانۃ علی السموٰت والارض والجبال (الآیۃ) زمین و آسمان نے بخوشی اللہ تعالیٰ کی اطاعت قبول کر لی۔ لیکن انسان کے سپرد جو امانت کی گئی کہ صرف ایک اللہ کی عبادت کرے اور صرف اسی کو پکارے اور اس کے تمام احکام بجا لائے اس نے اس امانت کا حق ادا نہ کیا۔ اللہ کے ساتھ شریک بنائے اور اس کے احکام کی مخالفت کی۔ قال بعض الکلام علی التقدیم والتاخیر والاصل ثم استوی الی السماء وھی دخان فقضٰھن سبع سموٰت الخ فقال لھا وللارض ائتیا الخ وھو ابعد عن القیل والقال الا انہ خلاف الظاہر (روح جلد ۲۴ ص ۱۰۳)

۱۲ے وزینا السماء، وحفظا فعل مقدر حفظناھا کا مفعول مطلق ہے اور ہم نے سب سے نچلے آسمان کو شمعوں کی مانند روشن ستاروں سے آراستہ کر دیا اور آسمانوں کو ہر قسم کی آفات و حادثات یا شیاطین سے محفوظ کر دیا۔ ستارے فضا میں معلق ہوں۔ جیسا کہ جدید سائنسدانوں کا خیال ہے یا آسمانوں سے اوپر کرسی (آٹھویں آسمان) میں مرکوز ہوں جیسا کہ قدیم ریاضی دانوں کا نظریہ ہے۔ ہر حال میں وہ پہلے آسمان ہی کی زینت و آرائش ہیں **۱۳ے** ذالک تقدیر العزیز العلیم۔ یہ سب کچھ اس قادر و علیم کی تدبیر و تقدیر ہے جو ہر چیز پر قادر اور سب پر غالب ہے اور جس کے علم محیط سے کوئی چیز باہر نہیں۔ یہ سارا نظام کائنات اس نے ایک نہایت ہی محکم طریقہ و تدبیر سے برپا کیا ہے۔ اور یہ اس کی قدرت و حکمت سے قائم ہے **۱۴ے** فان اعرضوا۔ یہ بیل عقلی دلیل کے بعد زجر اور تخویف دنیوی ہے۔ اگر وہ توحید سے اعراض کرتے ہیں تو آپ فرما دیں، اچھا قوم عاد و ثمود کا حال سنو، اعراض و جحود کی وجہ سے ان کا کیا حشر ہوا۔ اعراض و انکار اور جحود و عناد پر قائم رہو گے تو میں تمہیں اسی قسم کے ہولناک عذاب سے ڈراتا ہوں جس طرح کا عذاب عاد و ثمود پر نازل ہوا۔ ای انذرکم عذابا مثل عذابھم قالہ قتادۃ (روح جلد ۲۴ صفحہ ۱۰۹) **۱۵ے** اذ جاءتھم جب ان کے پاس اللہ کے پیغمبر ہر طرف سے آئے یعنی انہوں نے ہر ممکن طریق سے ان کو سمجھایا الا تعبدوا الا اللہ کہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور حاجات میں مافوق الاسباب اس کے سوا کسی کو نہ پکارو یہ وہ دعویٰ محکمہ ہے جو سورۂ مومن میں ذکر کیا گیا ہے والمراد باتیانھم من جمیع الجھات بذل الوسع فی دعوتھم علی طریق الکنایۃ (روح ج ۲۴ ص ۱۱۰)

تو مشرکین نے انبیاء علیہم السلام کی دعوت کے جواب میں کہا کہ ہم ان پیغمبروں کو نہیں مانتے جو بشر ہیں اور کھانے پینے کے محتاج ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کو پیغمبر بھیجنا منظور ہی تھا تو وہ فرشتوں کو پیغمبر بنا کر بھیجتا۔ اس لئے ہم اس پیغامِ توحید کو نہیں مانتے جسے تم لے کر آئے ہو۔ **ف۱۶** فاما عاد۔ قومِ عاد کو اپنی قوت و شوکت پر ناز تھا اس لئے کبر اور غرور پر اتر آئے اور کہنے لگے کون ہے جو قوت میں ہم سے فائق اور برتر ہے؟ اولم یروا ان اللہ الخ یہ ادخالِ الٰہی ہے۔ فرمایا ان نادانوں نے یہ نہیں سوچا کہ جس اللہ نے ان کو پیدا کیا اور قوت عطا کی وہ ان سے بھی زیادہ قوی اور طاقت ور ہے لیکن انہیں یہ سمجھنے کی توفیق نہ ملی اور وہ ہماری آیتوں کا مسلسل انکار ہی کرتے رہے بلکہ غرور و استکبار کی وجہ سے ان کو سننا بھی گوارہ نہ کیا۔ **ف۱۷**

فَهُمْ يُوزَعُونَ (۱۹) حَتّٰىٓ إِذَا مَا جَآءُوهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ

تو ان کی جماعتیں بنائی جائیں گی یہاں تک کہ جب **ف۱۵** پہنچیں اس پر بتائیں گے ان کو

سَمْعُهُمْ وَأَبْصَارُهُمْ وَجُلُودُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۲۰)

ان کے کان اور ان کی آنکھیں اور ان کے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے

وَقَالُوا لِجُلُودِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۖ قَالُوٓا أَنْطَقَنَا

اور وہ کہیں گے اپنے چمڑوں کو **ف۲۲** تم نے کیوں بتلایا ہم کو وہ بولیں گے ہم کو بلوایا

اللّٰهُ الَّذِيٓ أَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّهُوَ خَلَقَكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ

اللہ نے جس نے بلوایا ہے ہر چیز کو اور اسی نے بنایا تم کو پہلی بار اور

إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ (۲۱) وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُونَ أَنْ يَّشْهَدَ

اسی کی طرف پھیرے جاتے ہو **ف۱** اور تم پردہ نہ کرتے تھے **ف۲۳** **ف۱** اس بات سے کہ تم کو

عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَآ أَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُودُكُمْ وَلٰكِنْ

بتلائیں گے تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں اور نہ تمہارے چمڑے پر

ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيرًا مِّمَّا تَعْمَلُونَ (۲۲) وَ

تم کو یہ خیال تھا کہ اللہ نہیں جانتا بہت چیزیں جو تم کرتے ہو **ف۲** اور

ذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدٰىكُمْ

یہ وہی تمہارا خیال ہے **ف۲۴** جو تم رکھتے تھے اپنے رب کے حق میں اسی نے تم کو غارت کیا

فَأَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِينَ (۲۳) فَإِنْ يَّصْبِرُوا فَالنَّارُ

پھر آج رہ گئے ٹوٹے میں پھر اگر وہ صبر کریں تو آگ

مَثْوًى لَّهُمْ ۖ وَإِنْ يَّسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ مِّنَ الْمُعْتَبِينَ (۲۴)

ان کا گھر ہے اور اگر وہ منایا چاہیں تو ان کو کوئی نہیں مناتا **ف۳**

وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَّا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَ

اور لگا دیئے ہم نے انکے پیچھے **ف۲۵** **ف۲** ساتھ رہنے والے پھر انہوں نے خوبصورت بنا دیا ان کی آنکھوں میں اس کو جو ان کے آگے ہے **ف۲۶** اور

فارسلنا علیہم۔ قومِ عاد کا متکبرانہ دعوےٰ تھا کہ قوت اور طاقت میں ان سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایک معمولی سی چیز یعنی تند و تیز ہوا بھیج کر ان کے غرور و استکبار کی گردن توڑ دی اور اس سے سب کو ہلاک کر کے دنیا ہی میں ذلیل و رسوا کر دیا۔ ایام نحسات نحس اور بُرے دن یہ نحس اور بُرے قومِ عاد کے حق میں تھے اس لئے کہ اسلام میں کوئی دن فی نفسہ نحس نہیں۔ یہ رسوائی تو دنیا میں ہوئی اور آخرت میں انہیں جو عذاب دیا جائے گا وہ اس سے بھی زیادہ ذلت آمیز اور رسوا کن ہوگا۔ اور پھر کہیں سے مدد بھی نہیں مل سکے گی تاکہ اللہ کے عذاب سے چھوٹ سکیں۔ **ف۱۸** واما ثمود قومِ ثمود کو بھی ہم نے حضرت صالح علیہ السلام کے ذریعے مسئلہ توحید سنایا۔ لیکن انہوں نے سننے کے بعد ہدایت پر گمراہی کو ترجیح دی تو ذلت آمیز عذاب کی بجلی نے ان کو آلیا اور سب کو بھسم کر کے رکھ دیا۔ یہ سزا ان کو ان کے اعمالِ مشرکانہ کی وجہ سے دی گئی قومِ عاد قومِ ثمود سے زیادہ سرکش تھی۔ کیوں کہ اسے تو مسئلہ توحید کو سننا بھی گوارہ نہ تھا۔ اور طغیان و عدوان پر اتر آئے۔ ان دونوں قوموں میں یہی فرق تھا۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا تھا۔ انا نخاف ان یفرط علینا او ان یطغیٰ یعنی ہمیں ڈر ہے کہ وہ ہماری بات ہی نہ سنے اور زیادتی پر اتر آئے قومِ عاد کی طرح یا بات تو سُن لے لیکن طغیان و تعدی پر کمر باندھے قومِ ثمود کی طرح قالہ الشیخ قدس سرہٗ۔ **ف۱۹** ونجینا الذین اٰمنوا (الآیۃ) یہ ایمان والوں کے لئے بشارتِ دنیوی ہے۔ قومِ عاد و ثمود میں سے جو لوگ اللہ کی توحید پر ایمان لائے اور انبیاء علیہم السلام کی بتائی ہوئی نیک عمل کئے اللہ نے انہیں دنیا کے رسوا کن عذاب سے بچا لیا۔ **ف۲۰** ویوم یحشر۔ تا۔ فما ہم من المعتبین۔ تخویفِ دنیوی کے بعد تخویفِ اخروی کا بیان ہے۔ قیامت کے

۱- کلام اعضاء ۲- اوصافِ الٰہی ۳- تنبیہ ... تشکوی دوم اور سورت کا مقصودی مقام ۱۲

موضح قرآن **ف۱** کافر کے اعمال جب فرشتے لا دیں گے لکھے ہوئے وہ منکر ہوں گے کہ یہ ہمارے دشمن ہیں دشمنی سے ہم پر جھوٹ لکھ دیا تب آسمان اور زمین سے گواہی دلوا دے گا۔ کہیں گے یہ بھی دشمن ہیں، اے پروردگار تیرے ہاں ظلم نہیں کوئی ہمارا دوست گواہی دے تو سند ہے تب ان کے ہاتھ پاؤں بولیں گے۔ وما کنتم تستترون اس کا ترجمہ فتح الرحمٰن میں یوں کیا ہے اور پردے میں نہیں چھپے تھے یعنی دنیا میں اس خوف سے کہ گواہی دیں تم پر کان تمہارے اور آنکھیں تمہاری اور چمڑے تمہارے **ف۲** یعنی بغیر چھپ کر گناہ کرتے تھے یہ خبر نہ تھی کہ ہاتھ پاؤں بتا دیں گے۔ ان سے بھی پردہ کریں **ف۳** یعنی دنیا میں بعضی بلا صبر سے آسان ہوتی ہے۔ وہاں صبر کریں یا نہ کریں دوزخ گھر ہو چکا ہے اور بعضی بلا ٹلتی ہے منت کرنے سے وہاں بہتیرا چاہیں کہ منت کریں کوئی قبول نہیں کرتا۔

فتح الرحمٰن **ف۱** یعنی در دنیا از خوف ۱۲ **ف۲** یعنی از شیاطین ۱۲۔

دن جب دشمنانِ خدا (کفار و مشرکین) کو دوزخ کی طرف ہانک کرلے جایا جائے گا۔ تو جہنم کے کنارے پر انہیں روک دیا جائے گا۔ تاکہ سب جمع ہو جائیں۔ قال قتادۃ والسدی یحبس اولھم علیٰ اٰخرھم حتی یجتمعوا (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۵۰)

۲۱ ؎ حتی اذا ما۔ جب تمام مشرکین جہنم کے دروازے پر جمع ہو جائیں گے تو کہیں گے بار الہا! ہمیں کراماً کاتبین کی گواہی منظور نہیں انہوں نے خواہ مخواہ ہمارے اعمالناموں میں ایسے گناہ لکھ دیئے ہیں جو ہم نے کبھی نہیں کئے تھے۔ اس لئے ہمیں اپنے گھر کے گواہوں کے سوا کسی کی گواہی پر اعتماد نہیں۔ اس وقت اللہ تعالیٰ ان کے مونہوں پر مہر لگا دے گا۔ اور ان کے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِيٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ

جو ان کے پیچھے ہے ف۱ اور ٹھیک پڑ چکی ان پر عذاب کی بات ان فرقوں کے ساتھ جو گذر چکے

قَبْلِهِمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ ۚ اِنَّهُمْ كَانُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۵﴾ وَقَالَ

ان سے پہلے جنوں کے اور آدمیوں کے بے شک وہ تھے ٹوٹے والے ف۲ اور کہنے لگے

ع ۳ ۱۷

الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ

منکر ۲۵ ؎ مت کان دھرو اس قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو اس کے پڑھنے میں

لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ﴿۲۶﴾ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا

شاید تم غالب ہو ف۳ سو ہم کو ضرور چکھانا ہے ۲۸ ؎ منکروں کو سخت

شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۲۷﴾

عذاب اور ان کو بدلہ دینا ہے بُرے سے بُرے کاموں کا جو وہ کرتے تھے

ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ؕ

یہ سزا ہے اللہ کے دشمنوں کی آگ ان کا اسی میں گھر ہے سدا کو

جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ﴿۲۸﴾ وَقَالَ الَّذِيْنَ

بدلہ اس کا جو ہماری باتوں سے انکار کرتے تھے اور کہیں گے وہ لوگ جو ۲۹ ؎

كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ

منکر ہیں اے رب ہمارے ہم کو دکھلا دے وہ دونوں جنہوں نے ہم کو بہکایا جو جن ہے اور جو آدمی

نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ﴿۲۹﴾ اِنَّ

کر ڈالیں ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے کہ وہ رہیں سب سے نیچے تحقیق

الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ

جنہوں نے کہا ۳۰ ؎ رب ہمارا اللہ ہے پھر اسی پر قائم رہے ان پر اترتے ہیں ۳۱ ؎

الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ

فرشتے کہ تم مت ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشخبری سنو اس بہشت کی جس کا

ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء کو بولنے کی طاقت عطا کر دے گا۔ تو وہ اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ الیوم نختم علی افواھھم وتکلمنا ایدیھم وتشھد ارجلھم بما کانوا یکسبون ۰ (یٰسٓ ع ۴) قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجبت من مجادلۃ العبد ربہ یوم القیامۃ یقول ای رب الیس وعدتنی ان لا تظلمنی قال بلی، فیقول فانی لا اقبل علیّ شاھدا الا من نفسی فیقول اللہ تبارک وتعالیٰ اولیس کفی بی شھیدا وبالملائکۃ الکرام الکاتبین؟ قال فیردد ھذا الکلام مرارا۔ قال فیختم علی فیہ وتتکلم ارکانہ بما کان یعمل (ابن کثیر ج ۴ ص ۹۵) **۲۲ ؎** وقالوا لجلودھم جب مشرکین اپنے ہی اعضاء کی اپنے خلاف گواہی سنیں گے تو اپنے اعضاء سے کہیں گے تم نے ہمارے خلاف کیوں گواہی دی حالانکہ ہم دنیا میں تمہاری ہر آفت سے حفاظت کرتے تھے۔ تو اعضاء جواب دیں گے کہ ہم اپنے اختیار سے نہیں بولے۔ ہمیں تو اس ذاتِ قادر و قیوم نے بولنے کی طاقت دی ہے۔ جس نے ہر ناطق کو قوتِ نطق عطا فرمائی ہے۔ اور جو تمہیں پہلی بار اور پھر دوسری بار پیدا کرنے کی طاقت رکھتا ہے جب اس نے ہمیں بولنے کی قوت دی اور پھر بول کر تمہارے خلاف گواہی دینے کا حکم فرمایا۔ تو ہم کس طرح اس کے حکم کی تعمیل نہ کرتے **۲۳ ؎** وما کنتم تستترون ۔ تا ۔ فاصبحتم من الخٰسرین ۰ یہ اعضاء کا کلام ہے یا ادخال الٰہی ہے ان یشھد سے پہلے من مقدر ہے۔ تم گناہ کرتے وقت انسانوں سے تو چھپ سکتے تھے۔ لیکن اپنے ہی اعضاء سے تم نہیں چھپ سکتے تھے کہ مبادا وہ تمہارے خلاف گواہی دیدیں۔ بلکہ گناہوں کا ارتکاب تم نے ان ہی اعضاء سے کیا۔ اس لئے ان سے چھپنا ناممکن تھا۔ بلکہ تمہارے اعمال سے تمہارے آخرت سے اعراض اور لذاتِ عیش میں انہماک سے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ تم یہ سمجھتے تھے کہ خدا خود بھی تمہارے اکثر اعمال سے باخبر نہیں۔ یعنی پوشیدہ اعمال کو نہیں جانتا۔ ممکن ہے بعض کفار کا فی الحقیقۃ یہی اعتقاد ہو جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے: کان الکفار یقولون ان اللہ لا یعلم ما فی انفسنا ولکنہ یعلم ما یظھر (خازن ج ۶ ص ۱۰۹) **۲۴ ؎** وذٰلکم ظنکم، ذٰلکم موصوف ظنکم الخ صفت۔ موصوف صفت مبتدا۔ اردٰکم خبر (مدارک)

موضح قرآن ف۱ یعنی ان پر شیطان تعینات تھے کہ ان کے بُرے کام بھلے دکھائے اور ٹھیک پڑے بات لَاَمْلَئَنَّ ف۲ یہ جاہلوں کا زور ہے شور مچا کر سننے نہ دینا۔

فتح الرحمٰن ف۱ یعنی وسوسہ انداختند کہ دنیا قابل رغبت است و آخرت قابل رغبت نیست ۱۲

اس عالم الغیب والشہادہ کے بارے میں تمہارے اسی گمان نے، کہ وہ تمہارے چھپے اعمال نہیں جانتا۔ تم کو تباہ و برباد کیا۔ اسی خیال سے تم گناہوں میں منہمک رہے اور دین و دنیا میں خسارہ اٹھایا۔ فان یصبروا (الآیہ) وہ صبر کریں، تو بھی ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور اگر جزع فزع کریں اور معذرت کریں، تو بھی ان کا کوئی عذر قبول نہیں ہوگا۔ ہر حال میں ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اس سے اب ان کے لئے کوئی مفر نہیں۔

۲۵ وقیضنا لھم: یہ دوسرے شکوے کی تمہید ہے اور اس سورت کا مقصودی مقام ہے۔ سورۂ مومن کے مرکزی دعوے پر جو اعتراض اور شبہہ وارد ہوتا تھا۔ اس آیت میں اس کا جواب دیا گیا ہے۔ شبہہ یہ ہے کہ تم کہتے ہو کہ مصائب و حاجات میں اللہ کے سوا کسی کو مت پکارو، اس لیے کہ اس کے سوا کوئی متصرف و مختار اور کارساز نہیں۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں اگر کوئی شخص کسی مصیبت میں مبتلا ہو جائے اور غیر اللہ کو پکارے یا غیر اللہ کے نام نذر و منت مانے، تو وہ مصیبت سے چھوٹ جاتا ہے۔ نیز بعض اوقات پیر و مرشد اور بزرگانِ دین اپنے عقیدت مندوں کو خواب میں ملتے ہیں یا کبھی بیداری ہی میں سامنے آجاتے ہیں تو کہتے ہیں یہ تکلیف تمہیں اس لیے آئی کہ تم نے ہمیں پکارا نہیں یا ہماری نذر و نیاز میں قصور کیا ہے۔ اور بعض دفعہ وہ پکارنے والے کے سامنے حاضر ہو کر اس کی مدد بھی کرتے ہیں تو اس کا جواب ارشاد فرمایا کہ ایسے ضدی اور معاند لوگ جن کے ضمیر مُردہ ہو چکے ہوں اور ان کے دلوں پر مہرِ جباریت ثبت ہو چکی ہو۔ ان پر شیاطین مسلط کر دیئے جاتے ہیں جو ہر ممکن طریقے سے انہیں گمراہی میں آگے بڑھاتے رہتے ہیں۔ اور کفر و شرک اور ہر گناہ کو ان کی نظروں میں مزین اور خوب صورت بنا کر پیش کرتے ہیں وہ خود ہی مسِ شیطانی سے انسان کو تکلیف پہنچاتے ہیں جب وہ غیر اللہ کو پکارتا ہے، تو اُسے چھوڑ دیتے ہیں۔ کبھی بزرگان دین اور اولیاء کرام کی شکلوں میں متمثل ہو کر خواب میں یا بیداری میں سامنے آکر گمراہ کرتے ہیں۔ اور شرک کی تعلیم دیتے ہیں۔ سلطنا علیھم قرناء یزینون عندھم المعاصی وھؤلاء القرناء من الجن والشیاطین ومن الانس ایضاً (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۵۴) ای بعثنا ووکلنا لھم نظراء من الشیاطین حتی اضلوھم (معالم وخازن ج ۶ ص ۱۱۰) ولا یغرنک ان المستغیث بمخلوق قد تقضی حاجتہ وتنجح طلبتہ، فان ذلک ابتلاء وفتنۃ منہ عز وجل۔ وقد یتمثل الشیطان للمستغیث فی صورۃ الذی استغاث بہ۔ فیظن ان ذلک کرامۃ لمن استغاث بہ، ھیھات ھیھات

كُنْتُمْ تُوعَدُونَ ﴿٣٠﴾ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ
تم سے وعدہ کیا تھا ہم ہیں تمہارے رفیق دنیا میں
الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ
اور آخرت میں اور تمہارے لئے وہاں ہے جو چاہے جی تمہارا
وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ﴿٣١﴾ نُزُلًا مِنْ غَفُورٍ رَحِيمٍ ﴿٣٢﴾
اور تمہارے لئے وہاں ہے جو کچھ مانگو مہمانی ہے اس بخشنے والے مہربان کی طرف سے
وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ
اور اس سے بہتر کس کی بات ۳۲ جس نے بلایا اللہ کی طرف اور کیا
صَالِحًا وَقَالَ إِنَّنِي مِنَ الْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾ وَلَا تَسْتَوِي
نیک کام اور کہا میں حکم بردار ہوں اور برابر نہیں
الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ
نیکی ۳۳ اور نہ بدی جواب میں وہ کہہ جو اس سے بہتر ہو
فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ
پھر تو دیکھ لے کہ تجھ میں اور جس میں دشمنی تھی گویا دوستدار ہے
حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّاهَا إِلَّا الَّذِينَ صَبَرُوا ۚ وَمَا يُلَقَّاهَا
قرابت والا ف۲ اور یہ بات ملتی ہے انہی کو جو سہار رکھتے ہیں اور یہ بات ملتی ہے
إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾ وَإِمَّا يَنْزَغَنَّكَ مِنَ الشَّيْطٰنِ
اسی کو جس کی بڑی قسمت ہے ف۳ اور جو کبھی چوک لگے تجھ کو ۳۴ شیطان کے
نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ۖ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٣٦﴾
چوک لگانے سے تو پناہ پکڑ اللہ کی بے شک وہی ہے سننے والا جاننے والا ف۴
وَمِنْ آيَاتِهِ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۚ لَا
اور اس کی قدرت کے نمونے ہیں رات اور دن ۳۵ اور سورج اور چاند

ع ۴ / ۱۸

۳۰ ... شکوی ... متعلق ... طریق تبلیغ ... تنبیہ ... سم بیان ... ۲ دوسری عقلی دلیل علی سبیل الترقی -۱۲

موضح قرآن ف۱ فرشتے اترتے ہیں حشر کے دن جس دن ہر کسی کو اپنا فکر و غم ہوگا۔ یا مرنے کے وقت اترتے ہیں اور یہ کہتے ہیں ف۲ برابر نہیں نیکی برائی کہ نہ برائی برابر نیکی کے کوئی سخت کلام کہے یا بُرا معاملہ کرے تو اس کے مقابل کر جو اس سے بہتر ہو اس کرنے سے دشمن ہو جاتے ہیں۔ جیسے دوست اگرچہ دل میں نہ ہوں ف۳ یعنی حوصلہ شاد چاہیئے کہ بُری بات سہار کر سامنے سے بھلی کہیئے یہ اقبال مندوں کو ملتا ہے ف۴ یعنی کبھی بے اختیار غصہ چڑھ آوے تو یہ شیطان کا دخل ہے اور

انماھو شیطان اضلہ واغواہ وزین لہ ھواہ ، وذلك کما یتکلم الشیطان فی الاصنام لیضل عبدۃ الطغام (روح ج ۶ ص ۱۲۹) یہی مضمون ایک دوسری جگہ اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔ ومن یعش عن ذکر الرحمٰن نقیض لہ شیطانا فھولہ قرین ہ وانھم لیصدونھم عن السبیل و یحسبون انھم مھتدون ہ (زخرف ع ۴) شیخ شہاب الدین سہروردی عوارف المعارف میں فرماتے ہیں کہ جب شیطان کسی کو گمراہ کر لیتا ہے تو اس کو ذکر میں مصروف کر کے اس کا دل بہلاتا ہے۔ تاکہ وہ شرک پر متنبہ نہ ہو جائے۔ عارف رومی نے کہا ہے : بر زبان نام حق ، بر جانِ شان ٭ گند و کفر و شرک بر ایمان شان ۔

تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِيْ

سجدہ نہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور سجدہ کرو اللہ کو جس نے

خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ﴿۳۷﴾ فَاِنِ

ان کو بنایا اگر تم اسی کو پوجتے ہو پھر اگر

اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ

غرور کریں ۱ تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہیں پاکی بولتے رہتے ہیں اسی کی رات

وَالنَّهَارِ وَهُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ﴿۳۸﴾ السجدۃ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى

اور دن اور وہ نہیں تھکتے ف ۱ اور ایک اس کی نشانی یہ ہے کہ ۲ تو دیکھتا ہے

الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ

زمین کو دبی پڑی پھر جب اتارا ہم نے اس پر پانی تازی ہوئی

وَرَبَتْ ۭ اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ۭ اِنَّهٗ

اور ابھری بے شک جس نے اس کو زندہ کیا وہ زندہ کرے گا مُردوں کو وہ

عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۳۹﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ

سب کچھ کر سکتا ہے جو لوگ ٹیڑھے چلتے ہیں

اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ۭ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ

ہماری باتوں میں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں بھلا ایک جو پڑتا ہے آگ میں وہ بہتر

اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ

یا ایک جو آئے گا امن سے قیامت کے دن کیے جاؤ جو چاہو

اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ

بے شک جو تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے جو لوگ منکر ہوئے نصیحت سے

لَمَّا جَاۗءَهُمْ ۚ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ﴿۴۱﴾ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ

جب آئی ان کے پاس اور وہ کتاب ہے نادر اس پر جھوٹ کا دخل نہیں

۱ اور قال الذین ۱۲ ۲ دوسری عقلی دلیل ۳ کا دوسرا حصہ ۱۲ ۳ تخویف اخروی

تنبیہ ۱۲ شکوی ۱۲ جواب شکوی ۱۲

۲۶ ما بین ایدیھم : یہ کنایہ ہے من کل جانب سے یعنی شیاطین ، مشرکین کو ہر ممکن طریق سے گمراہ کرتے ہیں ۔ اور انہیں شرک کی حمایت کا حیلہ بتاتے ہیں قال الشیخ قدس سرہٗ یا اس سے دنیوی اور اخروی امور مراد ہیں یعنی شیاطین ان کو اتباع شہوات اور تکذیب آخرت پر آمادہ کرتے ہیں (مظہری) وحق علیھم القول ۔ فی بمعنی مع ہے ۔ یا مضاف مقدر ہے ای فی جملۃ امم (مدارك ، قرطبی) ان مشرکین مکہ پر اور ان سے پہلے جن وانس میں سے جو امم کافرہ گذر چکی ہیں ۔ ان سب پر عذاب الٰہی کا فیصلہ ثابت ہو چکا ہے یہ لوگ دنیا میں بھی خائب وخاسر رہے کہ سب اعمال رائیگاں ہوئے اور آخرت میں بھی ناکام ونامراد ہوں گے کہ جہنم میں ہمیشہ رہیں گے ۔

۲۷ وقال الذین (الآیۃ) یہ دوسرا شکوی ہے اور پہلے سے علی سبیل الترقی ہے ۔ اس میں کہا گیا تھا کہ وہ خود اعراض کرتے ہیں اور سنتے نہیں ۔ یہاں فرمایا کہ یہ منکرین دوسرے لوگوں کو بھی قرآن سننے سے روکتے ہیں اور کہتے ہیں جب قرآن پڑھا جائے تو اسے مت سنو ، بلکہ شور وغوغا بپا کر دو ۔ تاکہ تم پڑھنے والے (محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر غالب آجاؤ ۔ اور وہ خود بھی پریشان ہو جائے ۔ اور کوئی دوسرا بھی نہ سن سکے ۔ یا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا خرافات اور بے ہودہ اعتراضات سے مقابلہ کرو تاکہ قرآن کی طرف لوگوں کے دل مائل نہ ہو سکیں اور تم غالب ہو جاؤ عارضوہ بالخرافات وارفعوا اصواتکم بھا تشوشوہ علی القاریٔ (بیضاوی) قال ابو العالیۃ وابن عباس ایضا قعوا فیہ وعیبوہ لعلکم تغلبون محمدا علی قراءتہ فلا یظھر ولا یستمیل القلوب (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۵۶)

۲۸ فلنذیقن : شکویٰ ثانی کے بعد تخویف اخروی ہے ۔ ہم کفار ومشرکین کو شدید ترین عذاب کا مزا چکھائیں گے ۔ اور ان کے بدترین اعمال (کفر وشرک) کی ان کو سخت ترین سزا دیں گے ۔ ذلك مبتدا ۔ مذکورہ بالا سخت ترین سزا کی طرف اشارہ ہے ۔ جزاء الخ خبر اور النار ، جزاء کا عطف بیان (مدارک ومظہری) اللہ کے دشمنوں کی جزا یہی ہے ۔ آگ ، اس میں وہ ہمیشہ رہیں گے یہ اس جرم کی سزا ہے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے **۲۹** وقال الذین (الآیۃ) یہ آیت مشرک پیشواؤں ، گمراہ کن پیروں اور ان کے متبعین کے حق میں ہے قیامت کے دن جب مشرکین جہنم کے عذاب میں گرفتار ہوں گے ۔ تو غیظ وغضب سے کہیں گے : ہمارے پروردگار ! ذرا ہمیں وہ شیاطین جن اور شیاطینِ انس (گمراہ کرنیوالے

موضح قرآن ف ۱ یعنی یہ کیا چیز ہیں اور ان کا غرور کیا چیز ہے ۔

مشرک پیشوا ، تو دکھا دے جنہوں نے ہمیں سیدھی راہ سے بھٹکایا اور توحید سے ہٹا کر شرک کی راہ پر ڈالا ، ہم انہیں اپنے قدموں کے نیچے روند ڈالیں اور مسل دیں اور
اس طرح آج ان کو سرِ محشر ذلیل و رسوا کریں ۔ یا مطلب یہ ہے کہ ان کو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ڈالیں ۔ تاکہ انہیں سب سے زیادہ سخت عذاب ہو (بیضاوی)
۳۰ ان الذین قالوا ۔ تخویف منکرین کے بعد مومنین کے لئے بشارت اخروی ہے ۔ جن لوگوں نے اللہ کی وحدانیت اور اس کی ربوبیت کا اعتراف کیا اور پھر اسی
پر قائم رہے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ۔ اخلاص و احسان کے ساتھ اس کی اطاعت (ادائے فرائض و اجتناب محرمات) پر گامزن رہے اور ترک اطاعت کیلئے
حیلے بہانے تلاش نہ کئے ۔ عن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ انہ قال ثم استقاموا لم یشرکوا باللہ شیئا ...... عن عمر رضی اللہ عنہ استقاموا واللہ علی الطریقۃ لطاعتہ ثم لم یروغوا روغان الثعالب وقال عثمان رضی اللہ عنہ ثم اخلصوا العمل للہ وقال علی رضی اللہ عنہ ثم ادوا الفرائض (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۵۸)
۳۱ تتنزل ، قیامت کے دن اللہ کی طرف سے فرشتے انہیں خوشخبری سنائیں گے کہ آج تمہیں کوئی خوف اور غم نہیں ۔ تمہیں وہ باغِ بہشت مبارک ہو جس کا تمہیں دنیا میں وعدہ کیا گیا تھا ۔ نحن اولیاؤکم ۔ یہ بھی فرشتوں کا کلام ہے ۔ دنیا اور آخرت میں ہم تمہارے قرین اور ساتھی ہیں ۔ دنیا میں بھی تمہارے ساتھ رہے اللہ کے حکم سے تمہاری نگہبانی کرتے رہے ۔ تمہیں نیک کاموں کی طرف مائل کرتے اور تمہارے اعمال کو نوٹ کرتے رہے ۔ اور آخرت میں بھی تمہارے ساتھ ہونگے پلصراط پر ، میدانِ حشر میں اور جنت میں ۔ جنت میں تمہیں ہر وہ نعمت میسر ہوگی جس کی تمہارے دل میں خواہش ہو اور جو منہ سے مانگو گے ، فوراً حاضر ہوگا ۔ یہ سب کچھ معاف کرنے والے مہربان خدا کی مہمانی ہوگی ۔ بھلا پھر وہاں کس چیز کی کمی ہو سکتی ہے ؟ ۳۲ ومن احسن یہ دوسرے شکوے کے ساتھ متعلق ہے ۔ اس میں ترغیب و تہدیب اور طریق تبلیغ کا بیان ہے ۔ جب آپ ان معاندین کو اللہ تعالیٰ کا حکمنامہ (قرآن) سنائیں گے ۔ تو وہ شور بپا کریں گے ۔ اور خرافات بکیں گے ، تو آپ ان کی شرارتوں کا سختی سے جواب نہ دیں ۔ بلکہ نرمی سے سمجھائیں ۔ اور نہایت معقول اور سنجیدہ طرز اختیار کریں ۔ تاکہ وہ کم از کم اس قرآن کو سن تو لیں ۔ ان معاندین کی بدبختی دیکھو کہ وہ دعوتِ توحید ایسے احسن و افضل قول کو ٹھکراتے

مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ۭ تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ
آگے سے اور نہ پیچھے سے اتاری ہوئی ہے حکمتوں والے
حَمِيْدٍ ﴿۴۲﴾ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ
سب تعریفوں والے کی تجھے وہی کہتے ہیں ۳۳ جو کہہ چکے ہیں سب رسولوں سے
قَبْلِكَ ۭ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۴۳﴾
تجھ سے پہلے تیرے رب کے یہاں معافی بھی ہے اور سزا بھی ہے دردناک
وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ۭ
اور اگر ہم اس کو کرتے قرآن ۳۴ اوپری زبان تو کہتے اس کی باتیں کیوں نہ کھولی گئیں
ءَاَعْجَمِيٌّ وَّعَرَبِيٌّ ۭ قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّ
کیا اوپری زبان کی کتاب اور عربی لوگ تو کہہ یہ ۳۵ ایمان والوں کے لئے سوجھ ہے اور
شِفَاۗءٌ ۭ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّ
روگ کا دور کرنیوالا اور جو یقین نہیں لاتے ان کے کانوں میں بوجھ ہے اور
هُوَ عَلَيْهِمْ عَمًى ۭ اُولٰۗىِٕكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ ﴿۴۴﴾
یہ قرآن ان کے حق میں اندھاپا ہے ف۱ ان کو پکارتے ہیں دور کی جگہ سے
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ۭ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
اور ہم نے دی تھی موسیٰ کو کتاب ۳۶ پھر اس میں اختلاف پڑا اور نہ ہوتی ایک بات ف۲
سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ۭ وَاِنَّهُمْ لَفِيْ شَكٍّ
جو پہلے نکل چکی تیرے رب کی طرف سے تو ان میں فیصلہ ہو جاتا اور وہ ایسے دھوکے میں ہیں اس
مِّنْهُ مُرِيْبٍ ﴿۴۵﴾ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ
قرآن سے جو چین نہیں لینے دیتا ف۳ جس نے کی ۴۵ بھلائی سو اپنے واسطے اور جس نے
اَسَاۗءَ فَعَلَيْهَا ۭ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ﴿۴۶﴾
کی برائی سو وہ بھی اسی پر اور تیرا رب ایسا نہیں کہ ظلم کرے بندوں پر

ورد حفص بنسبفل الصلوٰۃ الثانیۃ ۵ ع ۱۹

ربط: تتمہ تخویف علی سبیل الترقی اور تسلیہ تتمہ تنبیہ ، جواب شبہ ، اول ، ۳ جواب ، ۴ شبہ ثانیہ ۱۲ ، جواب شبہ ، ۵ بشارت و تخویف ۱۲

ہیں ، جیسے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایسے جامع کمالات اور ناصح مشفق ان کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔ بھلا اس شخص سے بھی کسی کا قول بہتر اور اعلیٰ ہو سکتا ہے جو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دے رہا ہو ، خود بھی اس کے مطابق عمل کرے اور اللہ تعالیٰ کا نہایت ہی فرمانبردار بندہ ہو ؟ استفہام انکاری ہے یعنی اس سے بہتر کوئی نہیں ۔ ھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعا الی التوحید (مدارک ج ۴ ص ۷۲) ۳۳ ولا تستوی الحسنۃ ۔ مدارات اور درشتی ، حسن اخلاق اور بدخلقی برابر نہیں ہیں ۔ الحسنۃ المداراۃ والسیئۃ الغلظۃ (قرطبی ج ۱۵ ص ۳۶۱) جو شخص درشتی ، کج خوئی اور بدکلامی سے پیش آتا ہے ، اس سے نرمی ، خوش کلامی ، حلم اور

موضح قرآن ف۱ یہ اُن پر اندھاپا یعنی یہ ان پر پوشیدہ ہے ف۲ بات وہی نکل چکی کہ فیصلہ ہے آخرت میں ۔